عقدہ کشائے مشکلات عظیم | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
بایع از مشتری بہا طلبد | ہر کہ طالب بود بر بندد این
کاتب از ناظران دعا طلبد | از خدا راہ مصطفیٰ طلبد

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

تذکرۃ الفقراء

دل اگر دانا بود در ہر سخن اسرار ہست — حصہ اول — چشم گر بینا بود یوسف بہر بازار ہست

الحمد للہ والمنۃ کہ در زمان سعود و اوان محمود بتوفیق قادر ذوالجلال مستجاب ایزد متعال این تالیف و تصنیف موسوم با صفا مرید ان تسلیم و رضا حضرت احمد اختر گورگانی بیعو کبر حضرت ابن حضرت ابو الحسن جنتی

مع رسالہ

اسرار الواصلین ۱۳۰۳

ہفت مکتوبات حضرت افضل الفضلا اکمل الکملا برگزیدہ درگاہ رب العلمین حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری قدس سرہ العزیز الباری بنام نامی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

مطبع چیونہ پرکاش دہلی میں چھپا

یہ کتاب Www.madaarimedia.Com سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے

دم مدار بیڑا پار
MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia
@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اوس غنی کو شایان ہے کہ جس نے حضرت عالی درجات فقرا کو عشق اپنا عطا کر کے باعث نجات ہم آلودگان لوث دنیا کا فرمایا اور درود نامعدود فخر المرسلین پر کہ اوس کو پیشوائے جمیع اولیاء و اوتاد و اقطاب کا کیا اور اوس قدوہ انبیاء نے فقر کو غنا پر اختیار کیا جیسا کہ ارشاد فرمایا۔ اَلْفَقْرُ فَخْرِی یعنے فخر بزرگی میری ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِی مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِی مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِی فِی زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔ یعنے بار خدایا زندہ رکھ مجھ کو مسکین اور موت دے تو مجھکو مسکین اور اوٹھا تو مجھکو گروہ مسکین میں +

حضرت امام عبد اللہ یافعی فرماتے ہین کہ دو جملہ اول کے یعنے زندہ رکھ تو مجھکو مسکین اور موت دے تو مجھکو مسکین واسطے بشارت مسکینون کے کافی تھے چہ جائے اس بات کے کہ اوٹھا تو مجھکو بیچ گروہ مسکینون کے اس مین زیادہ از حد بشارت واسطے مسکینون کے پائی جاتی ہے بنظرانِ امورات کے پیشوایانِ دین یعنے پیروان رسول رب العالمین نے فقر کو غنا پر ترجیح دیکر دستور العمل اپنا مقرر کیا بباعث چند در چند کے کہ تشریح اوس کی تطویل سے نہین ہے بندہ احقر احمد اختر مقیم حال قصبہ کرانہ ضلع مظفر نگر خلف اکبر حضرت پیران شاہ محمد دار الجنت ولیعہد حضرت ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی طیب اللہ مرقدہ نے چاہا کہ کچھ حال سلسلہ فقرائے ہندوستان اشرف البنیان صاحب

سلسلہ کا مختصر طور پر براے مطالع احباب کے بلا تسبب تحریر ہوا دے اور جو کچھہ کہ عالم سیاحی مین مشاہدہ اس ناکارہ خانمان آوارہ مین آیا اور سامعہ نے استفادہ اوٹھایا اوس کو کوشش تمام سے تصدیق کر کے تحریر مین لاکر نام اس مختصر کا تذکرۃ الفقرا رکھکر دو حصون مین تقسیم کیا ایک حصہ مین فقرائی اہل اسلام جنت مقام کا بیان ہے - اور دوسرے حصے مین فقرائے اہل ہنود صاحبان کا تذکرہ ہے امید ناظرین والاتمکین صداقت اگین سے یہہ ہے کہ اس ذرہ احقر کو دعاء خیر سے محروم نہ رکھکر سہو خطا جو کچھہ کہ وقوع مین آوے اغماض فرکر مین عطا سے معاف رکھین والسلام علی من اتبع الہدا ے

جاننا چاہیے کہ اس حصہ مین فقراء اسلامیہ کا بیان ہے

وُہ اس طرح پر ہے کہ اول خرقہ درویشی درگاہ رب العزت سے جناب سرور کائنات خلاصہ موجودات صلوۃ اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وسلم کو عنایت ہوا۔

حضرت نے وہ خرقہ شریف حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کو دیگر دس صاحبون کو مرید اپنا فرمایا اُن سے راہ عرفان جاری ہوا وہ یہہ ہین

حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح حضرت سعد بن وقاص رض حضرت سعید حضرت عبد الرحمن رض بن عوف اور موافق عقیدہ اہل سنت وجماعت کے یہہ ہر دہ صاحب جنتی ہین قطعی - جیسا کہ مشہور ہین

دہ یار بہشتی اند قطعے ∴ ابو بکر و عمر علی و عثمان

طلحہ است و زبیر بو عبیدہ ∴ سعد است و سعید عبد الرحمن

سلسلہ چار پیر او ز ہفت گروہ اور چودہ خانوادون حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ہے - پس جناب امیر المومنین نے ستر صاحبون کو خرقہ خلافت عطا فرمایا

اون صاحبون نے چار پیر مقرر کئے اول پیر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ۔ دوسرے پیر امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ تیسرے پیر۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رحمتہ اللہ علیہ چوتھے پیر حضرت خواجہ حسن بصری قدس اللہ سرہ العزیز اور نزدیک بعض مشائخین کے اول پیر خواجہ حسن بصری دوسرے خواجہ کمیل بن زیاد تیسرے حضرت خواجہ اویس قرنی چوتھے پیر۔ حضرت خواجہ حسن سری سقطی۔ اور نزدیک بعض کبار کے اول پیر۔ خواجہ حسن بصری دوسرے پیر حضرت خواجہ کمیل بن زیاد تیسرے عبداللہ مکی چوتھے عبداللہ بحری۔

کیفیت ہفت گروہ اسطرح پر ہے

اور ہفت گروہ حضرت علی مرتضی شیر خدا سے جاری ہوئے

اول گروہ کمیلیہ۔ حضرت خواجہ کمیل بن زیاد سے جاری ہوا۔

دوسرا گروہ بصریہ۔ حضرت خواجہ اویس قرنی سے۔

چوتھا گروہ قلندریہ۔ حضرت مدایوق قلندر سے

پانچوان گروہ سلیمانیہ۔ حضرت سلیمان فارسی سے جاری ہوا۔

چھٹا گروہ نقشبندیہ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے

ساتوان گروہ سریہ۔ حضرت خواجہ حسن سری سقطی رحمتہ اللہ علیہ سے جاری ہوا ان گروہ سے فقیر چار گروہ کے ہندوستان اشرف البنیان مین موجود ہین۔

باقی تین گروہ خرقہ پوش دیگر ممالک مین جاری ہین

کیفیت چودہ خانوادون کی یہہ ہے

کہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے کئی خلیفہ کئے۔ ایک تو حضرت خواجہ عبدالوحد بن زید قدس اللہ سرہ دوسرے حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ خواجہ عبدالوحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ سے پانچ خانوادہ جاری ہوے وہ عموما چشت کہلاتے ہین یہ ہین۔ زیدیہ۔ عیاضیہ۔ ادہمیہ۔ ہبیریہ۔ چشتیہ۔ اور نو خانوادہ خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ سے جاری ہوئے۔ وہ عموما قادریہ کہلاتے ہین۔ یہ ہین۔ حبیبیہ۔ طیفوریہ۔ کرخیہ۔ سقطیہ۔ جنیدیہ۔ گازرونیہ

طوسیہ . فردوسیہ سہروردیہ

سلسلہ خانوادہ چشت کا اسطرح پر ہے

اول خانوادیہ زیدیہ ۔ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے جاری کہ خلیفہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے تھے ۲۷ صفر ۱۷۶ہجری مین وفات پائی مرقد مبارک بصرہ مین ہے حضرت خواجہ کو استفادہ شیخ ابی غیاث منصور ابن عمر السلمی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت امام حسن رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تہا۔

دوسرا خانوادہ عیاضیہ ۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ علیہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ عبدالواحد بن زید کے تھے یکم ربیع الاول ۱۸۷ہجری مین انتقال فرمایا مزار گہربار مکہ معظمہ مین ہے اور حضرت کو استفادہ شیخ ابی عمران موسی الراعی رحمۃ اللہ علیہ سے تہا اون کو ارادت خواجہ اویس قرنی قدس اللہ سرہ العزیز سے تھی۔

تیسرا خانوادہ ادہمیہ ۔ حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ فضیل رحمۃ اللہ کے تھے ۲۶ جمادی اول ۱۶۱ہجری مین دنیا دون سے سفر فرمایا مزار مقدس بغداد شریف مین ہے۔

چوتہا خانوادہ ہبیریہ ۔ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور خلیفہ خواجہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے ۷ شوال ۲۸۷ہجری مین انتقال کیا۔ حضرت کو استفادہ خواجہ جنید بغدادی سے بہی تہا۔

پانچوان خانوادہ چشتیہ ۔ حضرت ابو اسحاق چشتی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت مقتدائے دودمان چشتیہ پیشوائے خاندان قادریہ حضرت خواجہ مشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز کے تھے اور وہ خلیفہ خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ کے ہوئے ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۹ہجری مین وفات ہوئی ۔ مزار پر انوار قصبہ چشت علاقہ ہرات مین ہے۔

سلسلہ خانوادون قادریہ کا اسطرح پر ہے کہ اول

خانوادہ حبیبیہ ۔ حضرت خواجہ حبیب عجمی قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا ۔ کہ خلیفہ

خواجہ حسن بصری کے تھے ان حضرت نے کئے فیض گستر یعنے خلیفہ - اول خواجہ عقیق عرف نعیف دوسرے حضرت خواجہ بایزید بسطامی عرف طیفور شامی تیسرے خواجہ داود طائی چوتھے شیخ فتح اللہ گازرونی پانچوین شاہ عبد اللہ بن عوف گازرونی - یہ سب حضرات حبیبیہ کہلاتے ہین وفات خواجہ حبیب عجمی کی ۳ ربیع الاول سنہ ۱۵۰ ہجری مین ہوئی مرقد عجم مین دوسرا خانوادہ طیفوریہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا آپنے کئی خلیفہ کئے۔

ایک تو حضرت شیخ مسعود خرقہ شکر بار دوسرے ابراہیم خرقہ خشت بار اور تیسرے شیخ محمود خرقہ ہزار میخی چوتھے شاہ عبد اللہ مکی علم بردار پانچوین شاہ احمد خرقہ زند موصوف یعنے حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ سرہ یہ سب حضرات طیفوریہ کہلاتے ہین - وفات طیفور شامی کی ۱۴ شعبان سنہ ۲۶۱ ہجری مین ہوئی مزار پر انوار بسطام مین ہے۔

تیسرا خانوادہ کرخیہ - حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ داود طائی کے تھے اور وہ خلیفہ حبیب عجمی کے ہوئے ان کے پیرو کرخیہ کہلاتے ہین ۲ محرم الحرام سنہ ۲۰۰ ہجری مین انتقال فرمایا۔

چوتھا خانوادہ سقطیہ - حضرت خواجہ حسن سری سقطی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ معروف کرخی کے تھے انہون نے تین خلیفہ کئے ایک شاہ محمود دنی سلسلہ دوسرے خواجہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ تیسرے خواجہ ابو الحسن نوری یہ صاحب سقطیہ کہلاتے ہین وفات خواجہ سری قدس اللہ سرہ سقطی کی ۳ ماہ رمضان المبارک سنہ ۲۵۳ ہجری مین ہوئی مزار بغداد مین ہے پانچوان خانوادہ جنیدیہ - حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ سری سقطی کے تھے آپنے بھی کئی خلیفہ کئے اول خواجہ خواجگان خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ دوسرے خواجہ ابو بکر شبلی تیسرے شیخ علی رودباری چوتھے شاہ محمود پانچوین عثمان مغربی بے سلسلہ چھٹے حضرت شاہ محی الدین منصور عرف حلاج بے سلسلہ ساتوین شاہ دقاق بے سلسلہ آٹھوین شاہ رمی بے سلسلہ یہ سب صاحب جنیدیہ کہلاتے ہین - وفات خواجہ جنید کی ۲۷ رجب المرجب سنہ ۲۹۸ ہجری مین ہوئی مزار گہر بار بغداد شریف مین ہے

چھٹا خانوادہ گازرونیہ۔ حضرت خواجہ ابواسحاق گازرونی سے جاری ہوا کہ خلیفہ جنید بغدادی کے تھے انہوں نے تین خلیفہ کئے اول شیخ احمد کہ مقبول درگاہ مرشدی تھے دوسرے شیخ احمد یہ دونو صاحب بے سلسلہ رہے تیسرے خواجہ قطب الدین عبدالمجید یہ تینوں صاحب گازرونیہ کہلاتے ہین وفات خواجہ ابواسحاق گازرونی کی ۴۲۹ سنہ ہجری مین ہوئی اور شاہ عبداللہ خفیف گازرونی کے جو خاص فقیر ہین وہ گازرونی کہلاتے ہین۔

ساتوان خانوادہ طوسیہ۔ حضرت خواجہ ابوالفرح طرسی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ عبدالواحد عزیزیمنی کے تھے اور وہ خلیفہ شیخ ابوبکر شبلی کے تھے اور وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تھے پس حضرت خواجہ ابوالفرح طرسی نے حضرت شیخ ابوالحسن قریشی الہنکاری کو فقیر کو کیا اور اون سے شیخ ابوسعید مبارک فرزندی ہوے اون سے نعمت معرفت حضرت غوث ربانی سرچشمہ حقانی پیران پیر دستگیر سید محی الدین عبدالقادر گیلانی قدس اللہ سرہ کو ملی یہ سب حضرات طوسیہ کہلاتے ہین۔ وفات خواجہ ابوالفرح کی ۴۴۷ سنہ ہجری مین ہوئی۔

اٹھوان خانوادہ فردوسیہ۔ حضرت شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ وجیہ الدین ابوحفص کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ اسود احمد دینوری قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ ممشاد علو دینوری قدس سرہ کے تھے وفات شیخ ابونجیب کبیرا فردوسی کی ۶۱۸ سنہ ہجری مین ہوئے۔

نوان خانوادہ سہروردیہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ شیخ ضیاء الدین کے تھے اور وہ خلیفہ شیخ ابونجیب عمر کے اور وہ خلیفہ خواجہ ممشاد علو دینوری کے اور وہ خلیفہ خواجہ جنید کے تھے۔

دوسرا سلسلہ۔ ان اس طرح پر ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی خلیفہ حضرت پیران پیر کے اور خلیفہ شیخ الاسلام شیخ ابوسعید مبارک مخزومی کے انہوں نے بہت سے خلیفہ کئے جیسے صوفی حمید الدین ناگوری اور حضرت شاہ ترکمان بیابانی دہلوی غوث بہاؤالدین ذکریا ملتانی وغیرہ وفات حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کی ۶۳۲ سنہ ہجری مین ہوئی

مزار شریف بغداد مین ہے

بیان اُن گروہ کا کہ جو خانوادہ چشت سے نکلے ہین

اول گروہ خضرویہ۔ حضرت خواجہ خضرویہ قدس اللہ سرہ العزیز سے جاری ہوا۔ کہ وہ خلیفہ خواجہ حاتم الاصم قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ شقیق بلخی قدس اللہ سرہ کے وہ خلیفہ خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی قدس اللہ سرہ کے وفات خواجہ احمد خضرویہ کی سنہ ۲۴۰ ہجری مین ہوئی

دوسرا گروہ چشتیہ۔ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی قدس اللہ سرہ سے لقب پایا اور ختم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری چشتی ہندالولی رحمۃ اللہ علیہ عطائے رسول تک ہوا وفات خواجہ ابو اسحاق چشتی کی ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۳۲۹ ہجری مین ہوئی مزار شہر عکہ بلاد شام مین ہے اور سلسلہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا اس طرح پر ہے کہ خواجہ بزرگ خلیفہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی قدس اللہ سرہ کے اور خلیفہ ابو محمد ابدال چشتی قدس اللہ سرہ کے اور وہ خلیفہ خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے وفات حضرت خواجہ بروز دوشنبہ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ ہجری مین ہوئی مزار پر انوار اجمیر شریف مین ہے۔

تیسرا گروہ کرمانیہ۔ حضرت شاہ عبد اللہ کرمانی قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ بزرگ کے تھے ولایت بنگالہ ان ہی کو ملی تھی سن وفات نہین ملا۔

چوتھا گروہ کریمیہ۔ حضرت پیر کریم سیلونی سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ بزرگ کے تھے سنہ [illegible] ہجری مین وفات ہوئی۔

پانچوان گروہ صابریہ۔ حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر قدس اللہ سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ الشیوخ عالم خواجہ فرید الدین گنجشکر قدس اللہ سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ اعظم حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی دہلوی کے

اور وہ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین چشتی کے ہوئے وفات خواجہ علی احمد صابر قدس سرہ کے ۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ ہجری مین ہوئی مزار پیران کلیر شریف مین ہے اس گروہ مین پیرجی سید عبد اللہ دہلوی اور شاہزادہ مرزا قایم الملک چشتی صابری بنیرہ حضرت جد امجد ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ طیب اللہ تربتہ کامل وقت اور صاحب سلسلہ اور مشہور فقیر ہین مرید حافظ محمد حسین صاحب عرف حافظ بانکے کے اور وہ مرید حضرت موسی مانک پوری کے اور وہ مرید حضرت سید اعظم روپڑی کے وہ مرید محمد سعید سالم کے اور وہ مرید حضرت سید میران بھیکہ قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شاہ ابو المعالی کے وہ مرید حضرت شیخ داؤد گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی کے وہ مرید حضرت شاہ ابوسعید قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ نظام الدین بلخی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ محمد تہانیسری کے اور وہ مرید حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ کے اور وہ مرید حضرت شیخ محمد عارف رودلوی کے وہ مرید حضرت خواجہ شیخ احمد عبد الحق رودلوی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت علی احمد صابر قدس سرہ کے اور سید عبد اللہ دہلوی کا سلسلہ خواجہ ابوسعید جی سے اس طرح ملتا ہے کہ پیرجی سید عبد اللہ مرید و فرزند حضرت صابر علیشاہ دہلوی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد دہلوی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد رامپوری قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ ابوسعید چشتی قدس سرہ کے

ساتوان گروہ قلندریہ - حضرت شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی قدس سرہ[1] سے جاری ہوا کہ خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین عاشق خدا تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ امام الدین ابدال کے وہ خلیفہ حضرت بدر الدین غزنوی کے وہ خلیفہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے وفات حضرت قلندر صاحب کی ۱۳ رمضان ۷۲۴ھ ہجری مین ہوئی مزار آبادی پانی پت مین ہے۔

آٹھوان گروہ نظامیہ - حضرت محبوب الہی خواجہ سلطان المشایخ نظام الدین اولیاء زرزری زربخش دہلوی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ سجادہ نشین حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ کے تھے ۱۷ ربیع الآخر روز چہارشنبہ ۷۲۵ھ ہجری مین وفات پائی رضی اللہ عنہ

[1] اس خاندان مین حاجی الحرمین الشریفین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب تہانوی سلمہ اللہ تعالی صاحب باطن اور کامل وقت ہین اور اوصاف حمیدہ حضرت کے مشہور ہین آپ مرید حضرت میانجی شاہ نور محمد جھنجھانوی کے وہ مرید حضرت حاجی عبد الرحیم شہید ولایتی کے وہ مرید سید عبد الباری امروہی کے وہ مرید شاہ عضد الدین بن شیخ حامد مکی کے وہ مرید شاہ پوری کے وہ مرید شیخ محب اللہ صاحب الہ آبادی کے وہ مرید شاہ ابوسعید صاحب گنگوہی کے فقط

نواح شاہجہان آباد مین مشہور ہے درگاہ نظام الدین اولیاء

نوان گروہ مخدومیہ - حضرت مخدوم جلال الدین کبیر اولیا پانی پتی سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ اعظم حضرت مخدوم شمس الدین ترک پانی پتی کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہ کے آپنے بیس خلیفہ کئے اون مین سے ایک تو حضرت شیخ احمد عبدالحق توشہ رودلوی قدس سرہ دوسرے حضرت شیخ بہرام سید دلوی کہ ہزاردن مجنون اور سحر زدہ آستانہ شریف پر حاضر ہوکر صحت پاتے مین تیسرے حضرت خواجہ عبدالقادر کہ فرزند کلان بھی حضرت کے تھے اور روبرو والد اپنے کے انتقال فرماگئے تھے مزار اون کا قصبہ پانی پت مین مشہور بمحل رانیان متصل مزار والدہ شریفہ کے واقع ہے - باقی بسبب طوالت اس مختصر کے حالات اور خلفا سے اس جگہ قاصر رہا مگر اس وقت مین بھی حضرت کی اولاد سے چند صاحب ایسے موجود ہین کہ گویا اُنکی کرامات کا نمونہ باقی ہے یعنی اولاد خواجہ عبدالقادر فرزند اکبر حضرت سے سراج الفقرا افضل العلما افتخار الفضلا مسند منظور بارگاہ اہل اللہ مخدومنا و مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی کہ جو آج ہفت اقلیم مین مشہور ہین اور مکہ معظمہ مین بمحلہ خندریسہ مدرسہ و رباط بصرف زر کثیر تعمیر کرا کے علما و فقرا ملازم رکھکر بذات ستودہ صفات خود بھی شروع علوم دین مصروف ہین اور عرصہ بیس سال کا گذرا کہ حسب طلب سلطان عبدالعزیز خان شہید مغفور استنبول تشریف لیگئے تھے بعد قیام سہ سال عذر ضعیفی اپنی کا کرکے بیت اللہ شریف مین چلے آئے تھے اب عرصہ دوسال کا گذرتا ہے کہ پھر حسب طلب حضرت سلطان المعظم عبدالمجید خان خلد اللہ ملکہ کے استنبول تشریف لے گئے تھے بعد قیام چند ماہ پھر تشریف مکہ معظمہ مین لے آئے اور کتاب ازالۃ الاوہام مصنفہ آنجناب کہ ترجمہ اس کا بعربی مشہور بہ اظہار حق ہے چند مرتبہ عربی اور ترکی بمقام مصر بتقاضائے طبع آیا اطراف عالم مین مشہور ہے اللہ تعالیٰ اوس ذات بابرکات کو ابداً آباد رکھے اور اس ذرہ اصغر کو پھر اونکی زیارت سے مشرف فرمادے سلسلہ نسب آپ کا حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی سے اس طرح ملتا ہے مولوی رحمت اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خلف مولوی خلیل الرحمن ابن پیرجی شیخ نجیب اللہ ولد پیرجی شیخ حبیب اللہ ولد شیخ عبدالرحیم ولد پیرجی شیخ قطب الدین

ابن پیرجی شیخ فضیل ابن پیرجی دیوان عبدالرحیم ولد پیرجی عبدالکریم المخاطب بہ حکیم بنیا کہ معالج جد امجد حضرت جلال الدین محمد اکبر پادشاہ کے تھے ابن حکیم شیخ حسن ابن خواجہ عبدالصمد ابن خواجہ بوعلی ابن خواجہ یوسف بن حضرت خواجہ عبدالقادر قدس سرہ ابن حضرت مخدوم جلال الدین کبیرالاولیا ر دوسرے پیرجی امام الدین صاحب کہ نہایت حسین اور خلیق اور تنہائی پسند اور بابرکت آدمی ہین نستعلیق عمدہ لکھتے ہین چنانچہ تین کتب ان کی تحریر کی ہوئی فقیر کے پاس موجود ہین ایک تو مطب میر حسن دہلوی دوسری شفاء العلیل۔ تیسری تکملہ ہندی اور سلسلہ نسبی ان کا بھی مخدوم صاحب سے اس طرح ملتا ہے یعنے پیرجی امام الدین ولد پیرجی عین الدین ابن پیر شیخ معین الدین ابن شیخ غلام محی الدین ابن حکیم شیخ وجیہ الدین کہ طبیب حاذق اور میرے جد بزرگ حضرت عالمگیر ثانی پادشاہ کے معالج تھے ابن حکیم شیخ امام الدین ابن حکیم شیخ نجم الدین ابن پیرجی شیخ قطب الدین مسبوق الذکر اور وفات حضرت مخدوم جی کی ۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ ہجری مین ہوئی مزار آبادی پانی پت مین واقع ہے باقی حالات دیگر صاحبزادگان کا بجہت اختصار تحریر مین نہ آیا سلسلہ نسبی آپکا مخدومیہ اور سلسلہ خلفای مخدومیہ صابریہ مشہور ہے حضرت مخدوم جی کے معتقدان اور مریدان کرانہ سے حضرت سید غریب اللہ شاہ کہ بزمانہ حضرت جد امجد اورنگ زیب عالمگیر پادشاہ تھے بڑے باکمال گذرے ہین اور آپ کی اولاد سے اس وقت جو آپ کے سجادہ نشین ہین یعنے سید کبیر علی صاحب نیک بخت اور تہجد گذار ہین سلسلہ اون کا شجرہ صفحہ فقیر سے معلوم ہو جائیگا مزار آپ کا بیچ آبادی قصبہ کرانہ کے واقع ہے۔

دسوان گروہ حسامیہ۔ حضرت مخدوم حسام الدین مانک پوری سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ نور الدین قطب عالم کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ علاء الدین بنگالے کے اور وہ خلیفہ حضرت سراج الدین عثمان ملقب بہ اخی سراج قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے وفات حضرت کی ۸۵۳ھ ہجری مین ہوئی

گیارہوان گروہ نظام شاہی۔ حضرت شیخ نظام الدین نارنولی قدس سرہ سے جاری ہوا۔ کہ شیخ خانو چشتی قدس سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ حسین

ناگوری کے وہ خلیفہ حضرت شیخ اسماعیل کے وفات حضرت نظام الدین نارنولی ۹۹۹ھ ہجری مین ہوئی مزار نارنول مین اس گروہ کے فقیر جوگی شاہی بھی کہلاتے ہین شاہ جو کہ مرید حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کے تھے اور قوم سے جرکادت میواتی تھی۔ ان کا مزار ملک میوات مین موجود ہے بندہ بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔

بارہوان گروہ قلندر شاہی - حضرت عزیز مکی سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ حضرت خضر رومی کے تھے وہ خلیفہ حضرت شاہ قطب الدین بنیاد لکی وہ خلیفہ حضرت شیخ عبد السلام کے وہ خلیفہ حضرت خواجہ عبد القدوس گنگوہی کے قدس سرہ۔ سن وفات نہین ملا۔

تیرہوان گروہ جلیلیہ - حضرت پیر جلیل سے جاری ہوا مزار ان کا دریبان لکھنو کے واقع ہے اور کہچر نیاز بانی ہے اس گروہ کے فقیر ملک اودھ مین اکثر ملاقی ہوئے اور سلسلہ بھی ملا مگر بعد مین وہ تلف ہو گیا اور ۱۰۱۲ھ ہجری مین انتقال فرمایا۔

چودہوان گروہ حمزہ شاہی - حضرت شیخ حمزہ سے جاری ہوا۔ کہ اولاد سے حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی قدس سرہ کے تھے اور مرید محمد گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ کے تھے اور وہ خلیفہ اعظم دیار ہمدم حضرت سراج السالکین عمدۃ العارفین شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے اور وہ خلیفہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا کے وفات شیخ حمزہ کی ۹۰۵ھ ہجری مین ہوئی اور حال حمزون کا صحیح کچھ معلوم نہین ہوا۔ مختلف بیان سے تسکین نہین ہوئی۔

پندرہوان گروہ فخریہ - سرچشمہ اصلحا خلاصۂ فضلا فخر الفقراء عاشق رب العالمین حضرت مولانا و مرشدنا مولوی محمد فخر الدین فخر جہان چشتی نظامی والقادری والسہروردی شاہجہان آبادی قدس اللہ اسرارہم سے جاری ہوا۔ کہ حضرت عظام مشایخ و کبرائے خلفائے حضرت خواجہ مولانا نظام الدین اورنگ آبادی والد ماجد اپنے کے تھے اور سلسلہ نسبی حضرت کا از طرف پدر بزرگوار حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ سے ملتا ہے اور سلسلہ از طرف مادر مہربان حضرت سید السادات سید محمد گیسو دراز قدس سرہ تک پہونچتا ہے ولادت با سعادت حضرت کی ۱۱۲۶ھ ہجری مین بمقام اورنگ آباد ہوئے جس وقت حضرت تولد ہوئے ہین حضرت شیخ کلیم جہان آبادی قدس سرہ دادے پیر حضرت کے وہین تشریف رکھتے

تبے مولانا نظام الدین والد حضرت کے حضرت کو لیکر شیخ کی خدمت مین آئے شیخ نے حضرت
مولانا کو گود مبارک مین لیکر مولینا فخرالدین نام رکھا یعنے حضرت کے لئے اول لفظ مولانا
شیخ کلیم اللہ نے فرمایا اور آپنے ملبوس خاص سے پیرہن واسطے حضرت کے تیار کر کے
زیب کرایا غرض کہ جب عمر شریف حضرت مولانا فخر کے سات برس کی ہوئی تو آپ نے سید عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ پانچ دانہ قہوا مجھے عنایت کئے جب حضرت بیدار ہوئے
تو پانچ دانہ قہوہ دست مبارک مین پائے صبح کیوقت حضرت مولانا نظام الدین والد حضرت
کے لئے ازراہ کشف معلوم کر کے تشریف لاکر فرمایا کہ اے فرزند عطیہ رسول مقبول تنہا کہانا۔
اور باپ کو اوس سے محروم رکھنا نہ چاہئے پس حضرت نے دو دانہ تو اون مین سے نوش
کر لئے تھے باقی ماندہ تین دانہ والد اپنے کے آگے پیش کئے جب عمر شریف سولہ برس کی
ہوئی علوم ظاہری سے الفراغ ہوا اوسی عرصہ مین والد حضرت آٹھہ برس تک ریاضت
اور عبادت شاقہ مین مصروف ہوئے اور بعمر پچیس سال رونق افروز دہلی ہوئے اور درس
تدریس ظاہری اور باطنی مین مشغول ہوئے بعد چندے پاپیادہ بہمراہی حضرت شیخ نور محمد جبیل
قدس سرہ اور میر کلو اور خوشحال غلام پانی پت آئے زیارت مزارات سے مشرف ہو کر لاہور
تشریف لے گئے اور میر محرم علی نقشبندی سے ملاقات کر کے چندے اوپر مزار حضرت مخدوم
گنج بخش ہجویری قدس سرہ کے معتکف رہے اور فیض حاصل کیا ۔ اور اوپر جملہ مزارات
لاہور خصوص حضرت میان میر کے کہ مرشد حضرت داراشکوہ قادری کے تھے فاتحہ پڑھکر دہلی
تشریف لائے اور حضرت اکبر بادشاہ اور حضرت ابوظفر بہادر شاہ کہ اوس وقت مین ولیعہد
تھے اور دیگر شہزادگان و امرایان اور بتاریخ ہفتم جمادی الثانی ۱۱۹۹ھ ہجری مین مقام شاہجہان آباد
مین وفات پائی مزار گہربار متصل دروازہ مجمع آستانہ فیض نشانہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی قدس سرہ بیچ قصبہ مہرولی متصل شاہجہان آباد کے واقع ہے

فضایل حضرت کے دیکھنے مناقب الفخریہ سے کہ جو تالیف نواب نظام حیدرآباد دکن کے ہے اور دیگر
کتب مطولہ سے معلوم ہوسکتے ہین مگر ایک نقل کہ مین نے اپنے بزرگون سے سنی ہے اور کسی کتاب
مین نہین دیکھی تبرکاً تحریر کرتا ہون ۔

نقل کرتے ہین - کہ ایک صاحب روسا دہلی سے کہ باعلم باشرع تے حضرت سے بیعت ہوئے مگر بوجہ سماع کے اون کے عقاید مین فرق ایا ایک روز رئیس پالکی مین سوار ہوکر بخدمت حضرت سید ظفر علیشاہ کہ پہاڑ گنج مین رہتے تھے اور مشہور وقت تھے آئے یہہ حضرت رتبہ ابدالیت رکہتے تھے غرضکہ اثنا گفتگو مین لفظ شکایت مولانا کا وہ زبان پر لائے سید صاحب کو ناگوار گذرا رئیس صاحب سے ارشاد کیا کہ تھوڑا پانی لاو حسب الارشاد وہ ایک کوزہ مین پانی لائے سید صاحب نے اوس پانی سے کلی کرکے فرمایا - کہ اسے دیکھو اونہون نے اوسے دیکہا اور چپ ہو رہے غرضکہ دوسری کلی پر ہنسے اور تیسری کلی پر بیہوش ہوکر گرپڑنے لگے پس ملازمان رئیس صاحب نے اپنے آقا کو اوسی حالت مین پالکی مین ڈال کر مکان پر لائے تین روز تک وہی بیہوش رہے چوتھے روز اون کی لواحق اونہین حضرت مولانا کی خدمت مین لاکر عرض کیا - کہ یہہ آپ کے سہی مین آپ ہی سے انکا علاج ہوگا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ سید ظفر علیشاہ کہ آج جنید وقت اور ہندوستان کی اہل خدمت مین اونہی کے مکان پر یہہ وقوعہ گذرا ہے وہی کچہہ چارہ کرین گے غرضکہ موجب ارشاد والا رئیس صاحب کو میان سید ظفر علی شاہ قدس سرہ کے مکان پر لائے آپنے بنظر الطاف اونہین دیکہا اسی وقت وہ تو صحت یاب ہوکر وہان سے چلے آئے اور بعد تہوڑے عرصے کے حضرت مولانا سید صاحب کے پاس آئے اور کیفیت اوس شخص کی دریافت کی سید صاحب نے ہنسکر کہا کہ کیا تم پوچہتے مجہہ سے ہو وقت رخصت کے سید صاحب نے مصافحہ کو ہاتہہ بڑھایا اور کہا کہ بندہ تو دار فانی سے رخصت ہوتا ہے اپنی امانت لے لیجیے بس حضرت مولانا تو بامراد مکان مسکونہ بمقام شیش محل تشریف لائے اور سید صاحب نے اوسی شب کو انتقال فرمایا مزار سید صاحب کا پہاڑ گنج مین مشہور ہے۔

ذکر حضرت مولانا و مرشدنا سید عماد الدین عرف میر محمدی دہلوی قدس سرہ

کہ سادات و روسا ذوی الاحتشام و علماء عالی مقام دہلی سے تھے عالم شباب مین حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان سے بیعت ہوئے اور خرقہ خلافت حاصل کیا اور واسطے تکمیل کرانے علم الہی کے اوپر شاہزادگان والاشان و دیگر مریدان و معتقدان حضرت پیر و مرشد

اپنے کے مقرر ہوئے چنانچہ جد فقیر نے بھی حضرت سے اکتساب علم معرفت کیا تھا - اور بہت سے شاہزادہ اور امرائے سلطانی بیعت مین آئے تھے اور بعضون نے خرقہ خلافت بھی حاصل کیا جیسے میرے پیر مرشد برحق حضرت مرزا درش بخت قدس سرہ اور میرے والد اور مرزا خجستہ بخت عم شاہ وشاہزادہ سلیم برادر شاہ وفات حضرت کی ۱۲۴۲ھ ہجری مین ہوئی مزار گہربار درمیان شاہجہان آباد کے متصل چیلی قبر کے واقع ہے تا ایام عہد حضرت ظل سبحانی عرس شریف مین حاضر ہوتے تھے یہ فقیر بھی ایک دو مرتبہ ہمرکاب حاضر عرس شریف ہوا ہے حضرت کو نعمت اپنے ماموںصاحب سید فتح علی شاہ دہلوی قادری سے بھی پہونچی تہی مزار سید علی شاہ کا بمقام پہاڑی اندرون شاہجہان آباد کی زیارت گاہ خواص وعام ہے -

ذکر حضرت مولانا خواجہ نور محمد مہبل چشتی فخری - کہ حضرت خلفاء اعظم وہمجلیس ہمدم حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے تھے اوصاف حمیدہ حضرت کے بارہا میرے جد امجد بھی بیان کرتے تھے ایک روز فرمایا کہ ایک وقت بہت سے مریدان ومعتقدان حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے خدمت بابرکت مین حاضر تھے اور مین بھی اوس وقت موجود تہا کہ اثنا گفتگو مین حضرت خواجہ محمد قدس سرہ کا بھی ذکر آگیا حضرت مولانے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس ایک روٹی تہی اوس مین سے آدہی تو نور محمد پنجابی لیگیا اور باقی آدہی مین سے ٹکڑا ٹکڑا تمہارا اس کا حق ہے اور میر محمدی نے اپنی کمائی بھی بہت کچہہ جمع کرلی ہے اور میری کمائی مین جو کچہہ اُون کا حصہ تہا وہ پہلے ہی لے چکے استغنائی کے ساتہہ ایام گذاری کرتے ہین وفات حضرت مولانا نور محمد قدس سرہ کے ۱۲۰۵ھ ہجری مین ہوئی مزار موضع تاج سرور مہاران مین ہے مولانا نور محمد صاحب سے دس صاحبونکو خرقہ خلافت پونچا اول حضرت قاضی محمد عاقل صاحب دوم حضرت شاہ سلیمان صاحب تونسوی سوم خواجہ نور محمد ناروالی چہارم خواجہ حافظ جمال ملتانی وحافظ غلام حسین جلاد یبنی ومولوی مسعود مہانگے والے وحافظ غلام کبیری والے وحافظ غلام ناصر پیش امام و سید عارف شاہ پاک پٹنی وشیخ جمال محمد چشتی -

ذکر حضرت مولانا خواجہ محمد سلیمان چشتی فخری نظامی قدس سرہ

جائے مولد حضرت کا موضع گرگوجی ہے۔ اپنے مقام تھن کوٹ مدرسہ حضرت قاضی محمد عاقل مین تحصیل علم ظاہری کیا تہا اور ایام طالب علمی مین حضرت خواجہ مولانا نور محمد قدس سرہ سے بیعت ہوئے اور چند سال بحضور پیر مرشد رہکر علم معرفت کی تکمیل کے بعد عطائے خرقہ خلافت حسب الارشاد پیر روشنضمیر بمقام تونسہ شریف مقام فرماکر ہدایت خلق اللہ مین مصروف ہوئے بہت سے اشخاص کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ ان مین سے ایک تو شیخ محمد مادکہ فرید عصر تھے دوسرے حافظ محمد علی خیرآبادی۔ تیسرے مولوی محمد علی کہ بمقام مکہڈہ تشریف رکہتے تہے اور میان عبد اللہ شاہ وغیرہ۔

پس بعدہ واسطے زیارات مزارات حضرت مقتدائے دودمان چشتیہ خصوص واسطے زیارت پرانوار حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ کے شاہجہان آباد مین تشریف لائے۔ فقیر کے جد امجد حضرت ابوظفر سے ملاقات فرمائی اور بعد زیارت مزارات وحصول استفادہ روح پاک حضرت مولانا ممدوح کے بوطن مالوف بمقام تونسہ شریف مراجعت فرمائی بعد از چند بتاریخ ہفتم صفر روز پنجشنبہ ۱۲۶۷ ہجری بعمر بکصد سال اس دار ناپایدار سے سفر فرمایا بعد حضرت کے بنیرۂ حضرت یعنے حضرت شاہ اللہ بخش صاحب سلمہ اللہ تعالی زیب مسند طریقت ہوئے اللہ تعالی ان بزرگوار کو ہمیشہ سلامت باکرامت رکہے اس آخری وقت مین ذات ستودہ صفات بہی گویا مولانا کی کرامات کا نمونہ ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ نیاز احمد چشتی فخری بریلوی قدس اللہ اسرارہم

کہ اعظم اولیاء متاخرین وکبراء خلفاء رشدین حضرت مولانا محمد فخر الدین کے تہے ان کے والد کا نام سید حاجی حکیم شاہ رحمت سرہندی ہے آپ سرہند مین پیدا ہوئے اور بعد سن تمیز کے آپ کی والدہ نے آپ کو حضرت مولانا محمد فخر الدین کے سپرد کیا حضرت نے بکمال شفقت اور کوشش علوم ظاہری اور باطنی سے انکو آراستہ کیا بعمر تیس برس حضرت مولانا سے بیعت ہوئی اور بعد کوشش چند سال کے باطنی فائز ہوئے اور بعد عطائے خرقہ خلافت پیشگاہ حضرت مولانا سے مامور بخطہ بریلی ہوئے اور ہدایت خلق اللہ مین مشغول ہوئے ذات

ذات برکات سے ایک فیض عام جاری ہوا اور بہت سے صاحبون کو خرقہ خلافت عطا کیا۔ جیسے مولانا نظام الدین فرزند اکبر و سجادہ نشین حضرت اور مولانا نصیر الدین صاحبزادہ حضرت اور مولوی محمد عبد السمیع اور مسکین شاہ دہلوی اور آغاجان صاحب الہ آبادی اور دوسرے آغا صاحب ولادت حضرت کی ۱۱۸۰ھ ہجری مین ہوئی اور وفات ۲۷ رجمادی الثانی ۱۲۵۰ھ ہجری مین ہوئی مزار بانس بریلی مین ہے۔

ذکر حضرت مولانا شاہ غلام فرید صاحب چشتی فخری مرشد نواب بہاولپور ومرزا محمود شاہ جامع سلاسل فخریہ سلمہ تعالی

یہ صاحب بھی خاندان فخریہ مین غنیمت ہے ذات بابرکات سے فیض عام جاری ہے سبحان اللہ اخراجات حسنات آپ کے زبان زد خاص عام ہین۔ سچ ہے کہ سخاوت جز اعظم فقر ہے اور کیون نہو آخر تو حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا زر زری زر بخش کی کہ صاحب سجادہ ہین سلسلہ حضرت کا اس طرح پر ہے کہ حضرت مولانا شاہ غلام فرید صاحب خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام فخر الدین پیر و برادر کلان اپنے کے وہ خلیفہ اکبر حضرت خواجہ خدا بخش علیہ الرحمت کے اور وہ خلیفہ اکمل حضرت شریعت پناہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ کے وہ خلیفہ رشید حضرت مولانا نور محمد مہارلی قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ و ہمدم حضرت مولانا محمد فخر الدین فخر جہان دہلوی قدس سرہ کے ۱۲۹۰ھ ہجری مین معفرت واسطے زیارات مزارات دہلی بتقریب عرس حضرت سلطان المشایخ جب دہلی تشریف لائے تو ہزار دن اشخاص دولت دین اور دنیا سے بہرہ مند ہوئے اور ولادت باسعادت حضرت کی بماہ ذلقعد ۱۲۶۱ھ ہجری بمقام چاچڑان شریف وقوع مین آئے۔

ذکر پیر و مرشد راقم حضرت مرزا روشن بخت گورگانی چشتی فخری قدس اللہ سرہ

حضرت طفولیت ہی سے عابد اور پابند شریعت تھے جب سن بلوغ کو پہونچے تو حضرت مولانا غلام الدین میر محمد مہدی دہلوی قدس سرہ سے بیعت ہو کر بائیس برس کی عمر مین خرقہ خلافت حاصل کیا اور غنا کو ترک کر کے فقر اختیار کیا۔ اور عمر عزیز کو باد

آہی مین ساتہہ پابندی سنت نبوی کے بسر فرما کر ۱۲۵۵ھ بمقام فریدآباد نواح دہلی مین انتقال فرمایا ذات بابرکات سے صدہا آدمی فیضیاب ہوئے اور خلفاء حضرت سے جن صاحبون کے نام کہ فقیر کو یاد ہین شجرہ راقم مین تحریر ہون گے **فایدہ** بوجہ انقلاب زمانہ وقت انتقال حضرت کے فقیر موجود نہ تہا - مگر بعد از چندے ہینے اور دیگر صاحبان معتقدان نے مزار شریف کا حال دریافت کیا تو باشندگان قصبہ بذانے وفات ہونا فریدآباد مین اور دفن کرنا املی والے تکیہ مین بیان کیا اور نشان مزار شریف کہا کہ ہم بہول گئے کہ کس املی کے نیچے دفن کیا تہا غرض جس کسی سے دریافت کیا تو باشندگان قصبہ بذانے وفات ہونا فریدآباد مین اور دفن کرنا املی والے تکیہ مین بیان کیا اور نشان مزار شریف کو کہا کہ ہم بہول گئے کہ کس املی کے نیچے دفن کیا تہا غرض جس کسی سے دریافت کیا اوس نے یہی بیان کیا - بلکہ تکیہ دار فقیر نے بہی اوسی قول کی تائید کی میرے نزدیک حضرت نے تمام عمر مین کوئی امر خلاف شریعت نہین کیا - اور اس وقت مین جہال مزارات بزرگان پر جا کر وہ وہ امر کرتے ہین کہ جو خلاف شریعت ہین - کیا عجب ہے کہ خداوند کریم نے نشان مزار حضرت کا اپنے بندون کے دل سے محو کر دیا ہو - **نقل** - چچا فیروز شاہ خلف شاہزادہ مرزا سلیم مغفور - ناقل ہین کہ ایک مرتبہ ناظر قلعہ معلے نے بحضور شاہ عرض کیا کہ دربان نان دروازہ دہلی قلعہ معلے نے بیان کیا کہ جس وقت ہم دروازہ کہولتے ہین - مرزا روشن بخت کو باہر دروازہ کے کہڑا پاتے ہین - احتیاطاً اطلاع کرتے ہین - جناب اقدس فدوی سمجہا کہ شب کو مرزا روشن صاحب شہر مین رہا کرتے ہین اور علی الصباح آجاتے ہین اس امر کا فدوی کو خیال ہوا - اور دو خواجہ سرا واسطے تفحص حال کے پوشیدہ طور پر مرزا صاحب کے مکان پر متعین کئے کہ دیکہین یہ کیا ماجرا ہے غرض شب کو باہر جانا ثابت نہوا بلکہ سنا کہ مرزا صاحب بعد نماز عشا کے بہوڑی دیر قیلولہ کرتے ہین - باقی تمام شب تا اول وقت نماز صبح کے عبادت مین رہتے ہین - یہ معاملہ قابل گذارش تہا اس واسطے عرض کیا - چچا صاحب مغفور فرماتے ہین کہ مین بہی اوسوقت حاضر تہا - حضور نے ارشاد فرمایا - کہ ہرگز اون کی نگرانی نہ کیجائے وہ شخص اہل خدمت ہے پس جب یہ راز فاش ہوا

تو حضرت نے محل سکونت اپنا آبائی کہ جو قلعہ معلی مین تہا اوسے ترک کر کے آبادی شہر مین مقام باغ اعظم خان کہ اکثر اوس محلہ مین غریب لوگ رہتے جاتے تھے اور اپنی آمدنی مین سے قدرے برائے سد رمق رکھ لیا تہا۔ باقی کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ عیال اطفال اپنے کے سپرد کر دیا تہا۔ اور تا ایام غدر نماز صبح اول وقت جامع مسجد مین ادا کی اور یہہ حضرت کا شغل تہا کہ اوس محلہ کی بیوگان و پردہ نشینان کا جو کار ہوتا تہا۔ طریقہ مسنون سمجہکر کیا کرتے تھے یہان تک کہ بعض مستورات بکری اور مرغی اور سوت وغیرہ واسطے فروخت کرنیکے دیتی تہین ایسی قسم کی چیزین چوک پر گٹھڑی مین بکا کرتی تہین حضرت کو کسی نے چوک پر کچہہ فروخت کرتے نہین دیکہا اور یہہ ہی قاعدہ تہا کہ راستہ مین جو شخص ملاقی ہوتا اوس سے پہلے حضرت ہی سلام علیک کیا کرتے تھے ہرچند اس فقیر اور دیگر صاحبان نے چاہا۔ کہ پہلے سلام حضرت سے ہم سلام کرین مگر یہہ مقصد کسی کا پورا نہوا۔ اور حضرت نے خاندان قادریہ مین میان قادر شاہ قادری گوالیاری سے خرقہ خلافت حاصل کیا تہا۔ مین بہی حضرت کی قدم بوسی سے مشرف ہوا ہون

نقل ہے۔ کہ خاندان فقیر مین یہہ بات سب بزرگ جانتے ہین۔ بلکہ مشہور ہے کہ جو شخص بیضیہ کبوتر حضور کی خدمت مین لاکر دریافت کرتا آپ بیضیہ کو دیکہکر نر مادہ اور رنگ بتا دیا کرتے تھے جس مین نر کہتے اوس مین سے نر بچہ اور جس مین مادہ کہتے اوس مین سے مادین بچہ نکلتا تہا اور جس رنگ کا بچہ نکلتا فرما دیتے تھے اوسی رنگ کا بچہ نکلتا تہا۔

نقل ہے۔ کہ ایک محفل مین ایک روز بہت سے احباب جمع تھے یعنے مرزا جہان خسرو ومرزا جہان شاہ وہ مرزا کاوس شکوہ برادران شاہ ومرزا ابو سعید ومرزا ابو جان ومرزا علاؤ الدین ومرزا بہادر خلیفہ حضرت ومرزا عبد اللہ خلف مرزا شاہرخ بہادر ومرزا کریم الدین وغیرہ ومرزا ممن صاحب پس حضرت بہی اوسی جلسہ مین جلوہ نما تھے بوجہہ برکت انفاس حضرت ذکر اللہ ہو رہا تہا۔ اثناء گفتگو مین ذکر پیری مریدی کا آگیا مرزا ممن صاحب کہ اوس وقت کہ انکا طریقہ رندانہ تہا کہنے لگے کہ پیری مریدی کیا چیز ہے ہم نے تو کوئی پیر دیکہا نہین لوگونکو پیر ملجاتے ہین ہم کو کوئی پیر نہیں ملتا۔ لوگون نے یہہ ایک کہیل مقرر کر رکہا ہے۔ حاضرین

جلسہ نے کہا کہ آپ کیسا پیر چاہتے ہین - اوہنون نے کہا مین ایسا چاہتا ہون کہ یا تو بزور اپنے
کشف کے افعال بد سے ہمکو باز رکھے یا ہمارے فعل کا شریک ہو یعنے ہمکو ہمارے افعال
سے نروکے حضرت نے ارشاد کیا کہ بھائیصاحب مین اس لائق تو نہین ہون - کہ تمکو از را
کشف افعال بد سے باز رکھون مگر اس شرط پر تمکو بیعت کرتا ہون کہ جو تم کرتے ہو شوق
سے کرو مین ہرگز منع نکرونگا - مگر میرے روبرو فعل بد نکرنا اوہنون نے یہ شرط قبول کی
اور اوسی جلسہ مین بیعت ہوئے بعد تہوڑی دیر کے محفل برخاست ہوئی اور مرزا حسن صاحب
بھی اپنے مکان پر آئے پس وقت معینہ پر غسل کیا - اور پوشاک بدلکر عطر لگایا اور شیشہ
گلابی اور جام بلوری طلب کیا چاہا - کہ اوس مین سے کچہہ نوش کرین - دیکھا کہ سامنے
سے حضرت پیرو مرشد تشریف لاتے ہین - اوسیوقت وہ سامان پوشیدہ کیا اور جلیس کے
واسطے پیشوائی کے کمرہ سے باہر آئے تو وہان کچہہ ندیکہا سمجھے کہ توہم ہے پہر کمرہ مین واپس
آکر چاہا کہ شراب نوش کرین پھر وہی صورت پیش آئی چند مرتبہ ایسا ہی ہوا - ناچار جب رات
زیادہ گئی تو تبدیل لباس قلعہ سے باہر اگر محبوبہ کے مکان پر پہونچے اور زینہ پر چڑہے تو دیکھا
کہ اندر کیطرف چوکھٹ باز و پکڑے ہوئے پشت پہیرے ہوئے حضرت کہڑے مین یہ دیکھتے
ہی واپس اوترے اور سمجھے کہ کسینے اس مکان کا پتا حضرت کو دیا ہے پہلے ہی سے یہان اکٹھے
ہوئے مین اور یہہ بھی سوچے کہ وقت مے نوشی کے بہی یہی صورت پیش آئی تھی آیا یہہ حضرت
کا کچہہ تصرف ہے یا کسی نے اس مکان کا پتا بتادیا ہے یا یہہ میرا توہم ہے یہہ سوچکر دوسری
معشوقہ کے مکان پر گئے وہان بہی یہی صورت پیش آئی اب تو سمجھے کہ یہہ تصرف حضرت
کا ہے واپس مکان پر آئے اور بیقراری سے انتظاری صبح مین رات کاٹی غرضکہ وقت صبح
مکان حضرت پیرو مرشد پر حاضر ہوئے یہہ فقیر بہی اوس وقت واسطے شریک ہونے حلقہ کے
جایا کرتا تہا حضرت نے مرزا صاحب سے تبسم کنان فرمایا کہ خیر بھائیصاحب آج خلاف وقت
خلاف عادت کیونکر آنا ہوا خیر توہے مرزا صاحب موصوف نے عرض کیا - کہ جناب مین بنیہات
سے توبہ کرنے حاضر ہوا ہون اور اب توبہ کرتا ہون آپ گواہ رہین اور کل حقیقت گذشتہ
عرض کی حضرت نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا - کہ مین تو اس لائق نہین ہون

یہہ تمہارا حسن ظن ہے۔ مینے دیکھا کہ مرزا صاحب چند ہی روز مین صاحب راز و نیاز اور باکمال ہو گئے اللہ تعالی مجھکو بہی اون حضرات کے تصدق سے لوث دنیا سے نجات دے اور عشق اپنا اور اپنے حبیب کا عطا فرماوے

دیگر۔ مرزا قایم الملک چشتی صابری والنظامی دہلوی ناقل ہین کہ دہلی مین غدر ہوئے چند ہی روز ہوے تھے کہ حضرت میان حسن عسکری کے مکان پر تشریف لائے اور میان مسکین شاہ وغیرہ مشائخین کو جمع کر کے فرمایا کہ حضرت تلوار غضب آلہی کی دہلی پر چلنے والی ہے کچھہ بند و بست کیجیے حضرات جلسے نے متفق الرائے ہوکر کہا ہم آپ کو اپنا مقتدا اور شیخ وقت تصور کرتے ہین آپ ہی کچھہ تدبیر فرمادین اور ہم مین سے جس کے لایق جو کار ہوگا وہ اوس سے درگذر نکریگا حضرت نے آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ مینے اپنے کو اجتک چھپایا مگر تم سب صاحب ظاہر کرتے ہو کہ کل سب صاحب میرے مکان پر تشریف لاو جس وقت وہ تلوار غضب الہی کی ظاہر ہو ایک صاحب اپنا سر اوس کے اگے رکھدے میان حسن عسکری نے کہا کہ وہ کون ہو۔ فرمایا جسے اللہ ہمت دے خصوصیت نہین ہے غرض قدرت خدا سے بروز معہود تمام دن ایسا پانی برستا رہا اور باد تند چلتی رہی کہ حوایج ضروری کو بہی نکلنا مشکل تہا۔ دوسرے روز سب صاحب جمع ہوکر حضرت کے مکان پر آئے حضرت نے فرمایا کہ مشیت ایزدی اسی طرح ہے کہ سر پر گٹھڑی ہو اور زوجہ کا ہاتھہ ہاتھہ مین ہو اور آوارگی اور خرابی ہو۔ اور ہم تو یہہ مصیبت کیون دیکھین گے اگر کل سب صاحب آجاتی بند و بست ہوجاتا اب کچھہ نہین ہو سکتا اور عام طور پر لوگون کو یہا النسیان ملنگیین مرزا صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ایام غدر مین حضرت چوکی دروازہ نقارخانہ شاہی پر بعد نماز ظہر وقت سہ پہر اکثر تشریف رکہا کرتے تھے مین بہی اون کے پاس جا بیٹھا کرتا تہا حضرت ظلم پر سبون پر کہ جو اونہون نے اطفال صغر سن یورپین کے ساتھہ کیا تہا اور نیز رعایا پر ظلم کرتے تھے افسوس افسوس فرمایا کرتے تھے۔ اور آمد گولون کو دیکھا کرتے تھے ایک روز مجھہ سے فرمانے لگے یہان سے چلے جاؤ۔ اب خبر نہین اوس وقت تک قلعہ مین گولہ بازی سے ضرر نہوا تہا۔ پس تہوڑی ہی دیر کے بعد ایک خوانچہ والا بہی قریب آبیٹھا۔

اتفاق سے ایک پوربیہ آیا اور اوس خوانچہ والے سے چنے لینے لگا اوسی عرصہ مین ایک ٹکڑا گولی کا اوس پوربیہ کے سر مین لگا وہ فوراً مر گیا اوس وقت سے حضرت نے عام طور پر فرمایا۔ کہ جو یہان سے نکل جائیگا وہ بچ جائیگا ورنہ خرابی مین پھنس جاویگا بلکہ مجھہ سے فرمایا جلد یہان سے چلے جاؤ۔ اب یہان کا رہنا بہتر نہین ہے۔

ایضاً۔ مرزا صاحب ناقل ہین کہ مین مرزا روشن صاحب کے کمالات سے واقف نہ تہا ایک روز حافظ وزیر محمد خان صاحب کہ جو برج جامع مسجد دہلی مین قیام فرماتے تہے اور مجہے اون کی خدمت مین نیاز تہا۔ فرمانے لگے کہ مرزا روشن بخت سے بہی کبہی ملتے ہو مین نے کہا کبہی شادی شدہ مین فرمایا کہ وہ اہل خدمت اور قطب وقت مین مجہے ایک عرصہ سے ذوق فقیری ہے اکثر فقرا کی خدمت کی مگر مقام مقصود تک نہ پہونچا ایک روز مرزا روشن بخت صاحب سے بعد نماز عصر کے ملاقات ہوئی دیکہتے ہی فرمانے لگے کہ حافظ صاحب آپنے بہت مشقت کی آفرین ہے اب اوس کا صلا ملیگا اس کلام نے میرے دل مین اثر پیدا کیا اور مین خدمت مین حاضر ہونے لگا انہون نے پانی نوش فرما کر باقی ماندہ مجہے عنایت کیا کہ تم پی لو یہ سرد پانی ہے مین اوس کو پی گیا۔ اوسی شب کو میرا مقصد حاصل ہوا یہہ سنکر بندہ کو بہی کمال اعتقاد ہوا۔

دیگر۔ حضور کا یہہ بہی شعار تہا کہ کبہی فاتحہ کے واسطے قریب مزار کسی بزرگ کے اندر آستانہ کے نہ جاتے تہے باہر سے فاتحہ ادا کیا کرتے تہے ایک روز فقیر نے عرض کیا کہ ہر کہ دمہ اندر آستانون کے جاتا ہے آپ کیون نہین جاتے فرمایا کہ وہ اسی لائق ہین مین ایک ناچیز ہون میری کیا مجال ہے کہ مین مقربان خدا کے پاس جا سکون دیکہیے امرائے ظاہری کے پاس جانا کتنا مشکل ہے جو کوئی جاتا ہے کس ادب سے جاتا ہے چہ جائے اولیا اللہ میرے نزدیک ایسی حرکت خلاف ادب ہے۔

نقل ہے ایک روز مینے عرض کیا کہ سماع مین کیا ارشاد ہوتا ہے فرمایا کہ کسی عالم سے دریافت کرو جو وہ کہے اوس پر عمل کرو مینے عرض کیا حضرت عالم تو منع فرماتے ہین اور فقرا اوسکی اس بات مین کامل دلایل لاتے ہین فرمایا کہ اس ہین مین کچہہ نہین کہہ سکتا اگر علمار سے تمکو اعتقاد ہے۔ علمار سے دریافت کرو اور اگر حضرات فقرا سے اعتقاد ہے اون سے دریافت کرو

مین نے پہر عرض کیا۔ کہ حضور شریک سماع کیون نہین ہوتے فرمایا کہ مجہہ مین وہ صفات ہرگز نہین ہے جو کہار مین تہی اور جو شرائط کہ سماع مین جاہئین اون کا ادا ہونا مشکل ہے۔ غرض کہ مین آپ کو لائق سماع سننے کے نہین پاتا۔ اس وجہ سے نہین سنتا دوسرے کو اپنا اختیار ہے۔

ذکر حضرت مولانا قطب الدین خلف اکبر حضرت مولانا محمد فخر الدین قدس سرہ

یہہ حضرت بہی کامل وقت گذرے ہین اکثر اصحاب خاندان جدی فقیر کے حضرت سے بیعت تہے بلکہ پدر بزرگوار اپنے سے کچہہ کم نہ تہے اور حضرت ظل سبحانی جد فقیر کو بہی ذات بابرکات سے نہایت اعتقاد تہا وفات ان کی ۱۸ محرم ۱۲۳۳ہجری مین ہوئی بعد آپ کے ان کے صاحبزادہ میان کالے صاحب سجادہ نشین ہوئے اور ۱۵ صفر ۱۲۶۲ہجری مین انتقال ہوا۔ آپ کے بعد میان غلام نظام الدین سجادہ نشین ہوئے اور ۱۲۹۶ہجری مین ۱۲ شوال کو انتقال فرمایا ان کے برادر خورد میان غلام معین الدین صاحب سجادہ نشین ہوئے ۲۷ صفر ۱۳۰۶ہجری مین انتقال ہوا۔

ذکر مشایخین و معتقدین سلسلہ فخریہ کے کہ جو کیرانہ مین گذرے اور اب ہین

حضرت مولوی ظہیر الدین صاحب کہ مرید میر عیوض علی مغفور کے تہے۔ اور وہ مرید حضرت مولوی بدیع الدین قدس سرہ کے اور وہ خلیفہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی کے یہہ حضرت عالم باعمل اور صاحب نسبت گذرے ہین مین بہی ان کی زیارت سے مشرف ہوا ہون ۱۳۰۸ہجری مین بمقام قصبہ بنت انتقال فرمایا۔ ان کے سجادہ نشین حافظ نابینا کہ اب موجود ہین۔ تیسرے حاجی احمد اللہ کہ مرید حضرت عبد اللہ شاہ کے اور وہ خلیفہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان قدس اللہ سرہ کے چوتہے قاری شہاب الدین ہمشیرہ زادہ مولوی رحمت اللہ کہ مرید حضرت حضرت شاہ شاہ اللہ بخش صاحب سجادہ نشین حضرت خواجہ شاہ سلیمان مغفور کے چوتہے منشی خواجہ مولانا مولا بخش کہ اولاد سے حضرت شاہ عبد الرزاق جہنجہانوی قدس سرہ کے اور مرید حضرت مولانا نصیر الدین صاحب خلف حضرت سید شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی قدس اللہ سرہ کے ہین۔ امسال جو فقیر دہلی گیا۔ وہان پر میان مستان شاہ ولایتی سے ملاقات ہوئی کہ مرید مولوی عبد السمیع کے ہین اور وہ خلیفہ حضرت سید شاہ نیاز احمد قدس سرہ کے نہایت خلیق اور

اور باعلم دیکھنے مین آئے

بیان اون گروہ کا کہ جو خانوادون قادری سے نکلے ہین۔

خانوادہ سہروردیہ سے سترہ گروہ جاری ہین۔

اول گروہ صوفیہ۔ حضرت قاضی حمید الدین صوفی سے جاری ہوا۔ کہ آپ خلیفہ شیخ شہاب الدین کے تھے۔ ار تاریخ ربیع الثانی بقول ۹ ماہ رمضان ۶۴۴ ہجری مین وفات ہوئی جناب قاضی صاحب نے شیخ احمد نہروالی کو فقیر کیا۔ اون سے شیخ شاہی ہوئے تاب بدایون ہوئے اور اون سے خواجہ محمد مونیہ دوز اور مولانا صبح الدین ہوئے۔

دوسرا گروہ جلالیہ۔ حضرت سید جلال بخاری سے جاری ہوا۔ کہ خلیفہ شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی کے تھے اور وہ خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے تھے بتاریخ ۱۹ جمادی الاول ۶۹۰ ہجری مین وفات پائی مزار اوچ مین ہے۔

اس گروہ کے فقیر ایک سیلی سر پر باندھتے ہین اور ایک سینگ ہرن کا رکھتے ہین اور وقت عشق کے بجاتے ہین اور کل مہر نبوت کا تمغہ اون کے مانند پر رہتا ہے موضع حسن پور کہ متصل قصبہ پلول سے وہان ایک درویش اس گروہ کے اچھے دیکھے ہین آئے

تیسرا گروہ لعل شہبازیہ۔ حضرت سید لعل شہبازی سے جاری ہوا۔ کہ لعل بہار بہی مشہور ہین۔ آپ خلیفہ غوث بہاؤ الدین ذکریا ملتانی کے تھے اور وہ خلیفہ شہاب الدین سہروردی کے ہوئے صاحب معارج الولایت نقل کرتے ہین کہ حضرت صاحب کمالات ظاہری و باطنی و تصرفات صوری و معنوی رکھتے تھے مگر پابند شریعت نہ تھی طریق ملامتیہ رکھتے اور لباس سرخ پہنتے تھے اسوجہ سے لعل سرخ بہی کہلاتے ہین اور اولاد سے حضرت امام جعفر صادق کے تھے اور سلسلہ جدی سے بہی نعمت خاص کی تہی ۶۷۳ مین وفات ہوئی مزار مقام سیوہان ملک سند مین ہے۔

چوتہا گروہ مخدومیہ۔ میر سید جلال الدین ملقب بمخدوم جہانیان سے جاری ہوا کہ اول خرقہ خلافت عم بزرگ آپنے شیخ صدر الدین محمد غوث سے حاصل کیا تہا۔ بعد سید لعل سرخ سے خلافت پہونچا بتاریخ ۱ ماہ ذی الحجہ ۶۸۵ ہجری مین وفات پائی مزار اوچ مین ہے

پانچوان گروہ - کرم علی جہلی حضرت شاہ کرم علی جہلی سے جاری ہوا - کہ خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے حضرت حاجی قاسم اور آپکا ایک زمانہ تھا اور سید لعل شہبازی بے ملکہ یہہ لوگ خانوادہ سہروردیہ مین شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملتے ہین اس گروہ کے فقیر ایک کوڑا اپنے پاس رکھتے ہین اور وقت عشق کے اپنے بدن پر مارتے ہین شہر بیلہ مین ایک درویش اچھے ملے تھے

چھٹا گروہ موسی شاہی - سہاگ سے ہوا ہے - یہہ فقیر سدا سہاگ بھی کہلاتے ہین شاہ موسی مرید سید جلال سرخ کے تھے فقیر اس گروہ کے لباس زنانہ پہنتے ہین سید جلال سرخ اور ان کا زمانہ قریب تہا -

ساتوان گروہ رسول شاہی - سید رسول شاہ الوری سے جاری ہوا اس گروہ کے فقیر چہرہ سے خاک لگاتے ہین اور چار ابرو کا صفایہ رکھتے ہین اور ایک رومال مثل کلاہ کے سر پر رکھتے ہین اور رات کا سونا حرام جانتے ہین اکثر صاحب ورد وغیرہ عضو علیل کو اپنے زبان سے چاٹ کر اچہا کرتے ہین اس سلسلہ مین خواجہ فدا حسین المعروف خواجہ نجم الدین ہمدانی دہلوی کامل وقت گذرے ہین کہ یہہ مرید شاہ مظفر حسین معروف بمولانا حنیف کے تھے اور وہ مرید سید رسول شاہ الوری کے وہ مرید شاہ داؤد کے وہ مرید شاہ یحیی حبیب اللہ کے وہ مرید شاہ اسمعیل کے وہ مرید سید شاہ مرتضی اللہ کے وہ مرید سید عبد الرزاق کے وہ مرید شاہ اللہ داد عارف شاہ کے وہ مرید حضرت شاہ بندگی کے وہ مرید شاہ بنجن کے کہ گوشہ نشین بہی کہتے ہین وہ مرید شاہ محمد گوشہ نشین کے وہ مرید خواجہ اسحاق کے وہ مرید شاہ داؤد قریشی کے وہ مرید حضرت شاہ راجن قتال کے وہ مرید شاہ احمد کبیر الحسن مخدوم جہانیان جہان گرد کے وہ مرید سید جلال بخاری کے وہ مرید شیخ رکن الدین ابو الفتح ملتانی کے وہ مرید حضرت مخدوم بہاؤالدین زکریا ملتانی کے وہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے -

آٹھوان گروہ میران شاہی - شاہ میران سوچ بری بندگی سے جاری ہوا - کہ مرید خاندان سید جلال سرخ کے تھے ۹۲۰ھ مین وفات ہوئی - مزار بہاول پور مین ہے

نوان گروہ عبدروسیہ - سید عبداللہ مالکی عبدروسی سے جاری ہوا - کہ خلیفہ شیخ ابوبکر
کے تھے اور سات واسطون سے شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملتے ہین بعض بعض حضرت
امام جعفر سے نسبت کرتے ہین بعض شیخ بہاؤالدین محمد خراسانی سے ملتے ہین سن وفات
نہین ملا

دسوان گروہ قاسم شاہی حاجی قاسم سے کہ فقیر اس گروہ کے گھونگرو پاؤن مین باندھکر
مجالس فقرا مین دھمال کرتے ہین - آپ بھی خلیفہ شیخ محمد کشمیری کے تھے ۱۰۳۳ھ مین وفات
پائی بعض فقیر اس گروہ کے نقشبندیہ یا بعض چشتیہ سے نسبت کرتے ہین مگر جدی کہلاتے ہین

گیارہوان گروہ رزاق شاہی - شاہ عبدالرزاق سے جاری ہوا - کہ خلیفہ شاہ
محمد میران بندگی کے تھے ۱۰۳۶ھ ہجری مین وفات پائی مزار لاہور مین ہے -

بارہوان گروہ دولا شاہی - دولا دریائی سے جاری ہوا کہ ولادت بہلول لودی
بادشاہ کی تھی - اور خلیفہ سید ناصر مست کے اور وہ خلیفہ پیر برہان الدین کے اور وہ خلیفہ
شیخ صدر الدین راجن قتال کے وہ خلیفہ شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی کے وہ خلیفہ شیخ
صدرالدین عارف کے وہ خلیفہ غوث بہاءالدین زکریا ملتانی کے اور وہ خلیفہ شیخ شہاب الدین
سہروردی کے حضرت نے خرقہ اپنا جلا دیا تھا اور اوس کی خاک سے ایک الف اپنی پیشانی پر کھینچا
اور خاک کھا اور جمیع فقیرون مین عشق کہا اس گروہ کے فقیر خاک سے ایک الف اپنی پیشانی
پر کھینچتے ہین اور جمیع فقرا مین عشق اللہ کہتے ہین اور جواب مین سدا عشق پاتے ہین اور الف
اللہ کے فقیر بھی کہلاتے ہین ۵۰۰ھ ہجری مین انتقال فرمایا مزار گجرات ملک پنجاب مین ہے

تیرہوان گروہ سید شاہی - سید سادات خان بخاری سے جاری ہوا کہ مرید
سید ناصر مست کے اور پیر بھائی دولا دریائی کے اور ہمزمانہ بھی تھے

چودہوان گروہ اسماعیل شاہی - شاہ اسماعیل سے جاری ہوا - کہ خلیفہ شیخ
عبدالکریم کے تھے وہ خلیفہ مخدوم طبیب کے وہ خلیفہ مخدوم برہان الدین کے وہ خلیفہ
شیخ میاون کے وہ خلیفہ شیخ حسام الدین متقی چشتی ملتانی کے وہ خلیفہ سید شاہ عالم کے
وہ خلیفہ سید قطب عالم برہان الدین کے وہ خلیفہ سید ناصرالدین کے اور وہ جلال الدین

مخدوم جہانیان کے ماہ شوال ۷۸۵ھ مین وفات ہوئی۔

پندرہوان گروہ حبیب شاہی ۔ شاہ حبیب ملتانی سے کہ مرید شیخ عبدالکریم کے اور پیر بھائی شاہ اسماعیل کے اور ہمزمانہ تھے۔

سولہوان گروہ مرتضی شاہی ۔ کہ انند بخاری ہی کہتے ہین ایک رسالہ مین انند چرخی والا ہی لکھا ہے یہہ حضرت مرید شیخ عبدالکریم کے اور ہمزمانہ شاہ اسماعیل کے تھے

سترہوان گروہ ناتھہ شاہی ۔ اس گروہ کی اچھی طرح سے کیفیت معلوم نہین ہوئی ۔ ف بعض رسالونمین لکھا ہے کہ حبیب شاہی اور رسول شاہی اور اسماعیل شاہی اور مرتضی شاہی اور ناتھہ شاہی ایک شاخ سے ہین اور سید شاہی اور دولا شاہی اور قاسم شاہی اور موسٰی شاہی اور کرم علی جہلی ایک شاخ سے ہین سید لعل بھائی سے ملتے ہین

خانوادہ فردوسیہ سے ایک گروہ نے دونام پائے

حبیب شاہی اور بڈہن شاہی خلیفہ بڈہن شاہ دیوان خلیفہ حضرت شیخ نجیب الدین کبرا فردوسی کے تھے آپنے تیرہ فقیر کئے ایک تو میر سید صدرالدین آپکے مرید سدو شاہی کہلاتے ہین دوسرے شاہ شمس تیسرے سید شاہ بغدادی چوتھی بایزید خان ابدال پانچوین شاہ عشق اللہ چھٹی شاہ عبدالقادر ساتوین داؤد شاہ اٹھوین شاہ درگاہی نوین سید داؤد میران یہہ سب حضرات باسلسلہ گذرے ہین اور اُن کے اپنے اپنے پیر کے نام سے مشہور ہوتے ہین ۔ مثل سدو شاہی کے اور عموماً بڈہن شاہی مشہور ہی ہین ۔ گیارہوین خلیفہ احمد مجذوب بارہوین چپٹور خان مجذوب تیرہوین پہاڑ خان مجذوب یہہ تین صاحب بےسلسلہ رہے سن وفات خلیفہ بڈہن شاہ کا باوجود تلاش مرید کے دستیاب نہوا۔

خانوادہ طوسیہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اول گروہ قادری ۔ حضرت سید عبدالقادر گیلانی قدس سرہ سے جاری ہوا کہ سلسلہ دوسرا حضرت کا جدی مشہور ہے اسطرح ہی حضرت پیران پیر مرید سید

ابی صالح کے وہ مرید سید موسیٰ جنگی دوست کے وہ مرید سید عبداللہ کے وہ مرید سید
عبد زاہد کے وہ مرید سید داؤد کے وہ مرید سید موسیٰ الجون کے وہ مرید سید عبداللہ
محض کے وہ مرید حضرت سید امام حسن رضی اللہ عنہ کے وفات حضرت کی شب شنبہ
۸ ربیع الثانی بعد نماز عشا کے ۱۱۶۳ھ ہجری میں واقع ہوئی مزار شریف بغداد میں
ہے مشائخین کبریا نہ سے حضرت شیخ غیاث الدین شیخ محمد قادری کہ مرید حضرت
سید طاہا قطب الدین قادری کوتانوی کے تھے اور شاہ بدر الدین قادری بصری
سے بھی خرقہ خلافت پہونچا تحائف رشیدی کے دیکھنے سے حضرت کے کمالات ظاہر
ہو سکتے ہیں سلسلہ انکا اس طرح پر ہے یعنے شیخ غیاث الدین فتح محمد مرید شیخ یحییٰ مدنی
کے وہ مرید شیخ محمد قطب چشتی کے وہ مرید شیخ حسن محمد چشتی کے وہ مرید شیخ نوربخش
قادری کے وہ مرید شیخ محمد علی نوربخش قادری کے وہ مرید خواجہ ابوالحسن ختلانی
کے وہ مرید قطب الاولیا شیخ حسن محمد کے وہ مرید امیر کبیر سید علی ہمدانی کے
وہ مرید شیخ شرف الدین محمد مردقانی کے وہ مرید شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ
سمنانی کے وہ مرید شیخ نور الدین عبدالرحمن قدس سرہ کے - وہ مرید شیخ
جمال الدین احمد مدنی کے وہ مرید شیخ رضی الدین المعروف لعلی لالہ کے وہ مرید شیخ
مجدالدین بغدادی کے وہ مرید شیخ نجم الدین کبرا کے وہ مرید شیخ عمار یاسر کے وہ
مرید شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی کے وہ مرید حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین
شاہ ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے وہ مرید شیخ الاسلام ابو سعید مبارک
مخزومی کے وفات حضرت حاجی حرمین شریفین شیخ غیاث الدین فتح محمد قادری کے
شب چہار شنبہ ۱۱۳۹ھ ہجری ۲۹ ماہ ربیع الاول میں ہوئی مزار پرانوار قصبہ کرانہ میں ہے
اور سن وفات اس عبارت سے نکلتے ہیں - انا فتحنا لک فتحا - کیفیت درگاہ قدم رسول
وکرانہ کی تحائف رشیدیہ میں اس طرح دیکھی ہے اور بزرگان کرانہ سے سنی ہے کہ قدم شریف
مسجد بھورا شاہ درویش سے برآمد ہوا ہے اور مسجد زیر خانقاہ حاجی صاحب موجود ہے اور
بھورا شاہ بھی کامل فقیر تھے بعد وفات حضرت نکالا گیا - اور وہ اب موجود ہے -

دوسرا گروہ رزاقیہ - حضرت سید السادات سید عبدالرزاق گیلانی سے جاری ہوا کہ خلیفہ اور فرزند دلبند حضرت پیران پیر کے تھے بتاریخ ۵ رجمادی الاخر ۶۳۲ھ مین وفات پائی مزار شریف بغداد مین ہے -

سلسلہ رزاقیہ مین حضرت مولانا حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف اخوند صاحب مبرور کہ وفات حضرت کی ۱۰۹۶ ہجری مین ہوئی واصل حق اور عامل وقت گذرے ہین -

ایکا سلسلہ اس طرح ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز اخوند دہلوی مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید سید شاہ آل احمد کے وہ مرید سید شاہ حمزہ کے وہ مرید سید شاہ ال محمد کے وہ مرید شاہ برکت اللہ کے وہ مرید شاہ فضل اللہ کے وہ مرید سید احمد کے وہ مرید میر سید محمد کے وہ مرید میر شیخ مخدوم جمال اولیاء کے وہ مرید شیخ ضیاء الدین قاضی حیا کے وہ مرید حضرت محمد بھکاری کے وہ مرید سید ابراہیم کے وہ مرید شیخ بہاء الدین کے وہ مرید سید احمد جیلانی کے وہ مرید میر سید موسےٰ کے وہ مرید سید علی کے وہ مرید میر سید علی محی الدین ابی نصر کے وہ مرید سید ابو صالح کے وہ مرید حضرت سید عبدالرزاق قدس اللہ سرہ العزیز کے دوسرے حضرت مولانا سید غوث علی شاہ قادری کہ جو فی زمانہ نواح دہلی مین شیخ وقت گذرے ہین کمالات اون کے مشہور ہین - اون کی وفات شب دوشنبہ ۲۶ ربیع الاول ۱۲۹۰ ہجری مین ہوئی مزار شریف پانی پت مین ہے -

ان کے سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے کہ مولانا مرید سید اعظم علی شاہ بابری کے وہ مرید سید عبداللطیف بری کے وہ مرید سید امیر بالا پیر کے وہ مرید حضرت شیخ سید مقیم محکم الدین کے کہ جن سے گروہ مقیم شاہی ہے وہ مرید حضرت سید ابوالمعانی قادری کے وہ مرید بہاول شیر قلندر کے وہ مرید عبدالجلال کے وہ مرید شاہ محمود کے وہ مرید سید نور محمد کے وہ مرید جلال الدین کے وہ مرید سید شمس الدین کے وہ مرید سید شہاب الدین کے وہ مرید شاہ احمد اولی کے وہ مرید خواجہ ابو صالح کی وہ مرید حضرت سید الآفاق سید عبدالرزاق قدس اللہ اسرارہم کے

تیسرا گروہ وہابیہ - حضرت سید الوہاب قدس سرہ سے جاری ہوا کہ خلیفہ و نیز پسر حضرت پیران پیر کے تھے ۵۹۳ ہجری مین وفات پائی -

گروہ وہابیہ مین شاہ عبد الغنی مہم والے ہی اچھے شخص ہین مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید محمد رمضان کے وہ مرید عبد العظیم کے وہ مرید حفیظ اللہ شاہ کے وہ مرید شاہ عبد اللطیف کے وہ مرید فتح محمد کے وہ مرید شاہ عبد القادر کے وہ مرید شاہ محمد غوث کے وہ مرید عبد القادر زین العابد کے وہ مرید سید شمس الدین کے وہ مرید احمد مسعود علی کے وہ مرید سیف الدین صوفی کے وہ مرید سید عبد الوہاب کے۔

چوتھا گروہ قبیشیہ - حضرت سید خواجہ قبیش سے جاری ہوا کہ ہمشیرہ زادہ حضرت پیران پیر کے تھے اور خلیفہ تھے اور ہمزمانہ سید عبد الرزاق کے ہوئے۔

پانچوان گروہ غفور شاہی - شیخ عبد الغفور اعظم پوری سے جاری ہوا کہ بتاریخ ۱۰ ماہ شعبان ۹۵۵ھ ہجری مین وفات پائی مزار اعظم پور مین ہے اس گروہ مین سید طاہا قطب الدین کونالوی کہ ۱۲۵۳ھ مین انتقال کیا - کامل درویش گذرے ہین سلسلہ آپ کا اس طرح پر ہے کہ سید طاہا مرید سید محمود شہید کے وہ مرید سید حسن کے وہ مرید سید جلال الدین بخاری کے وہ مرید عبد الغفور کے وہ مرید سید عبد الکریم کے وہ مرید سید عبد اللہ کے وہ مرید قطب الدین بخاری کے وہ مرید سید حامد نوبہار کے وہ مرید سید ناصر الدین نوشہ کے وہ مرید سید جلال الدین بخاری جہانیان جہان گشت کے وہ مرید سید قطب الدین ابدال کے وہ مرید شیخ محمد فاضل کے وہ مرید شیخ شمس الدین علی کے وہ مرید شمس الدین علی حداد کے وہ مرید حضرت پیران پیر کے۔

اٹھوان گروہ نعمت اللہ شاہی - حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ سے جاری ہوا سلسلہ نسبی اور مریدی حضرت کا دست بدست اپنے خاندان پدری مین چلا آتا ہے - یعنے نعمت اللہ ابن سید شاہ نور بن سید لیل ادہم بن سید جعفر بن سید بہاؤ الدین بن سید داؤد بن سید ابو العباس احمد بن سید حسن بن سید موسیٰ بن سید علی محمد بن سید تقی بن سید صالح بن سید ابی صالح بن سید عبد الرزاق بن حضرت پیران پیر ۸۳۴ھ ہجری مین وفات پائی - فقیر اِس گروہ کے تاج ترکی رکھتے ہین۔

نوان گروہ سید شاہی - حضرت سید محمود حضوری لاہوری سے جاری ہوا

کہ سید موسوی تھے۔ اور خلیفہ شمس العارفین سید شمس الدین کے وہ خلیفہ سید یعقوب
کے وہ مرید سید عبد اللہ شاہ قادری کے وہ مرید سید اعلی کے وہ مرید سید مسعود کے
وہ مرید سید احمد کے وہ مرید سید اصغر کے وہ مرید شاہ ابو الفرح کے وہ مرید سید عبد الوہاب
کے وہ مرید حضرت پیران پیر کے تھے ۹۴۲ھ ہجری مین وفات ہوئی۔ مزار لاہور بین بیچ
مقبرہ حضرت جان محمد حضوری کے ہے۔

دسوان گروہ بہلول شاہی ۔ حضرت سلطان العارفین بہلول دریائی سے
جاری ہوا کہ فقیر شاہ لطف اللہ بری قادری کے تھے وہ خلیفہ جمال اللہ مشہور بہ حیات
المیر زندہ جاوید کے تھے ۹۸۳ھ ہجری مین وفات پائی مگر اس گروہ کو بعض خانوادہ سہروردیہ سے
بدین وجہ نسبت کرتے ہین کہ شاہ لطف اللہ مرشد بہلول دریائی کو شاہ نصیر الدین قریشی
سہروردی سے بھی خرقہ خلافت پہونچا تھا۔

گیارہوان قمیصیہ ۔ سید شاہ قمیص بن ابی الحیات گیلانی سے جاری ہوا۔ کہ
سلسلہ خلفاء اور جدی آپ کا حضرت پیران پیر سے اس طرح ملتا ہے۔ یعنے شاہ قمیص
بن سید ابی الحیات بن تاج الدین محمد بن سید بہاؤ الدین محمد بن سید جلال الدین احمد بن
شاہ داؤد بن سید جمال الدین علی بن سید ابی صالح بن سید السادات سید عبد الرزاق
گیلانی قدس اللہ اسرارہم بتاریخ ۲ ماہ ذیقعدہ ۹۹۲ھ ھ مین وفات پائی اس گروہ کے
فقیر ملک بنگالہ مین اکثر دیکھے ہین۔ اور وفات حضرت کی ملک بنگالہ مین ہوئی ہے

بارہوان گروہ میان خیل ۔ حضرت میان میر بالا پیر لاہور سے جاری ہوا۔ آپ
مرید حضرت خضر سیوستانی تھے ۱۰۴۵ھ ہجری مین وفات پائی روضہ منورہ لاہور مین
بنوایا ہوا حضرت دارا شکوہ خلف شاہ جہان پادشاہ کا ہے دارا شکوہ مغفور کو ارادت حضرت
کی خدمت مین تھی اسیوجہہ سے دارا شکوہ قادری کہلاتے ہیں اور اخیر مین سلسلہ سہروردی
مین حضرت قطب وقت شاہ مرید دہلوی سہروردی سے کہ جن کا مزار گھر بار درمیان
شاہجہان آباد و زیر مسجد جامع کے موجود ہے خرقہ خلافت پہونچا تھا حضرت شیخ عبد الحق
محدث دہلوی تحریر فرماتے ہین کہ شاہزادہ دارا شکوہ شان عالی و مرتبہ بلند اور مقام ارجمند

رکھتے تھے۔ چنانچہ احوال باطنی آپکا آپ کی تصنیفات سے ظاہر ہے۔ اور کتب صنعۃ آلحباب ابھی تک ملتی ہین وہ یہہ ہین سفینۃ الاولیا۔ سکینۃ الاولیا۔ رسالۂ حق نما۔ دیوان اکبر دیوان قادری۔ رسالہ معارف۔ سیرابریہ۔ حسنات العارفین۔ مجمع البحرین۔ چند نسخے اس مین سے میرے پاس بھی موجود ہین چنانچہ ایک مرتبہ یہہ کاتب الحروف نہایت رنج والم مین مبتلا تھا۔ اور کوئی صورت نجات کی نظر نہ آتی تھی۔ ایک روز مین نے بعد نماز بعد گریہ وزاری کے روح پاک حضرت سے رجوع کی اوسی شب کو بشارت ہوئی اور ایک اسم الٰہی بندہ کو بتایا۔ اور فرمایا کہ اے نورعین برکت اسم باری تعالےٰ سے یہہ رنج دور ہوگا اور دشمن مقہور ہون گے جب مین واسطے نماز صبح کے بیدار ہوا تو وہ اسم مجھے یاد تھا عرض ادسی ہفتہ مین اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کی برکت اور بتصدق روح پاک اوس حضرت سے وہ رنج تبدیل بخوشی کیا۔ یکم ماہ محرم ۱۰۷۰ھ ہجری مین وفات ہوئی مزار گہربار۔ مقبرہ ہمایون بادشاہ مین ہے تخلص حضرت کا قادری ہے۔ سلسلہ حضرت کا اس طرح پر ہے یعنے حضرت داراشکوہ قادری مرید حضرت مولانا شاہ قادری کشمیری کے وہ مرید حضرت میان میر لاہوری کے۔ وہ مرید حضرت شاہ خضر ابدال سیوستانی کے وہ مرید حضرت شاہ اسکندر کے وہ مرید حضرت شیر الاولیا خواجہ حاتی کے وہ مرید سید علی قادری کے وہ مرید حضرت شاہ جمال مجرد کے۔ وہ مرید حضرت سید لعل شاہباز کے وہ مرید حضرت شیخ ابواسحاق ابراہیم کے وہ مرید حضرت شیخ مرتضی سجانی کے وہ مرید حضرت شیخ احمد بن مبارک کے وہ مرید حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی غوث ربانی رضی اللہ تعالے عنہ کے۔

تیرھوان گروہ حسین شاہی۔ حضرت شاہ لال حسین لاہوری سے جاری ہوا۔ کہ فقیر آپ کو شاہ حسین ڈوڈاہی کہتے ہین۔ آپ خلیفہ بہلول دریائی کے تھے مگر پابند شریعت تھے صاحب معارج الولایت ناقل ہین کہ سوالاکھ آدمی ذات ستودہ صفات سے فیضیاب ہوئے اون مین سے سولہ خلیفہ ہوئے ان مین چار غریب اور چار دیوان اور چار خاکی اور چار لال مشہور ہین اول شاہ غریب بمقام رتی ٹبہ دوسرے شاہ غریب موضع لنگوئی والے۔ ضلع وزیرآباد مین۔ تیسرے شاہ غریب چیلاپوری ملک دکن مین چوتھے شاہ غریب لاہور مین متصل

مزار حضرت کی اور اول دیوان ماد ہو دوسرے دیوان گور کہہ لاہور مین متصل حضرت کے تیسرے دیوان بخشی بیجاپور مین چوتھے اللہ دیوان کہ مزار لاہور مین ہے پس دیوان ماد ہو نہایت مجوب تھے ۔ اول خاکی مولا بخش دوسرے خاکی خاکیشاہ لاہور مین بجوار مزار حضرت تیسرے خاکیشاہ وزیرآباد مین ۔ چوتھے خاکی حیدر بخش دکن مین اور اول شاہ رنگ دوسرے بلاول بدہو تیسرے شاہ بلاول کہ مزار لاہور مین گرد مزار حضرت کے ہے چوتھے شاہ بلاول دکن مین حضرت شاہ حسین ۹۵۵ھ ہجریمین فقیر ہوے اور تاریخ سلخ ماہ جمادی الثانی ۱۰۰۸ھ مین وفات پائی مزار لاہور مین ہے ۔

چودہوان گروہ ہاشم شاہی ۔ میر علی ہاشم چہار ضرب قادری سے جاری ہوا آپ مرید اپنے جدی سلسلہ مین ہین ۔ یعنی میر ہاشم بن سید محمد بن سید احمد بن سید عمر بن سید ابراہیم بن سید حسین بن سید محمود بن سید محمد یوسف بن سید عبدالرزاق ثانی بن سید میمون بن سید مسعود بن سید میر حسن بن سید حیات بن سید صالح بن حضرت غوث پاک بتاریخ ۲۷ ماہ شوال ۱۱۳۵ھ ہجری مین بعارضہ دنبل انتقال فرمایا اور تا زندگی اظہار دنبل نہوا وقت غسل کے معلوم ہوا ۔

پندرہوان گروہ مقیم شاہی ۔ سید محمد مقیم محکم الدین بن سید ابوالمعانی سے جاری ہوا کہ خلیفہ حیات المیر بغدادی کے تھے کہ اون کو شاہ جمال اللہ کہتے ہین ۱۰۵۵ھ مین وفات ہوئی اور حضرت نہایت صحیح النسب سادات عظام قادری سے تھے سہروردیہ سلسلہ قادریہ راقم اجر تالہ بہ لباس الخرقت للطالبین کما اجازلنا شیخنا و مولانا مرزا روشن بخت گورگانی وہو من شیخ المسلمین مولانا عماد الدین میر محمدی دہلوی وہو من قدوۃ الزمان سید فتح علی شاہ قادری دہلوی وہو من سید عیوض خان شہید وہو من سید عبدالکریم محقق منگری وہو من سید تاج الدین وہو من سید شرف الدین غوث وہو من شاہ مصطفےٰ صوفی وہو من شاہ داد عارف وہو من بندگی پرن سلطان وہو من شیخ حامد منجھن گوشہ نشین وہو من خواجہ اسحٰق محدث گوشہ نشین وہو من شیخ داؤد وہو من سید صدر الدین وہو من مخدوم جہانیان جہان گشت وہو من سید کبیر بخاری

وہو من بہاؤ الدین ذکریا ملتانی وہو من شیخ شیوخ شہاب الدین سہروردی وہو من حضرت محبوب سبحانی محی الدین سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ اسرارہما حضرت سید فتح علی شاہ قادری قدوسی صحیح النسب سادات عظام اور اعلے مشایخ ذوالاحترام دہلی سے ہین تصرفات آپ کی زبان زد خاص وعام ہین اور ہمزمانہ عالی گوہر شاہ عالم بادشاہ تھے مزار حضرت کا شہر دہلی مین بمقام بھوجلا پہاڑی زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

سولوان گروہ نوشاہی - حضرت خواجہ فضیل نوشاہی قادری سے جاری ہوا۔ اور خرقہ خلافت پدر بزرگوار اپنے سے حاصل کیا تہا سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے یعنے خواجہ فضیل بن حاجی محمد نوشاہی صوفی بن علی ہاشم گیلانی بن بدر الدین اسمٰعیل بن سید عبد اللہ رباقی بن سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین گیلانی بغدادی حلبی بن سید شاہ میر بن سید ابو الحسن علی بن سید ابو علی بن سید مسعود ابو العباس احمد بن سید صفے الدین مشہور بہ سید صوفی بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السموات والارض حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وفات خواجہ فضیل کی ۱۲۰۳ھ مین ہوئی مزار کابل مین ہے

سترہوان گروہ جباری - سید عبد الجبار سے جاری ہوا اس گروہ کا کوئی فقیر بندہ سے نہین ملا۔

اٹھارہوان گروہ محمود شاہی - محمود بوبنی سے جاری ہوا - فقیر اس گروہ کے رسی سونج کی باریک گلے مین باندھتے ہین مزار لاہور مین ہے اس سلسلہ سے شاہ منصور اور شاہ محمود گندرحیات اور شاہ محمود ملتانی بہی قادری کہلاتے ہین۔

انیسوان گروہ سدو شاہی - شاہ سدو سے جاری ہوا کہ آپ پیر بہائی اور اور ہمزمانہ بہلول دریائی کے تھے۔

بیسوان گروہ خاکسار - شاہ خاکسار ارم پارہ سے جاری ہوا زیادہ حال ان کا بہی نہین معلوم ہوا

اکیسوان گروہ قاسم شاہی - حاجی قاسم گنگوہی سے جاری ہوا کہ فقیر اس گروہ کے سیاہ رومال رکھتے ہین۔

خانوادہ گاذرونیہ سے کئی گروہ جاری ہوئے۔

اول گروہ زاہدیہ - حضرت خواجہ فخر الدین زاہد سمرقندی سے جاری ہوا کہ خلیفہ خواجہ قطب الدین عبدالمجید کے تھے - وہ خلیفہ خواجہ ابو اسحاق گازرونی قدس سرہ کے سن وفات نہیں ملا -

دوسرا گروہ اویسائی - شاہ اولیا سے جاری ہوا کہ موضع سداپور مین آسودہ ہین اور سلسلہ اپنا خواجہ شیخ احمد سے ملاتے ہین ایک گروہ چشتی نام سے مشہور ہے کسی اور ولایت مین ہوگا -

خانوادہ سقطیہ سے ایک گروہ جاری ہوا اوسے نوریا کہتے ہین حضرت ابوالحسن نوری سے کہ خلیفہ خواجہ سری سقطی کے تھے وفات ان کی ۲۹۵ھ ہجری مین ہوئی عمر شریف ۹۰ برس کی ہتی مرقد بغداد مین ہے -

خانوادہ جنیدیہ - سے کئی گروہ جاری ہوئے -

اول گروہ انصاریہ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری سے جاری ہوا - کہ خلیفہ خواجہ ابوالحسن خرقانی کے تھے وہ خلیفہ شیخ ابوعباس قصاب کے وہ خلیفہ شیخ عبداللہ بحری کے وہ مرید شیخ ابواحمد جریری کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے تھے بتاریخ ۹ ربیع الآخر ۴۸۱ھ ہجری مین وفات پائی مزار ہرات مین ہے -

دوسرا گروہ رفعی - حضرت سید احمد کبیر رفعی سے جاری ہوا کہ خلیفہ جلال الدین قادری کے تھے وہ خلیفہ شیخ ابوالفضیل محمد کے وہ خلیفہ شیخ علی قادری کے وہ خلیفہ سید علے بن ترکان کے وہ خلیفہ شاہ سوہین کے وہ خلیفہ خواجہ ابوبکر شبلی کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے بتاریخ ۲۲ جمادی الاول ۵۷۰ھ ہجری مین وفات پائی -

تیسرا گروہ لسبودیہ - خواجہ احمد لسبوئی سے جاری ہوا - کہ رہنیوالے ترکستان کے اور خلیفہ خواجہ یوسف ہمدانی کے وہ خلیفہ خواجہ ابوعلی فارمدی کے وہ خلیفہ خواجہ ابوالقاسم گرگانی کے وہ مرید ابوعثمان مغربی کے وہ خلیفہ خواجہ ابوعلی کاتب کے وہ خلیفہ خواجہ ابوعلی رودباری کے وہ خلیفہ خواجہ جنید بغدادی کے مزار لسوا علاقہ جیپور مین ہے

خانوادہ طیفوریہ سے کئی گروہ جاری ہوئے

اول گروہ طبقات - حضرت شمس العارفین قدوۃ الواصلین حضرت شاہ

بدیع الدین قطب المدار سے جاری ہوا - کہ خلیفہ حضرت طیفور یہ شامی کے تھے اور مشایخ اعظم
و اولیای ہندوستان سے ہین عجب احوال عجائب اطوار و کرامات بلند و مقامات ارجمند
رکھتے تھے بزرگی حضرت کی زیادہ حد تحریر سے تھی - چنانچہ از روے تحریر کتب صحیحہ اخبار الاخیار
و معارج الولایت و تذکرۃ العاشقین و مناقب الاصفیا وغیرہ سے ثبوت ہے کہ حضرت بارہ
برس تک بمقام صمدیت مین رہے اور کچہہ نہین کہایا اور لباس کہ اوسوقت زیب بدن تہا اوس مین
مین میلا ہوا اور نہ شکستہ ہوا اور احوال روے مبارک کا یہہ تہا کہ جس کی نظر روی مبارک پر
پڑتی تھی سجدہ کنان ہوتا تہا اس وجہ سے آپ نقاب رکہتے تھے صاحب معارج الولایت
کشف النفحات سے نقل کرتے ہین کہ حضرت شاہ مدار کو خرقہ خلافت شیخ عبد اللہ مکی سے
پہونچا تہا - اور اون کو شیخ الجارب مقدسی سے اور اون کو شیخ طیفور شامی سے کہ مرید اور
مصاحب حضرت عیسی علیہ السلام کے تھے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے شیخ طیفور کو ارشاد
کیا تہا کہ تم درمیان کوہستان کے ایک غار مین پنہان رہو جسوقت محمد رسول اللہ پیغمبر آخر الزمان
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہون تم اون سے بیعت کرنا اونہون نے ویسا ہی کیا اور لکہا ہے کہ
حضرت شاہ مدار اویسی تھے یعنے روحانی طور پر جناب سرور عالم سے تربیت پائی تہی اور یہہ بہی
لکہا ہے کہ حضرت جب ہندوستان مین تشریف لائے تو اول زیارت کو خواجہ بزرگ کی اجمیر شریف
مین آئے اور کولا پہاڑی پر اربعین بیٹہے بعد حصول استفادہ حضرت بمقام کالپی تشریف لائے
حضرت شاہ کمال اسرار بدیعی مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت مکن پور مین تشریف لائے اور ایک
مکان واسطے عبادت کے تیار کرایا کہ جو اب روضہ مشہور ہے پہر آپ ملک بنگلہ و بنگالہ مین گئے
ہزاروں آدمی برکت انفاس آپکی سے مشرف باسلام ہوئے اور پہر کوہستان نیپال و بدری
ناتہہ مین بڑے بڑے فقرا اہل ہنود سے مباحثہ ہوا اور بہت سے لوگ بیعت مین آئے اور
جب حضرت واسطے سیر ملک کاٹہیاوار کے تشریف لے گئے تو گرنار پہاڑ پر کہ فقرا اہل ہند
اوس کو متبرک جانتے ہین وہان بہی گذر ہوا مگر ایسا کچہہ معاملہ پیش آیا - کہ بہت سے لوگ مسلمان
ہوئے مثل جوگی کے کہ بعد مین مشرف باسمعیل جوگی کے ہوا اوسکی اولاد سے مسلمان جوگی
موجود ہین اور بہت سے بیعت مین آئے اسیوجہہ سے حضرت شاہ جمن چشتی کو فقرا سرخ پوش

اپنا پیشوا اشمار کرتے ہین - صاحب مخزن الواصلین سال پیدایش حضرت کا ۱۰۹۸ سنہ ھ ۷ م ماہ جمادی الاول روز جمعہ اور نزدیک بعض کے عمر شریف تین سو برس کی اور نزدیک بعض کے دو سو سرسٹھ برس کی اور نزدیک بعض کے دو سو پچاس برس کی تھی اور باتفاق اخبارات وفات حضرت کی ۸۴۰ سنہ ھ مین ہوئی مزار درگاہ در و در حمت ملک عرب مین ہے آپنے پانچ خلیفہ کیے اول سید جمن جتی کہ ان پیرو دیوانگان کہلاتے ہین اور باون نام سے مشہور ہین مثل دیوانگان حسینی و دیوانگان سلطانی و دیوانگان رشیدی کے خواجہ محمد رشید سے کہ مرید خواجہ محمد تقی کے تھے وہ مرید سید بدرالدین محمد الحسین البخاری کے وہ مرید حاجی حرمین شریفین خواجہ ابایزید کے وہ مرید شاہ فخرالدین زندہ دل کے وہ مرید حضرت جمن جتی کے وہ خلیفہ پیر شاہ مدار کے بتاریخ ۵ ربیع ماہ محرم ۱۰۵۵ سنہ ہجری مین وفات پائی دوسرے خلیفہ سید اجمل خلیفہ شاہ مدار کے وہ خلیفہ طیفور شامی کے وہ مرید عین الدین شامی کے وہ مرید حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعض درویش اجملی تنفاوتی سلسلہ اپنا جناب علی کرم اللہ وجہہ سے اس طرح ملاتے ہین - یعنی سید احمد کالپوی مرید میر سید محمد کالپوی کے وہ مرید شیخ مخدوم جمال اولیا کالپوی کے وہ مرید شیخ قیام الدین کے وہ مرید شیخ قطب الدین کے وہ مرید سید شاہ عبدالقادر شاہ جلال کے وہ مرید سید مبارک کے وہ مرید سید اجمل بہرایچی کے وہ مرید حضرت بدیع الدین پیر شاہ مدار کے وہ مرید سید شاہ عبداللہ شامی کے وہ مرید حضرت عین الدین شامی کے وہ مرید حضرت یمین الدین شامی کے دمرید و خلیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے -

تیسرے خلیفہ کے فقیر طالبان مشہور ہین

ان کے دو فرقہ ہین چوتھے خلیفہ کے فقیر قادوان کہلاتے ہین اور چہارم نام سے مشہور ہین پانچوین خلیفہ مدار صاحب کے قاضی مظاہر ان کے مریدی کی کیفیت صاحب سیر الفقرا اس طرح پر تحریر کرتے ہین کہ قاضی صاحب معہ بہتر کتب و دیگر اسباب ضروری کیواسطے مباحثہ شرعی کے مکن پور مین آئے مگر قدرت خدا سے ایسی ندی کہ متصل مکن پور کے ہے شتر بار برداری جب اوس مین اوترا تو ندی نے جوش ملا کل اسباب بہیگ گیا - جب

قاضی صاحب روبرو مدار صاحب کے آئے اور محبت پیش کی اوس پر حضرت نے فرمایا۔
کہ بابا اپنی کتاب دیکھو۔ جو لکھا ہے۔ حق ہے زبانی باتون سے کیا فایدہ قاضی جی نے موجب
ارشاد والا کے کتب دیکھین غرض کہ جس جگہ اللہ اور محمد لکہا تہا۔ وہ موجود تہا باقی حروف
ندارد تہے قاضی جی صاحب یہہ ماجرا دیکھکر متعجب ہوئے اور بیعت کی چنانچہ وہ کتب منور حجرہ
شریف مین موجود ہین ان کے طالب عاشقان کہلاتے ہین۔

اول عاشقان امام نوروزی شاہ امام نوروز سے سنا ہے کہ یہہ ہندوستان
مین جہاد کرنے آئے تہے۔ بعد ملازمت بابا کپور گوالیاری کے پادشاہی چہوڑکر فقیری اختیار
کی اور کل ترک شاہی مرشد کے نظر کیا اونہون نے وہ سامان اپنے مریدون کو تقسیم فرمایا
اوسی روز سے تیقاتی فقیر یہہ سامان رکہتے ہین سلسلہ حضرت کا اس طرح ہے یعنی سید امام
نوروز خلیفہ بابا کپور کے اور وہ مرید سید شاہ راجی کے وہ مرید قاضی حمید الدین کے وہ مرید
قاضی مطاہر کے وہ خلیفہ شاہ مدار کے۔

دوسرے عاشقان سوختہ شاہی ۔ سید خاکسار خاگینہ پانی ہے کہ خلیفہ بابا کپو
کے تہے یہہ وقت اشتہا کے سوختہ کہایا کرتے تہے ملک دکن مین ان کی اوصاف حمیدہ مشہور
ہین جائے خلافت اس گروہ کا قصبہ شرف آباد ہے مگر اب بسبب حسن اعتقاد رئیس بہوپال
کے ایام برشکال خلیفہ صاحب قصبہ چین پور باڑی مین بسر فرماتے ہین باقی آٹہہ ماہ اطراف ہند
مین دورہ کرتے ہین اور مقدمات فقر آپ کے روبروپیش ہوتے ہین اور ادن احکامات موافق
حکم کتاب اللہ و رسول اللہ نافذ ہوکر جزا و سزا دیجاتی ہے اور ہزارون بے پیر شرف مریدی ہوتے
ہین یہہ خلیفہ صاحب ستار پیر اور پادشاہ فقرا کہلاتے ہین ان کی نگس رانی سورجپل سے ہوتی
ہے بخلاف دیگر فقیر ہند کے ان صاحبان مین میان قادر علی شاہ ستار کہ اس فقیر کو بہی اون
کی خدمت مین نیاز حاصل تہا معصوم صفت اور فرشتہ خصلت اور غوث وقت تہے تعلیم
اون کے ہان بہی اس طرح ہے ذکر خفی کے یعنے زاہد کو چاہیے کہ اول دوزانو بیٹہے اور
سر کو جانب کتف راست کے لاوے اور بغیر حرکت زبان کے لفظ اللہ کو خفی اوپر دل کے ضرب کرے
اور پہر اللہ اللہ کہکر جلدی جلدی ایک ہزار مرتبہ ضرب کرے ہزار بار اسیطرح کیا کرے ناغہ

بتکرار انشاء اللہ تعالی آئینہ دل مصفا ہوگا المومن مرآۃ المومن منہ دکھائی دیگا ۔ جبتک اپنے مین خود نمائی ہے ہمیشہ اپنے سے جدائی ہے اس مین قید وضو کی نہین ہے اگر کرے تو بہتر ہے ۔ مگر حاجت غسل مین سنچا ہے وفات حضرت کی ۱۲۰۵ھ مین ہوئی مزار بلاری مین ہے اون کے بعد سجادہ نشین میان صادق علیشاہ ستار ہوئے یہہ صاحب شیر دل اور جفاکش شب خیز آدمی ہین ۔ عالم سیاحی مین ہین اور یہہ باہم رہے ہین ۔

تیسرے عاشقان کمر بستہ ۔ حضرت شاہ درگاہی کمربست سے کہ خلیفہ بابا کپور کے تھے ۔

چوتھے عاشقان لعل شہبازی ۔ شاہ امان اللہ درویش دہلوی سے یہہ خلیفہ بابا کپور کے تھے

پانچوین عاشقان باباگوپالی ۔ گوپال درویش سے ۔

چھٹی عاشقان مکھا شاہی ۔ میران مکھا اولیا سے کہ خلیفہ بابا کپور کے تھے ۔

ساتوین عاشقان کلامی ۔ شاہ معروف کلامی سے کہ خلیفہ امام نورور کے تھے اور شاہ فنا درویش کہ خلیفہ امام نوروز کے تھے اون سے سلسلہ نوروز ہے ۔

آٹھوین عاشقان کمال قادری ۔ حضرت مولانا شیخ کمال الدین قادری قرشی سے جاری ہوا ۔ کہ کمالات ظاہری و باطنی رکھتے تھے اور سیر الفقرا اور ریاض الفقرا آپ کی تصنیفات سے ہین اس گروہ کے فقیر خوب عبادت کرتے ہین میان لہورشاہ سجادہ نشین میان دھونسہ شاہ کو مینے بہی دیکہا ہے اچھے فقیر ہین اور اون کے پیر بہائی میان رحیم شاہ اور اون کے مرید جہان گیر مرزا تیموری بہی کامل فقیر تھے ۔

نوین عاشقان کریم شاہی ۔ شیخ کریم الدین سے کہ خلیفہ شیخ کمال الدین کے تھے اون سے جاری ہوا ۔ اس گروہ کے فقیر ملک اودہ مین بکثرت ہین ۔

گروہ سطاریہ ۔ حضرت خواجہ عبد اللہ شطاری سے جاری ہوا ۔ کہ خلیفہ شیخ محمد طیفور کے تھے وہ خلیفہ شیخ محمد عاشق خدا کے وہ خلیفہ شیخ خدا قلی کے وہ خلیفہ پدر خود محمد خدا قلی کے اور وہ خلیفہ خواجہ ابو الحسن خرقانی کے وہ خلیفہ خواجہ ابو المظفر مولا ترک الطوسی کے ۔ وہ خلیفہ ابی یزید العشقی کے وہ مرید خواجہ محمد مغربی کے وہ خلیفہ خواجہ بایزید بسطامی کے

[illegible] ہجری مین وفات پائی مزار قلعہ منڈو مین ہے سلسلہ مداریہ کاتب الحروف کترین
کو خرقہ مرزا روشن بخت گورگانی سے پہونچا - اون کو حضرت میر محمدی دہلوی سے پہونچا -
اون کو اون کے ماموں سید فتح علیشاہ دہلوی سے اون کو سید عیوض خان شہید سے
اون کو سید عبدالکریم محقق سے اون کو سید تاج الدین سے اون کو سید شرف الدین سے
اون کو شاہ مصطفے صوفی سے اون کو شاہ داد عارف سے اون کو بندگی شاہ پیرن سلطان سے
اون کو شیخ حامد منجہن گوشہ نشین سے اون کو خواجہ اسحاق محدث گوشہ نشین سے اونکو داود سے
اون کو سید صدر الدین سے اون کو مخدوم جہانیان جہان گشت سے اونکو حضرت سید بدیع الدین
شاہ مدار سے اون کو طیفور شامی سے اون کو خواجہ حبیب عجمی سے اون کو خواجہ کمیل بن زیاد سے
اون کو حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے سلسلہ رفاعی کاتب الحروف یعنے
مخدوم جہانیان جہان گشت کو خرقہ خلافت سید شمس الدین سے پہونچا - اون کو سید اسمعیل
بن ابراہیم جبری سے اون کو شیخ صباعی محمد سے اون کو شیخ برہان الدین علوی سے انکو
شیخ شریف الحسن ثمرقندی سے اون کو شیخ حسن رفاعی سے اون کو شیخ احمد رفاعی سے اون کو
شیخ محمد رفاعی سے اون کو شیخ نجم الدین رفاعی سے اون کو شیخ قطب الدین ابی حسن علی رفاعی
سے اون شیخ محی الدین ابراہیم علی رفاعی سے اون کو شیخ مہذب الدین رفاعی سے اون کو
سید صیف الدین رفاعی سے اون کو شیخ العارفین سید احمد کبیر رفاعی سے قدس اللہ اسرار
ہمان تاریخ وفات سید فتح علی شاہ انتخاب سلف ہے -

بیان خاندان نقشبندیہ کا

یہہ گروہ - حضرت محمد قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے
جاری ہوا فقیر اس گروہ کے باکمال اور عبادت مین شہرہ آفاق ہوتے ہین اب اس گروہ
کے فقیر تین نام سے پکارے جاتے ہین -
ایک نقشبندیہ دوسرے نقشبندیہ مجددیہ -
یہ لفظ مجددیہ بعد حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی قدس سرہ کے جاری ہوا - کہ وفات حضرت
کی بروز سہ شنبہ وقت صبح سلخ صفر ۱۰۳۴ ہجری مین ہوئی

تیسرے ابوالعلائی - آپ کا ذکر آگے آویگا۔

خاندان مجددیہ ہیں - حضرت عبداللہ المعروف بہ شاہ غلام شاہ دہلوی قدس سرہ قطب وقت اور شیخ الاحد گذرے ہیں - ۱۲۴۰ھ میں دنیا سے سفر فرمایا۔ سلسلہ حضرت کا نقشبندیہ مجددیہ اس طرح پر ہے یعنے حضرت عبداللہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ سجادہ نشین حضرت مرزا مظہر جان جاناں دہلوی قدس سرہ کے کہ وفات حضرت مرزا صاحب قدس سرہ کی ۱۱۹۵ھ ہجری میں ہوئی مرزا صاحب مرید حضرت سید نور محمد بدیوانی کے وہ مرید حضرت شیخ سیف الدین کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد مکنکی کے وہ مرید حضرت مولانا درویش محمد کے وہ مرید حضرت مولانا زاہد ولی کے وہ مرید حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہٗ کے کے وہ مرید حضرت مولانا یعقوب چرخی کے وہ مرید حضرت خواجہ علاء الدین عطار کے وہ مرید حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کے وفات انکی ۷۹۱ھ میں ہوئی یہ مرید حضرت امیر کلال کے وہ مرید حضرت خواجہ بابا سماسی کے وہ مرید حضرت خواجہ عزیز علی رامتینی کے وہ مرید حضرت محمود فغنوی کے وہ مرید حضرت محمد عارف ریوگری کے وہ مرید حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابو علی فارمدی کے وہ مرید حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی کے وہ مرید حضرت خواجہ بایزید بسطامی کے وہ مرید حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے وہ مرید حضرت قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وہ مرید حضرت سلمان فارسی کے وہ مرید حضرت امیر المومنین اسد اللہ غالب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے وہ خاتم الانبیاء والخلفا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کے۔

اور سلسلہ مداریہ کہ اب اویسی طبقاتیہ کہتے ہیں

اس طرح پر ہے یعنی حضرت عبداللہ شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہ مرید حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ عبدالاحد شاہ

شاہ گل کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت سید بڈھن بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت شمس العارفین بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ کے وہ مرید حضرت طیفور شامی بایزید بسطامی کے وہ مرید حضرت عین الدین شامی کے وہ مرید حضرت عبد اللہ علم بردار کے وہ مرید حضرت مشکل کشائے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے۔

اور سلسلہ سہروردیہ اس طرح پر ہے

یعنے حضرت عبد اللہ شاہ غلام علی دہلوی مرید مرزا مظہر جان جانان کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید شیخ عبد الاحد معروف بشاہ گل کے وہ مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ احمد کے مجدد الف ثانی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ درویش بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت سید بڈھن بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید اجمل بہرائچی کے وہ مرید حضرت سید جلال الدین بخاری کے وہ مرید حضرت رکن الدین رکن عالم کے وہ مرید حضرت شیخ صدر الدین کے وہ مرید حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی کے وہ مرید حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے۔

اور سلسلہ صابریہ حضرت غلام علیشاہ دہلوی کا اس طرح پر ہے

یعنے حضرت مرید مرزا مظہر جان جانان دہلوی کے قدس سرہ العزیز وہ مرید حضرت سید نور محمد کے وہ مرید حضرت شیخ سیف الدین کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت مخدوم عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عارف کے وہ مرید حضرت شیخ احمد رودلوی کے وہ مرید حضرت مخدوم جلال الدین

کبیر الاولیا پانی پتی کے وہ مرید حضرت شاہ ولایت ترک شمس الدین پانی پتی کے وہ مرید حضرت مخدوم الاولیا خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر قدس سرہ کے ۔

اور سلسلہ نظامیہ حضرت عبد اللہ غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے

یعنے حضرت مرید مرزا مظہر جان جاناں کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عبد الاحد کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت درویش محمد بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت شیخ سعد اللہ کے وہ مرید حضرت شیخ فتح اللہ کے وہ مرید حضرت شیخ صدر الدین طبیب کے وہ مرید حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا کے ۔

اور سلسلہ دوسرا نظامیہ اس طرح پر ہے

کہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ مرید حضرت مرزا جان جاناں کے وہ مرید حضرت شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید حضرت درویش محمد بن قاسم اودہی کے وہ مرید حضرت شیخ بن حکیم اودہی کے وہ مرید حضرت سید صدر الدین اودہی کے وہ مرید حضرت سید محمد گیسو دراز دہلوی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی کے وہ مرید حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ کے ۔ اور سلسلہ تیسرا نظامیہ اس طرح پر ہے

یعنے حضرت غلام علی شاہ دہلوی مرید مرزا مظہر جان جاناں کے وہ مرید سید نور محمد کے وہ مرید شیخ سیف الدین کے وہ مرید خواجہ محمد معصوم کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید شیخ عبد الاحد کے وہ مرید شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید حضرت شیخ عبد القدوس کے وہ مرید شیخ درویش محمد دہلوی کے وہ مرید سید بڈھن بہرائچی کے

وہ مرید حضرت سید اجمل بہڑائچی کے وہ مرید حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کے وہ
مرید حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلوی قدس سرہ کے۔

اور سلسلہ قادریہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے
کہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی قدس سرہ کا مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد
الف ثانی کے وہ مرید مخدوم عبد الاحد کے وہ مرید خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت شیخ
عبد القدوس گنگوہی وہ مرید حضرت ابراہیم حسنی کے وہ مرید حضرت احمد جلبی کے وہ مرید حضرت
شاہ موسیٰ کے وہ مرید حضرت عبد القادر کے وہ مرید حضرت محمد حسن کے وہ مرید حضرت ابو النصر
کے وہ مرید ابو صالح کے وہ مرید حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی سید عبد القادر گیلانی قدس سرہ کے

اور دوسرا سلسلہ قادریہ حضرت غلام علیشاہ دہلوی قدس سرہ کا اس طرح پر ہے
کہ حضرت مرید مرزا جان جاناں کے وہ مرید شیخ محمد عابد کے وہ مرید حضرت عبد الاحد کے
وہ مرید حضرت خواجہ محمد سعید کے وہ مرید حضرت مجدد الف ثانی کے وہ مرید حضرت شاہ سکندر
کے وہ مرید حضرت سید شاہ کمال کیتھلی کے وہ مرید حضرت سید شاہ فضیل کے وہ مرید حضرت
سید گدا رحمن ثانی کے وہ مرید سید شمس الدین عارف کے وہ مرید حضرت سید ابو الفضل کے
وہ مرید سید گدا رحمن اول کے وہ مرید حضرت سید شمس الدین صحرائی کے وہ مرید سید
عقیل کے وہ مرید سید بہاؤ الدین کے وہ مرید حضرت سید عبد الوہاب کے وہ مرید
حضرت شرف الدین قتال کے وہ مرید حضرت سید الآفاق سید عبد الرزاق کے وہ
مرید حضرت پیران پیر دستگیر سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ کے تھے۔

اور سلسلہ قلندریہ حضرت غلام علی شاہ دہلوی کا اس طرح پر ہے
یعنے حضرت مرید مرزا جان جاناں کے وہ مرید شیخ محمد عابد کے وہ مرید شیخ عبد الاحد کے
وہ مرید شیخ رکن الدین گنگوہی کے وہ مرید شیخ عبد القدوس گنگوہی کے وہ مرید شیخ عبد السلام
شاہ علے کے وہ مرید شاہ محمد بن قطب الدین جونپوری کے وہ مرید حضرت
ذواب الدین بن شبادل کے وہ مرید سید نجم الدین قلندر کے وہ مرید سید خضر

رومی کے وہ مرید حضرت عبد العزیز کی کے اور سلسلہ صابریہ مجددشاہ عبد القدوس
تا حضرت مخدوم علی احمد صابر صاحب شجرہ راقم بین دیکھئے غلام حضرت علی شاہ صاحب
دہلوی نور اللہ مرقدہ سے ہزاروں آدمی فیضیاب ہوئے اور بہتون کو خرقہ خلافت عطا فرمایا
اون بین سے ایک تو افضل الفضلا عمدۃ الفقرا حافظ کلام ربانی حاجی حرمین شریفین
مولانا محمد حسین کیرانوی نقشبندی مجددی قدس سرہ شاگرد رشید حضرت مولانا
شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرۃ العزیز کے کہ بتاریخ ۲۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۱ ہجری بین وفات
پائی مزار قصبہ کرانہ ضلع مظفر نگر مین مشہور بباغ قاضی جو اور درگاہ حضرت امام صاحب بین
فقیر کا تیار کرایا ہوا موجود ہے ۔

یہہ فقیر کاتب الحروف احمد اختر بھی اون کے فیضان ظاہری اور باطنی سے مشرف ہوکر
سلسلہا سے مرقوم الصدر بین اجازت یافتہ ہے مگر یہہ اون کی عنایت کا سبب تہا ۔ ورنہ
یہہ فقیر حقیر گناہ گار فقید الاستعداد سلائق نہ تہا ۔ نہ اب ہے ۔

اور خلیفہ حضرت شاہ غلام علیشاہ دہلوی قدس سرہ کے حضرت شاہ ابوسعید صاحب
قدس سرہ سجادہ نشین حضرت کے نہایت بزرگ گذرے ہین آپ کے بعد حضرت شاہ
احمد سعید ۔ صاحب سجادہ نشین ہوئے اور آپ کے بعد سجادہ نشین اور مرید آپ کے
حضرت مولانا مولوی ولی النبی صاحب سلمہ اللہ لولی القوی اب موجود ہین ۔
یہ حضرت بھی فی زماننا وحید العصر ہین ۔ آپ کی ذات بابرکات سے بھی ہزاروں آدمی فیضیاب ہیں

اور سلسلہ بین حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کا سلسلہ نقشبندیہ

اس طرح ملتا ہے کہ حضرت مرید اپنے والد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے وہ مرید مولانا
شاہ عبد الرحیم قدس سرہ کے وہ مرید سید عبد اللہ کے وہ مرید سید آدم بنوری کے وہ مرید
شیخ احمد سرہندی کے وہ مرید حضرت خواجہ باقی باللہ دہلوے قدس سرہ العزیز کے ۔

اور سلسلہ قادریہ مولانا مبرور کا اس طرح پر ہے

یعنی وہ حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت شیخ عبد الاحد کے وہ مرید

شیخ المشایخ حضرت شاہ کمال کے وہ مرید حضرت سید فضیل کے وہ مرید حضرت سید شمس الدین صحرائی کے وہ مرید حضرت سید عقیل کے وہ مرید سید بہاء الدین کے وہ مرید حضرت سید عبدالوہاب کے وہ مرید حضرت شرف الدین قتال کے وہ مرید حضرت سید السادات حضرت سید عبدالرزاق کے وہ مرید حضرت پیران پیر دستگیر قدس اللہ سرہ کے۔

گروہ ابوالعلائی حضرت سید امیر ابوالعلا نقشبندی اکبرآبادی قدس سرہ سے جاری ہوا

کہ کامل وقت گذرے ہین بروز دوشنبہ بتاریخ ۹ ماہ صفر ۱۰۶۱ ہجری مین وفات ہوئی مزار اکبرآباد مین ہے اس گروہ مین حضرت شیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور خواجہ ابوالبرکات بھی اچھے شخص گذرے ہین۔

سلسلہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرید قدس سرہ کا اس طرح پر ہے یعنے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مرید شیخ عبدالرحیم دہلوی کے وہ مرید حضرت ابوالقاسم کے وہ مرید ملا ولی محمد کے وہ مرید حضرت سید ابوالعلا اکبرآبادی قدس سرہ کے وہ مرید حضرت خواجہ امیر عبداللہ قدس سرہ کے وہ مرید خواجہ یحیی کے وہ مرید خواجہ عبدالحق کے وہ مرید خواجہ احرار کے وہ مرید مولانا یعقوب چرخی کے وہ مرید خواجہ علاؤالدین عطار کے وہ مرید خواجہ بہاؤالدین نقشبند کے۔

اور سلسلہ خواجہ ابوالبرکات کا یہ ہے۔

یعنے حضرت خواجہ ابوالبرکات مرید خواجہ رکن الدین کے وہ مرید خواجہ برہان الدین وہ مرید خواجہ زاہدالدین کے وہ مرید خواجہ محمد دوست کے وہ مرید حضرت شمس العارفین قدوۃ السالکین حضرت سید ابوالعلی اکبرآبادی قدس سرہ کے۔

بعضے فقیر نقشبندیہ جو گدائی کرتے ہین اون کا یہ طریق ہے کہ وقت شب چراغ روشن ہاتھ مین لیکر مناقب پڑھتے ہین اور کوچہ و بازار مین گشت کرتے ہین۔ فایدہ ہر ایک خاندان سے جو فقیر گدائی کرتے ہین وہ بیاہ شادی بھی اونہی لوگون مین کرتے ہین۔ کہ جو فقیر گدائی کرتے ہین

ایک نیا گروہ عارف شاہی کے نام سے مشہور ہوا ہے
اس گروہ مین بھی بہت سے لوگ شامل ہین - یہ فقیر ضلع میرٹھ اور مظفر نگر اور بجنور مین بکثرت مین کہتے ہین کہ سید عارف شاہ اثنا عشری ساکن موضع سیس پور ضلع بجنور کے تھے اونھون نے پہلے تو مسلمان جوگیون کو مونڈا جوگیون کی کیفیت دوسرے حصے مین درج ہے - بعد مین اور لوگ بھی شامل ہوئے مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ عارف شاہ کو خرقہ درویشی کس خاندان سے پہونچا - اور کیونکر یہ کسی فقیر کے قائل ہوئے - اور جو فقیر اس گروہ کے ملتے ہین وہ سلسلہ اپنا سید عارف شاہ تک ملاتے ہین - آگے لاعلمی بیان کرتے ہین - قبر اون کی درگاہ علی جی نواح دہلی مین ہے - وہان کے لوگ اسے جھٹے والی کی درگاہ رکھتے ہین -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرہ نظامیہ فقیر مولف کتاب ہذا

اوّل - حضرت محمد مصطفےٰ صلوٰۃ اللہ علیہ السلام وفات روز دوشنبہ ۱۲ ربیع اول سلھ ہجری مدفن مدینہ منورا مین حجرہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا - آپ کے خلیفہ یہہ ہین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت طلحہ قدس سرہ حضرت زبیر قدس سرہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح حضرت بن وقاص حضرت سعید حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؞

(۲) حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ وفات بروز دوشنبہ ۲۱ رمضان سنہ ہجری مدفن نجف اشرف مین آپ کے خلیفہ یہہ ہین -
حضرت امام حسن رضی اللہ تعالےٰ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت خواجہ حسن بصری حضرت خواجہ کمیل بن زیادہ حضرت سلمان فارسی حضرت بدالونی قلندر

خواجہ اویس قرنی و قاضی ابوالمقدام شریح و یمین الدین شامی ۔

(۳) حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ وفات روز جمعہ ۴ ماہ محرم ۱۱۰ھ مزار در بصرہ
مین آپ کے خلیفہ یہہ ہین ۔

خواجہ عبدالواحد بن خواجہ حبیب عجمی و شیخ عتبہ و شیخ محمد واسع و رابع بصری و ابن سیرین

(۴) حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ تاریخ وفات ۲۷ ماہ صفر ۱۷۶ھ ہجری مزار
بصرہ مین حضرت خواجہ فضیل بن عیاض ۔

(۵) حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ وفات روز جمعہ ۳ ربیع الاول یا ۱۰ ربیع الاول
یا محرم ۱۸۷ھ ہجری مدفن مکہ معظمہ مین خلفاء آپ کے یہہ ہین ۔

سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی شیخ محمد شیرازی ۔ خواجہ بشر حافی شیخ ابی رجا عطار خواجہ
عبداللہ سیاری ۔

(۶) حضرت سلطان ابراہیم بلخی وفات شب جمعہ ۲۸ یا ۲۶ جمادی الاول یا غرہ شوال
۲۶۲ھ مدفن ملک شام قریب مزار لوط علیہ السلام ۔ خلفاء آپ کے یہہ ہین ۔

خواجہ حذیفہ مرعشی ۔ خواجہ شقیق بلخی قدس اللہ اسرارہم ۔

(۷) حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی ۱۴ ربیع الاول ماہ شوال ۲۷۶ھ یا ۲۵۲ ۔
خلیفہ آپکے خواجہ ہبیرۃ البصری ۔

(۸) حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری وفات ۷ و ۱۸ ماہ شوال ۲۷۹ھ ہجری مزار در بصرہ مین
خلیفہ آپکے خواجہ ممشاد علو دینوری ۔

(۹) حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری وفات ۱۴ یا ۱۴ محرم ۲۹۸ھ و ۲۹۹ مزار قصبہ دینور
مین خلیفہ آپ آپکے یہہ ہین خواجہ ابواحمد بغدادی و خواجہ ابومحمد خواجہ ابواسحاق و خواجہ
اسود احمد دینوری ۔

(۱۰) خواجہ ابواسحاق چشتی ۱۴ ربیع الثانی ۳۲۰ھ مدفن شہر عکہ بلاد شام خلیفہ آپکے
خواجہ ابواحمد بغدادی و خواجہ ابواحمد بغدادی و خواجہ ابومحمد خواجہ تاج الدین و خواجہ
ابویوسف خواجہ مودود و خواجہ حاجی ۔

(۱۱) خواجہ ابو احمد ابدال چشتی غرہ یا یکم جمادی الاخر ۳۵۵ھ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپکے
یہہ ہین خواجہ ابو محمد پسر حضرت و خواجہ محمد خدا بندہ۔

(۱۲) خواجہ محمد چشتی ۱۴ رجب ۴۱۱ھ و ۴۲۱ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپکے خواجہ ابو یوسف چشتی تھا

(۱۳) خواجہ ابو یوسف چشتی ۳ ریا ۲۶ رجب ۴۵۹ھ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپ کے خواجہ
مودود چشتی و خواجہ عبد اللہ انصاری۔

(۱۴) مودود چشتی غرہ رجب ۵۲۷ھ یا ۵۲۰ مزار قصبہ چشت مین خلیفہ آپ کے یہہ ہین خواجہ
ابی احمد بن حضرت و حاجی شریف زندنی و شاہ سلیمان و خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ
و خواجہ ابو الحسن خرقانی و خواجہ شیخ حسن تبتی و خواجہ احمد بدرون و ابو نصر شکیبان
زاہد خواجہ سبز پوش۔

(۱۵) خواجہ حاجی شریف زندنی وفات ۳ و یا ۱۰ رجب ۶۱۲ھ و ۶۲۰ مزار دوزندہ نہ علاقہ
بخارا مین خلیفہ آپ کے یہہ ہین۔
خواجہ عثمان ہارونی کہ طریق کلاہ چارترکی حضرت ہی سے جاری ہوا ہے۔

(۱۶) خواجہ عثمان ہارونی وفات ۶ ماہ شوال ۶۰۳ھ و ۶۱۷ مزار مکہ معظمہ آپکے خلیفہ یہہ ہین
خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی و خواجہ نجم الدین صغرا و خواجہ شیخ سعد منکوبی خواجہ
محمد ترک۔

(۱۷) خواجہ معین الدین چشتی وفات روز دوشنبہ ۶ ماہ رجب ۶۳۲ھ و ۶۳۳ مزار شریف
اجمیر مین ہے خلفا آپ کے یہہ ہین۔
خواجہ معین الدین بختیار کاکی و خواجہ فخر الدین و شیخ حمید الدین صوفی و شیخ برہان الدین
و شیخ احمد و شیخ محسن و خواجہ سلیمان غازی و شیخ شمس الدین و خواجہ حسن خیاط و شیخ
صدر الدین کرمانی و شیخ محمد ترک نارنولی و شیخ علی سنجری و خواجہ یادگار و شیخ
وحید و سلطان مسعود غازی و پیر کریم سیلونی و شاہ عبد احمد کرمانی و شیخ متاکاوی بلی
حافظ و جیپال جوگی معروف عبد اللہ۔

(۱۸) خواجہ قطب الدین وفات روز دوشنبہ ۱۴ ربیع الاول ۶۳۴ھ و ۶۳۳ مزار شریف

دہلی کہنہ مین مشہور ہے اور خلفائے کرام آپ کے یہہ ہین۔
خواجہ فرید الدین گنج شکر و شیخ بدر الدین غزنوی و شیخ برہان الدین بلخی و شیخ ضیاء الدین رومی و سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی و شیخ حسین و شیخ فرزخ و شیخ احمد تماجی و شیخ بابا سنجری بحر ور و مولانا فخر الدین حلوائی و شیخ بدر الدین موتاب و شاہ حضرت قلندر و شاہ ابو القاسم تبریزی و شیخ نظام الدین ابو المؤید و مولانا برہان الدین و شیخ سعد الدین و شیخ محمد سلطان و نصیر الدین غازی و مولانا محمد عاجزی و شیخ محمود بہاری و شیخ سعد الدین و شیخ نجم الدین قلندر و شیخ سراج الدین موتاب

(۱۹) حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر وفات روز سہ شنبہ ۵ محرم ۶۶۴ھ و ۶۶۴ و ۶۹۰ مزار شریف پاک پٹن مین خلیفہ آپ کے یہہ ہین
سلطان المشایخ۔ خواجہ نظام الدین و خواجہ علی احمد صابر و جمال الدین ہانسوی و بدر الدین سلیمان و شہاب گنج عالم و نظام الدین یعقوب و شیخ نصیر الدین پسران حضرت بدر الدین اسحاق غزنوی و شیخ بارو و شیخ دہنی و نجم الدین و شقی و شیخ شکر ریز و شیخ علی شکر باران و شیخ یوسف [illegible] برہان الدین [illegible] شیخ محمد شاہ [illegible] و مولانا محمد [illegible] و مولانا علی بہار و برہان الدین غریب سید محمد رکن الدین و شیخ جلال الدین و شیخ داؤد پالہی و شیخ صدر دیوانہ ذکریا سندہی و شیخ عارف سیستانی و شیخ نجم الدین متوکل برادر حضرت و شیخ جمال عاشق و منتخب الدین۔

(۲۰) خواجہ حضرت نظام الدین وفات روز چہار شنبہ ۱۸ ربیع الآخر ۷۲۵ھ مزار شریف نواح دہلی مین معروف بہ بستی درگاہ حضرت نظام الدین ہے۔ خلیفہ آپکے یہہ ہین۔
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی و شیخ سراج الدین عثمانی و شیخ قطب الدین منور و شیخ حسام الدین ملتانی و امیر خسرو دہلوی و شیخ برہان الدین غریب و مولانا جمال الدین نصرت خانی و مولانا فخر الدین و مولانا ابو بکر منڈوہی و مولانا فخر الدین مروزی و مولانا علم الدین نیلی و مولانا وجیہ الدین یوسف و مولانا شہاب الدین امام و مولانا شیخ محمد و مولانا وجیہ الدین پائلی و قاضی محی الدین کاشانی و مولانا فصیح الدین و مولانا شمس الدین یحییٰ

و خواجہ کریم الدین سمرقندی و شیخ جلال الدین اودہی و مولانا جمال الدین و قاضی شرف الدین
و مولانا کمال الدین یعقوب و مولانا بہاء الدین و شیخ مبارک و خواجہ معز الدین و خواجہ
ضیاء الدین برنی و شیخ تاج الدین نادری و مولانا موید الدین انصاری و خواجہ شمس الدین
ہمشیرہ زادہ خسرو و نظام الدین تبریزی و خواجہ سالار و شیخ فخر الدین میرٹھی و شیخ
علاؤ الدین اندپتی و شیخ شہاب الدین کنتوری و مولانا حجۃ الدین ملتانی و شیخ بدر الدین
محبوب و شیخ شمس الدین دباری و خواجہ یوسف بداونی و شیخ لطیف الدین و شیخ
نجم الدین و حاجی احمد بدایونی و عبد الرحمن سارنگ پوری و شیخ رکن الدین جنیری
و شیخ بدر الدین قوار و شیخ سراج الدین حافظ و قاضی شاد علی و مولانا قوام الدین یکمانی
و مولانا برہان الدین ساوری و مولانا جمال الدین اودہی و شیخ نظام الدین مولے و خواجہ
تقی الدین خواہرزادہ حضرت و قاضی عبد الکریم قدوئی و سید محمد کرمانی و قاضی
قوام الدین قدوری و مولانا علی شاہ جاندار و سید یوسف حسنی و حمید شاعر قلندر و
امیر حسن علائی سجزی و قاضی فخر الدین بجنوری۔

(۲۱) حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی وفات شب جمعہ ۱۸ رو یا ۱۲ ر رمضان المبارک
۷۵۷ھ مزار حضرت نواح دہلی میں مشہور ہے۔ درگاہ چراغ دہلی کہ شہر سے سات کوس ہے
اور آپ کے خلیفہ یہ ہیں۔

سید محمد گیسودراز و خواجہ کمال الدین میر سید محمود ملکزادہ احمد و مولانا معین الدین
عمرانی و میر سید علاؤ الدین برادر زادہ مخدوم جلال ترک جہانیاں جہان گشت و شیخ
یوسف صاحب تحفۃ النصائح و محمود و جیہہ ادیب و سید علاؤ الدین کشوری و قاضی محمد ساوی
فاضل و شیخ سلیمان اودہی و شیخ محمد متوکل کنتوری و شیخ دانیال و شیخ قوام الدین و قاضی
عبد المقتدر و مولانا خواجگی و مولانا احمد تھانیسری و شیخ زین الدین خواہرزادہ حضرت و شیخ
صدر الدین حکیم و سعد الدین کیسہ دار +

(۲۲) حضرت خواجہ کمال الدین وفات ۲۷ شوال ۷۵۶ھ جائے مدفن چراغ دہلی میں خلیفہ
آپکے خواجہ سراج الدین پسر حضرت۔

HL:- 12634(B) PNo:-14213

(۲۳) حضرت خواجہ سراج الدین وفات یکم جمادی الاول مین ہوئی مزار پیران پٹن مین۔
خلیفہ آپکے خواجہ علم الحق والدین۔

(۲۴) حضرت خواجہ علم الحق والدین چشتی وفات ۲۶ ر ماہ صفر مزار آپ کا پیران پٹن میں
خلیفہ خواجہ شیخ راجن۔

(۲۵) حضرت خواجہ شیخ راجن وفات آپکی ۲۲ ربیع الاول مین مزار آپ کا پیران پٹن
مین ہے خلیفہ آپ کے شیخ جمال الدین۔

(۲۶) خواجہ شیخ جمال الدین وفات آپکی ۹ ربیع الاول سنہ ۹ مزار آپکا پیران پٹن مین ہے
خلیفہ آپ کے شیخ محمد حسن محمد صاحب ہین۔

(۲۷) خواجہ شیخ حسن محمد صاحب وفات آپکی ۲۸ ذیقعدہ سنہ ھ مزار ملک گجرات مین۔

(۲۸) خواجہ شیخ محمد صاحب وفات آپکی یکشنبہ ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۱۰۲ مین ہوئی۔ مزار آپ کا
احمد آباد ملک گجرات مین ہے۔

(۲۹) خواجہ شیخ یحیٰی مدنی وفات آپکی ۲۸ صفر سنہ ۱۱۲۲ یا ۱۲۱۲ مدفن آپکا مدینہ منورہ زیر
قبہ حضرت عثمان غنی خلیفہ آپ کے یہہ ہین۔
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی و شاہ فتح محمد غیاث الدین کیرانوی صاحب خانقاہ۔

(۳۰) حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی وفات آپکی ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۲ مین ہوئی
مزار شریف دہلی مین درمیان جامع مسجد اور قلعہ معلے کے میدان مین واقع ہے۔ خلیفہ
آپکے خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی۔

(۳۱) حضرت خواجہ نظام وفات آپکی ۲۲ یا ۱۲ ر ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۲ مین ہوئی مزار
شریف اورنگ آباد مین ہے خلیفہ آپ کے۔

حضرت مولانا فخر الدین فخر جہان وفات آپکی ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ مین ہوئی مزار شریف
... دہلی درگاہ حضرت قطب صاحب مین خلیفہ آپکے یہہ ہین۔
مولانا نور محمد بسیل مرشد حضرت شاہ سلیمان مغفور مولانا سید محمد عرف میر محمدی دہلوی و شاہ
عبد اللہ و شاہ ظہور اللہ و مولوی روح و سید احمد شمس الدین و مولوی بدیع الدین و مولوی

فریدالدین محمد سلیم و مولوی مکرم و مولوی فرید الدین ثانی و مولوی روشن علی و مولوی حسن محمد و مولوی محمد صالح و شیخ ضیاء الدین و سید فخر الدین المتخلص بست و مولانا ضیاء الدین جیپوری و مولانا ناصح الدین و عبد الوہاب بیکانیری و حاجی خدابخش محمد غوث کیرت پوری و مولوی مولانا قطب الدین و محمد غوث پسران حضرت و مولانا نیاز احمد و قاضی احمد علی و مولانا اصغر علی شاہ۔ اکبر شاہ ثانی حاجی لعل محمد صاحب اور حضرت ابوظفر کو بھی تبرکاً بیعت کرادی تہی اور جیسی کچہہ ارادت حضرت ابوظفر کو مولانا صاحب کی پاک روح سے تہے وہ مشہور و معروف ہے۔

(۳۳) حضرت مولانا سید محمد عماد الدین عرف میر محمدی دہلوی وفات آپکی ۱۴ رزا ہدی ۱۲۴۲ھ مین ہوئی مزار شریف دہلی مین درمیان شہر متصل چتلی قبر ہے خلیفہ آپکے یہہ ہین۔

مرزا روشن بخت گورگانی والوار الحق بنگالی و مرزا دارا بخت ولیعہد حضرت ابوظفر شاہزادہ مرزا سلیم ابن اکبر بادشاہ مرزا خجستہ بخت بن شاہ عالم و مولوی گل محمد و میر جلال الدین و مولوی نوازش علی۔

(۳۴) حضرت مرزا روشن بخت گورگانی دہلوی وفات آپکی ۱۲۷۵ھ مین ہوئی مزار آپ کا متصل قصبہ فرید آباد بے پتہ ہے خلیفہ آپ کے یہہ ہین۔

مرزا بہادر و مرزا شیر شاہ و مولوی فتح محمد پنجابی و حافظ کالے دہلوی و مرزا دولت شاہ و محمد حسین و سید واجد علی صاحب دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ ساکن چہتہ موگران۔

(۳۵) مرزا احمد اختر مصنف کتاب ہذا۔ اب قصبہ کیرانہ مین سکونت رکہتا ہے۔

مرزا محمد شاہ و مرزا محمود شاہ پسران دوامثال مولف چشتیہ جنید۔ کاتب الحروف یعنے خواجہ مودود چشتی کو استفادہ شیخ احمد جام سے تہا اونکو خواجہ ابوالخیر سے اونکو خواجہ ابوفضیل سے اونکو خواجہ ابونصر سراج سے اونکو خواجہ مرتعش سے اونکو خواجہ جنید بغدادی سے رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

شجرہ صابریہ فقیر

(۱) حضرت شیخ المشائخ والاولیا مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر قدس سرہ وفات آپکی
۱۳ ربیع الاول ۶۹۰ھ مزار شریف پیران کلیر خلیفہ آپ کے یہ ہین -
حضرت شیخ المشائخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ اسرارہم -
(۲) حضرت شیخ المشائخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ اسرارہم وفات ۱۹ شعبان ۷۱۵ھ
مین ہوئی مزار شریف پانی پت مین ہے - خلیفہ آپ کے یہہ ہین -
حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی -
(۳) حضرت مخدوم شیخ جلال الدین کبیر الاولیا پانی پتی قدسرہ وفات ۱۳ ربیع الاول ۷۶۵ھ
مدفن مبارک پانی پت مین - خلیفہ آپ کے یہہ ہین -
شیخ المشائخ عبد القادر و خواجہ ابراہیم و خواجہ شبلی صاحب سجادہ و محمد کریم الدین و خواجہ
عبد الواحد پسران حضرت و شیخ احمد عبد الحق ردولوی و شیخ بہرام چشتی و سید محمود
و شیخ احمد قلندر و شیخ شہاب الدین جنجھانوی و سید بو علے بہاری و قاضی محمد اولیاء
و شیخ حسن و شیخ برغوری و شیخ شعیب و شیخ عبد الصمد سنامی و شیخ سراج الدین و شیخ پیر
گھیسا و سید محمود ثانی و پیر سمار الدین کیرالوی -
(۴) حضرت شیخ المشائخ احمد عبد الحق توشہ ردولوی قدسرہ وفات آپکی ۱۵ رجادی الثانی ۸۳۶ھ
۸۳۷ھ مین ہوئی مزار شریف ردولی مین - خلیفہ آپ کے ہین -
حضرت شیخ عارف و شیخ ابو الفتح و خواجہ عزیز پسران حضرت میان فرید و شیخ بختیار
(۵) شیخ المشائخ عارف چشتی قدسرہ - وفات آپ کی ۱۲ شعبان ۸۵۸ھ مزار ردولی مین
خلیفہ آپکے حضرت شیخ محمد قدس سرہ -
(۶) حضرت شیخ محمد بن عارف چشتی قدس سرہ وفات ۱۷ صفر مین خلیفہ آپ کے -
حضرت شیخ المشائخ عبد القدوس گنگوہی قدسرہ -
(۷) حضرت شیخ المشائخ عبد القدوس گنگوہی نعمانی از اولاد امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح

وفات آپکی ۲۲ یا ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۹۴۵ یا سنہ ۹۴۳ مزار شریف گنگوہ مین خلیفہ آپ کی یہہ ہین شیخ عمر و شیخ عبد الغفور اعظم پوری و شیخ بہورہ و شیخ عبد الکبیر بالا پیر و شیخ عبد النبی و محمد جلال تہانیسری و حضرت شیخ رکن الدین پسر حضرت ہمایون بادشاہ۔

(۹) حضرت شیخ المشایخ محمد جلال تہانیسری قدس سرہ وفات شریف روز جمعہ ۴ یا ۳ ذی الحجہ سنہ ۹۸۹ مزار تہانیسر مین خلیفہ آپکے یہہ ہین حضرت شیخ المشایخ نظام الدین بلخی قدس سرہ وفات ۷ یا ۱۰ رجب سنہ ۱۰۲۶ یا سنہ ۱۰۳۵ مزار در بلخ خلیفہ آپکے یہ ہین۔ شیخ ابو سعید گنگوہی و محمد سعید و شیخ حسن و ولی محمد نارنولی و سید اللہ بخش و شیخ عبد الکریم بندگی و شیخ اللہ داد و شیخ دوست محمد و عبد الفتح و عبد الرحمن کشمیری و سید قاسم و حاجی عبد الحق و قاضی سالم و شیخ صادق و شیخ جان اللہ و عبد الحق و شیخ اسماعیل۔

(۱۰) حضرت شیخ المشایخ صابری نعمانی نوشیروانی از اولاد امام اعظم رذح وفات شریف یکم و یا ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۰۵۹ مزار گنگوہ شریف مین خلیفہ آپکے۔

شیخ محمد صادق و شیخ محب اللہ و شیخ حبیب اللہ و شیخ خواجہ پانی پتی و شیخ ابراہیم سہارنپوری و شیخ محمد ابراہیم رامپوری اور حضرت شیخ محمد رامپوری کے خلیفہ شیخ محمد دہلوی اور اون کے خلیفہ شاہ نصیر کوکہ ذرادہ اور اون کے خلیفہ شاہ غلام [illegible] صابر علی عرف میان صابر بخش دہلوی اور اون کے خلیفہ پیر جی سید عبد اللہ دہلوی سلمہ اللہ تعالے۔

(۱۱) حضرت شیخ محمد صادق قدس سرہ وفات شریف ۱۸ ماہ محرم سنہ ۱۰۸۵ مزار گنگوہ مین ہے خلیفہ آپ کے شیخ داؤد و شیخ عبد الحق و شیخ گنگوہی و شیخ ابراہیم و شیخ عبد السبحان و شیخ یوسف و میان عبد الجلیل و شاہ جمال و شیخ مبارک۔

(۱۱) حضرت خواجہ محمد داؤد بن خواجہ محمد صادق قدس سرہ وفات ۵ رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۵ مزار گنگوہ شریف مین۔ خلیفہ آپ کے۔ شاہ ابو المعالی و شیخ سوندہا و سید غریب اللہ شاہ کیرانوی و شیخ عبد القادر و شیخ بلاقی۔

(۱۲) حضرت شیخ المشایخ ابو المعالی قدس سرہ وفات ۸ ربیع الاول سنہ ۱۱۲۰ مزار شریف انبہٹہ خلیفہ آپکے حضرت سید شاہ میران بہیک۔

(۱۲) حضرت سید میران بھیک قدس سرہ کہ اسم مبارک سید عبد الرحمن ہے وفات شریف ۱۰ ار رمضان ۱۱۳۱ مزار قصبہ کہڑام خلفاء آپ کے یہہ ہین ۔

سید محمد سالم و شاہ محمد باقر و شاہ امام الدین و شاہ نظام الدین و شاہ محمد حیات و شاہ عابد و سید عبد المومن و شاہ نعمت اللہ و شاہ نورنگ و پیر شاہ و شیخ جیون و شیخ لعل اسد و خواجہ مظفر و نواب روشن الدولہ و نواب بھکاری خان و ظفر خان و میان و بندہ سید محمد مقیم و سید تقی گرو تیری و سید غلام اللہ و میان محمد شاہ و محمد مراد و سید غلام محمد عیام الدہر و شاہ بہاول حاجی بیت اللہ و میان کرم علی و شیخ محمد و شیخ محمد حیات و شاہ عبد الرحمن شاہ عنایت و میان موسے خان و مولوی غلام حسین و شیخ محمد ثانی و محمد افضل میان محمد اعظم و شیخ بہیجو و محمد طاہر و میان محمد افضل خان و شیخ محمد شیر و جعفر علی خان و میان الہ بخش و سید علیم اللہ ۔

(۱۳) خواجہ حضرت محمد سالم وفات شریف ۲ ار زاید ہے ۱۱۵۰ مزار روپڑ مین ۔ خلیفہ آپکے سید محمد اعظم رہ دبڑی ۔

(۱۴) حضرت سید محمد اعظم حسنی قدسرہ وفات ۱۹ ار ربیع الاول ۱۲۳۷ مزار دبڑ مین ہے خلیفہ آپکے حافظ محمد موسے مانک پوری ۔

(۱۵) حضرت حافظ موسے چشتی صابری قدسرہ وفات روز شنبہ ۱۲ ار رمضان ۱۲۴۲ مزار مانک پور مین ہے ۔ خلیفہ آپکے یہہ ہین ۔

پیر شاہ صاحب سجادہ و حضرت غلام معین الدین المعروف بہ شاہ خاموش و حافظ حسن عرف حافظ بانکے و میر امانت علی امروہی و خواجہ محمد بخش سہاگہ والے و محمد شاہ کہ مزار انکا کنارہ مارکنڈہ متصل ٹہسکہ کے ہے ۔

(۱۶) حضرت سید غلام معین الدین شاہ خاموش قدسرہ وفات ۲۸ ربانم ماہ ذوالقعدہ ۱۲۸۸ مین ہوئی مزار حضرت در حیدر آباد دکن خلفاء آپکے یہہ ہین ۔

حضرت سید محمد شاہ ہاشم حسنی صاحب سجادہ و بلال شاہ و برہنہ شاہ و امان اللہ شاہ بلاقی شاہ خاکپائے فقیر مرزا احمد اختر مولف کتاب ہذا قصبہ کرانہ مین موجود ہے بجائے خلفاء مرزا محمد شاہ

(مرزا محمود شاہ پسران راقم الحروف + واضح ہو کہ فیضان صابریہ بندہ کو ردمی طور پر ہے جسکی کیفیت بار اول طبع ہو چکی ہے۔

فہرست اون اولیاء اللہ کی کہ جن کے مزار گرد روضہ مقدسہ متبرکہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی روشنی ثم دہلوی کے واقع ہین حضرت قاضی حمید الدین سروری یہ حضرت مصاحب حضرت خواجہ قطب الدین کے تھے ان کا مزار ایک بلند چبوترہ پہ پایان مزار حضرت کے واقع ہے۔ حضرت خواجہ بدرالدین غزنوی ان کا مزار پایان مزار حضرت کے واقع ہے حضرت شیخ معزالدین دہلوی ان کا مزار بھی جوار روضہ متبرکہ کے واقع ہے شیخ امام الدین ابدال ان کا مدفن متصل مزار شیخ بدرالدین غزنوی کے واقع ہے شیخ احمد تنماچی ان مدفن پائین مزار شیخ ضیاء الدین دست غیب۔ انکی قبر بھی اندر استانہ فیض نشانہ کے واقع ہی۔ قاضی عماد انکی قبر پہلو سے مزار حضرت خواجہ کے واقع ہے۔ حضرت سید احمد آن کا مزار برابر مزا حضرت کے ہے چادر مزار حضور کے نیچے رہتا ہے حضرت سید محمد ان کا مزار پانی پتی حضور کے ہے۔ یہہ دو نو صاحب زادہ ہین سید تاج الدین اوسی پائین مزار خواجہ عبدالعزیز بستانی اندر اندر مجر حضور کے کہر ی کے نیچے۔ شیخ سعد عرف قاضی سعد ان کا مزار اندر استانہ شریف کے پہلو سے حضرت خواجہ کے واقع ہے اور جن حضرات کے مزار حوض شمسی پر واقع ہین۔ وہ یہہ ہین حضرت خواجہ موینہ دوتر ان کا مزار بیرون درگاہ جانب حوض شمسی کے واقع ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلی برلب حوض شمسی سید امجد نزد مقبرہ شیخ عبدالحق سید نورالدین مبارک شیخ برہان الدین ان کا مزار حوض شمسی سے جانب مشرق کے ہے۔ حافظ محسن نقشبندی ان کا مزار بھی قریب شیخ عبدالحق کے ہے۔ قاضی رکن الدین ان کا مزار حوض شمسی پر جانب جنوب واقع ہے قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین ان کا مزار بھی اپنے والد کے مزار کے پہلو مین ہے۔

سید نورالدین مبارک ان کا مقبرہ بھی حوض شمسی پر ہے۔ شیخ برہان الدین محمود انکا مزار بھی حوض شمسی پر جانب مشرق کے ہے شیخ نجیب الدین نزدوسی ان کا مزار حوض شمسی سے

جانب مشرق بدا فاصلہ ہین نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے شیخ نجم الدین صغرا ان کا مزار
متصل علیحدہ پر نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے شیخ سلیمان چودھنی ان کی خانقاہ
بھی حوض شمسی پر واقع ہے مولانا سماء الدین ان کا مزار بھی حوض شمسی پر ہے شیخ نجم الدین
متوکل ان کا مزار نزدیک درگاہ بیوی نور کے واقع ہے شیخ لبسارز الدین رومی ان کا مزار بھی
نزدیک مزار شیخ نجم الدین متوکل کے واقع ہے مولانا درویش واعظ ان کا مزار بھی جدا
چبوترہ پر نزدیک مزار برہان الدین بلخی کے واقع ہے۔ سید احمد خلیفہ حضرت مولانا فخرالدین
دہلوی ان کا مزار مجر خواجہ کے باہر متصل دروازہ مسجد خواجہ کے واقع ہے۔ دائی شمیل شیر
دہ حضرت خواجہ ان کا مزار متصل مالن دروازہ کے باولی پر واقع ہے۔ شیخ حسین دانا عقب
مسجد روضہ خواجہ کے ان کا مزار ہے۔ شیخ اللہ دیا ان کا مزار بھی شیخ حسین دانا کے مزار
کے پاس ہے۔ شیخ حسین خیاط ان مزا متصل دروازہ آستانہ شریف کے واقع ہے۔ سید
فیروز ان کا مزار متصل مسجد کمنہ بالاے باولی اندرون آستانہ شریف کے واقع ہے۔ بابا
حاجی روز بہ انکا مزار خندق قلعہ تبوراہین ہے۔ شیخ فرید الدین ناگوری ان کا مزار نزدیک
لوز منزل کے ہے شیخ سلیمان سندی ان کا مقبرہ عقب روضہ خواجہ کے ہے۔
مولانا مجید الدین ان کا مزار جوار روضہ خواجہ مین ہے۔ مولانا حاجی جاجزی ان کا مزار
روضہ مقدسہ سے چند تیر کے فاصلہ پر واقع ہے قریب باغ ناصر شمس الدین جنازہ
پران جلال الدین تبریزی ان دونون صاحبون کے مزار عقب عیدگاہ کے ہین۔ شیخ شہاب الدین
عاشق خدا قریب عیدگاہ کے سید حسین ثانی غاری ان کا مقبرہ عالی عمارت کا زیر مینار مسجد
قوۃ الاسلام یعنے لاٹھ کے نیچے واقع ہے ملک سید العجایب ان کا مزار موضع سید العجایب
مین ہے۔ اور یہہ موضع حضرت ہی کے نام پر مشہور ہے۔ شیخ حمید مخدوم اور شیخ
شہاب الدین امام مسجد سلطان المشایخ شیخ رکن الدین دہلوی پسر شیخ شہاب الدین
امام۔
حضرت مسعود بک فرید الدین چاک پران صاحبون کے مزار لاڈو سرائے مین ہین۔ موضع لاڈو
سرائے بھی قریب روضہ خواجہ کے ہے۔ مولانا جمال الدین و مولانا کمال الدین متبوع ان

صاحبون کا بجائے مسکن ان کے ہے اور جنگل لاڈو سرائے مین متصل باغ ناصر جمالی عالی کا مقبرہ اور درگاہ مشہور ہے ضیاء الدین رومی ان کا مزار متصل کالو سرائے کے جانب غرب واقع ہے مولانا احد الدین کرمانی ان کا مزار عقب عیدگاہ مین ان ہی کی بنائی ہوئی مسجد مین موجود ہے۔ جلال الدین تبریزی ان کا مزار عقب عیدگاہ کہنہ کے واقع ہے۔ حضرت شیخ وجیہہ الدین پائلی ان کا مزار لب حوض شمسی پہ تھا اب وہ اندا گیا ہے یعنے میدان حوض مین ایک چبوترہ کہنہ ہے اوس پر ایک درخت پیپل کا اور دو درخت نیب کے موجود مین۔ مولانا فخر الدین فخر جہان دہلوی مرشد اکبر شاہ ثانی و ابوظفر بہادر شاہ پادشاہ ان کا مزار بیرون مجر خواجہ عقب مسجد خواجہ واقع ہے اور تعویذ اور کٹہرا سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ سلطان شمس الدین التمش ان کا مزار عقب مسجد قوۃ الاسلام واقع ہے۔ شیخ رکن الدین فردوسی ان مزار کیلوکہڑی مین ہے کہ یہہ موضع جوار روضہ خواجہ مین ہے۔ شیخ سلیمان بن عفان مزار ان کا عقب روضہ خواجہ کے ہے۔ شاہ نور حق دہلوی ابن شیخ عبد الحق محدث دہلوی ان کے مزار ان کے والد کے مزار کے پاس ہے بی سارہ والدہ شیخ نظام الدین ابو المؤید ان کا مزار راستہ مہرولی بی بی نور کی درگاہ مشہور ہے بی بی زلیخا والدہ حضرت سلطان المشائخ ان کا مزار قریب مزار نجیب الدین متوکل کے ہے۔ بوی نور مین میان معروف مجذوب یہہ صاحب شیخ برہان الدین بلخی کے مقبرہ مین رہا کرتے تھے مزار کا پتہ نہین ہے فہرست ان اولیا اللہ کی کہ جن کے مزار گرد روضہ عالیہ حضرت محبوب الٰہی سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا زری زر بخش قدس اللہ سرہ العزیز کے واقع ہین۔

حضرت امیر خسرو دہلوی ان کا مقبرہ عالی زیارت گاہ خواص و عام ہے۔

خواجہ شمس الدین ماہر و خواہر زادہ حضرت امیر خسرو ان کا مزار پائین مزار امیر خسرو صاحب اندرون مقبرہ امیر صاحب کے ہے۔

خواجہ محمد صالح و خواجہ رفیع الدین ہارون خواہر زادہ حضرت سلطان المشائخ ان کے مزار جدا ایک احاطہ مین امیر صاحب کے مقبرہ سے جانب شرق متصل مجر شاہزادہ جہانگیر برادر زندان اکبر شاہ ثانی کے واقع ہین۔ خواجہ عمران کا مزار شرق مین بنائی مقبرہ امیر صاحب کے ہے۔

خواجہ ابابکر مصلے بردار انکا مزار جانب مشرق مقبرہ امیر صاحب سے ہموارہ سطح پر ہے یعنی تعویذ کسیقدر بلند ہے خواجہ حمید الدین ان کا مزار زمین دوز پائین مزار خواجہ ابابکر مصلے بردار کے ہے۔ خواجہ مبشر خواجہ نور الدین مبارک بن خواجہ مبشر ان کے مزار بھی شرق مین امیر صاحب کے زمین دوز واقع ہین۔ خواجہ فیروز الدین و خواجہ نصیر الدین ان دونون صاحبون کے مزار پر گھڑیال رہتی ہے مولانا کمال الدین مدراسی ان کا مزار کھرنی کے تھنہ کے نیچے ہے حاجی لال محمد صاحب خلیفہ حضرت مولانا محمد فخر الدین دہلوی ان کا مزار اندر استانہ کے متصل دروازہ شرقی کے علیحدہ چبوترہ سنگ مرمر پر ہے اور اوس پر کٹہرہ سنگ مرمر لگا ہوا ہے قاضی قطب الدین کاشانی بالی میان سانچی پیر دربان خانقاہ شریف حضرت سلطان المشایخ ان کا مزار شرقی دروازہ کی کوٹھری مین ہے خواجہ عبد الرحمن ان کا مزار جہانگیر بابر کی مجحر کے باہر سامنے جنوب روئے دالان کے ہے اور مزار آپ کا کسی قدر ٹیڑہا ہے خواجہ اقبال ان کا مزار مقبرہ امیر صاحب کے جانب جنوب اوس طرف کے کل مزارات سے بلند ہے ہمیشہ اوس پر سفیدی رہتی ہے۔

خواجہ گوپا موانکا مزار پائین مزار خواجہ اقبال کے ہے اور تعویذ سنگ مرمر کا ہے جاننا چاہیے کہ عقب مقبرہ امیر صاحب اور پائین مزار حضرت سلطان المشایخ دو مجحر سنگ مرمر سے بنے ہوئے ہین۔ اون مین ایک مجحر محمد شاہ بادشاہ کا ہے اور دوسرا مجحر کہ جو مجلس خانہ کے قریب ہے وہ حضرت جہان آرا بیگم صاحبہ قدس اللہ سرہا العزیز بنت شاہجہان بادشاہ کا ہے ان کی لوح مزار پر یہہ بیت کندہ ہے۔

بیت

بغیر سبزہ نپوشد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمین گیاہ بس است

مونس الارواح مین اونہون نے حضرت خواجہ بزرگ معین حسن سنجری چشتی اجمیر اور کوائف عمری خوب صحت کے ساتھہ بیان کئے ہین انکو بیعت حضرت دارا شکوہ برادر اپنے سے خاندان نظامیہ مین تھے اس ہی سے پائین حضرت سلطان جی کے مدفون ہوئین۔

خواجہ عزیزالدین نبیرہ باباصاحب خواجہ قاضی مولانا ضیاءالدین برنی ان تینون صاحبون نے مزار جانب پایئن مزار امیر صاحب کے ہین خواجہ شمس الدین یحیٰی مولانا علاؤالدین نیلی خواجہ نقی الدین نوح خواجہ محمد امام - خواجہ موسیٰ سید محمد کرمانی خلیفہ باباصاحب سید حسن کرمانی ابن سید محمد کرمانی خلیفہ باباصاحب سید مبارک کرمانی خواجہ امیر خورد صاحب سیرالاولیار - ان سب صاحبون کے مزار یاران چبوترہ پر ہین اور یاران چبوترہ باہر آستانہ شریف کی باولی کیطرف کے زینہ سے کئی قدم کے فاصلہ سے ہے اب چبوترہ نشیب مین ہین اور گرد اوس کے چار دیواری ہے اور اوسمین چند درخت نیب ہین - جاننا چاہیئے کہ علاوہ ان حضرات کے یاران چبوترہ پر اور بہی مزار ہین جن کے نام کسی کو معلوم نہین ہین حضرت داراشکوہ قادری ان کا مزار صحن چبوترہ مقبرہ ہمایون بادشاہ پر ہے - اوس چبوترہ پر کئی قبرین ہین - مگر حضرت کے مزار معلے کا تعویذ خشت اور چونے سے بنا ہوا ہے اور پہلو مین ویسی ہی بنی ہوئی قبر صاحبزادہ کی ہے جاننا چاہیئے دہلی اور نواح دہلی مین اولیا اللہ کے مزار بیشمار ہین مگر اون مین جن حضرات کے مزار مشہور ہین - انشاء اللہ مع کسیقدر احوال اور سلسلہ اون حضرات کے رسالہ علیحدہ مین ہدیہ ناظرین ہونگے -

سلسلہ درود نقشبندیہ مخبریہ اللہم صل علی سیدنا محمد کان صدیقا فی کلامہ سلمانا فی فراستہ ابا القاسم فی العمامہ ابابکر فی کمالہ - جعفراً صادقاً فی الصدقاتیہ ابایزید فی عرفانیہ ابا الحسن فی جمالہ ابا القاسم فی غنائیہ علیاً درجاتیہ ابایوسف فی وجاہتہ - عبدالخالق فی عبادتہ عارفاً فی معرفتہ محموداً فی صفاتہ - علیاً فی کمالہ - محمداً فی مجاہدہ امیراً فی ملکہ و ہدین فی دیانتہ یعقوباً فی صبرہ عبید اللہ احراہ محمداً فی احوالہ عواجکیاً فی ریاستہ کلاً لا محمداً فی سکناتہ محترباً فی توکلہ یحیٰی فی احیاء القلوب کلیم اللہ فی نظام الاسلام والمسلمین فی ارشادہ محمداً فخرالدین فی صنتہ وخلقہ عماد الدین فی آکہ روشن بخت فی امتہ علے الہ لابرار واصحابہ الاخیار وعلے الدین یعلمون شفاعتہ الکبریٰ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا بوحمتک یا الرحمن الرحیم -

سلسلہ قادریہ فخریہ

اللهم صل علی سیدنا محمد کان علیا فی درجاته حسنا فی صفاته زین العابدین فی عبادته محمداً باقراً فی محامده جعفراً صادقاً فی کلامه موسیٰ کاظماً فی حلمه موسیٰ علیاً فی رضائیه معروفاً فی عرفانه ابالحسن فی حسناته جنیداً فی جنده شبلیاً فی محبته ابالفیض فی تفضلاته ابالفرح فی بسط ابالحسن علیاً فی مرتبه ابا سعیداً فی سعادته عبد القادر فی عبادته ضیاء الدین عبد القادر فی جلاله نصاراً فی تعمیر الدین فی عظمته نجم الدین فی ضیائیه رضی الدین فی رضائته مجد الدین فی ادیانیه نور الدین فی انواره علاء الدولت والدین فی علائه محموداً فی صفائیه علیاً فی مقاماته اسحاقاً فی اسحاقیه محمداً فی محامده محمداً علیاً فی معارجه محمد اغیاثاً فی اصحابه حسنا محمداً فی احسانه محمداً فی جمالہ یحیی فی احیاء القلوب کلیم اللہ فی قلوب نظام الاسلام والمسلمین فی ارشاده محمد فخر الدین فی حبه دخلفه عماد الدین فی ادیانه روشن بخت فی امته وعلی اله الابرار واصحابه الاخیار وعلی الذین یطلبون شفاعته الکبریٰ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً برحمتک یا ارحم الراحمین ❊

سلسلہ سہروردیہ فخریہ

اللهم صل علی محمد کان علی فی درجاته حسنا فی صفاته واحداً فی تجلیاته ابا فیض فی انفاقه ابراہیم فی تسلیمه خاتماً فی سخاوته اباهذا باً فی سکنته ابا محمداً فی محامده ابا عبد اللہ فی عباته ـ ابا العباس فی شریعته سراج الدین فی انواره محمداً ابن عبد اللہ فی اطواره ابا حفیظاً فی افاظته ابا النجیب فی نجابته شهاباً فی ضیائیه ذکریا فی اذکاره ـ

طریق تحریر سند خرقہ خلافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ الحمد للہ الذی صرف بهم اولیائه من الکون الی الاکون الیه واقامهم باشا[illegible] اللیل و[illegible] [illegible] [illegible] ومنع [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ربهم

ورفع لهم اذکارہم فبشرہم بقوله الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون فتطمئن قلوبهم اذ هم ایہ شہودہم وحضورہم یذکرون فیشتغلون بذکرہ سراً ویتبعون بمناجاته اعلاناً واسراراً ویطوفون حول بیتہ اوقات العزت والواحدة وجوداً وافکاراً ویتلون اینما تولوا فثم وجه الله فیشاہدون وجهه لیلاً ونهاراً لا یزال منهم فی کل زمان ان تعرف فی وجوههم نضارت العرفان وهم منبع انہم فی البحر عطشان مطلوبهم لقاء الرحمن ومقصودہم رضاء المنان فتظهر فی اقطار الارض آثارہم وتتلالا فی الافاق انوارہم لسانهم ناطق بالحق وهم داعون الی الله بالحق لیخرجون ہم من الظلمات الی النور ویقربونہم الی الرب الغفور والصلوٰة والسلام علی صاحب الشریعت الغراء والطریقة الزہراء والحقیقت الباہرة رسول الرحمت المخصوص بخلافته ربه فی مقام البعثت وعلی اله وخلفائه الاربعة واصحابه الکرام البررة اما بعد فان الدعوة الی الله العلام من تقویة دعائم الاسلام والایمان والزم مناہج العمل والاحسان علی ما ورد فی الخزینه صلی الله علیه وسلم والذی نفس محمد بیدہ ان احب عباد الله الی الله الذین یحببون الیه الی عباده ویحببون عباد عباد الله الی الله ویمشون فی الارض بالوعظ والنصیحت کما قال الله تعالیٰ قل ہذا سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة انا ومن اتبعنی واتباعه انما یکون برعایته اقواله وافعاله واحواله ثم ان الاخ العالم العارف مقبول درگاہ صمدی شاہ فلان بن فلان متوطن فلان سلمه الله وابقاہ لما صح قصدہ الینا واصلاً الی الحق ولبس الخرقة المحبتہ والارادت منا واشتغل بالذکر والفکر شغلاً کاملاً اجزته بالباس الخرقة للطالبین کما اجاز لنا شیخنا ومرشدنا وہادینا فلان رحمة الله علیه وهو من سراج السالکین زبدة العارفین فلان رحمة الله علیه وهو من یعنی سند دینے والا بجائے فلان اول اپنے مرشد کا نام لکھے پھر دادا پیر کا نام لکھے تا جناب سرور کائنات پورا سلسلہ طریقت لکھکر بقید تاریخ اور سن نیچے اوس کے العبد کرے ✤

بیعت کرنیکا طریق

جب مرید ہونا چاہے اول وضو کرے اور باادب باعتقاد دوزانو روبرو مرشد کے

بیٹھے اور دل کو خواہش نفسانی سے خالی کرے اور مرشد کو ظہور ذات باری دیکھے پہلے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے پھر کلمہ طیب بعد ہ کلمہ شہادت اوس کے بعد کلمہ تمجید اس کے بعد کلمہ استغفار
پڑہے ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب اذنبتہ عمداً او خطاً سراً و علانیتہً و اتوب الیہ من الذنب الذی
اعلم و من الذنب الذی لا اعلم انک علام الغیوب ۔ اس کے بعد کلمہ ردکفر پڑہے اس کے بعد
امنت باللہ پڑہے بعد اوس کے مرشد دست راست مرید دست راست اپنے ہاتہہ مین پکڑ کر تین
بار کہے کہ بیعت کیا مجھے اور میرے پیر دن کو تو نے قبول کیا ۔ مرید ہر بار اقرار کرتا جاوے بعد اوس کے
یہہ آیت پڑہے ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علے
نفسہ و من اوفی بما عاہد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجراً عظیما ۔ بعد اس کے تین بار تلقین کرے ۔ استغفر اللہ
ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ بعد اوس کے تین بار یہہ عبارت تلقین کرے ۔ کہ خدا ایک ہے
اور محمد برحق ہے جو حکم خدا ہے اوس کا بجالانا ۔ اور جو منع فرمایا ۔ اوس نہ کرنا چاہئے بعد اوس کے
مرید دو رکعت نماز ارادت آدا کرے نیت اوس کی یہہ ہے ۔ نویت ان اصلی اللہ تعالی رکعتی صلوۃ
الارادۃ متوجہاً الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر پہلی رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے سورہ قل یاایہا الکافرون
اور دوسری رکعت مین بعد سورہ فاتحہ کے سورہ اخلاص پڑہے بعد سلام پہیرے تو نو بار لا الہ الا اللہ
دسوین بار لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑہے بعدہ دس بار ذکر ملکوتی لا الہ الا اللہ کہے اس کے
بعد دس بار ذکر جبروتی اللہ کہے بعد دس بار ذکر لاہوتی ہو کہے بعد اس کے اپنے اور اپنے دوستون
کے واسطے دعا طلب کرے اور حاضرین مجلس کو کچہہ تقسیم کرے اور سب سے مصافحہ کرے

ابیات

ذکر نیکو رفتگان دار و ثواب　　عاصیان را میرہاند از عذاب
چون بہ نیکو رفتگان در ساختم　　ہمنشینان ملایک یافتم
ہر کرا باشد محبت بہ خدا　　کے بداند واصلانش را جدا
ذکر ایشان ذکر آن یزدان بود　　یاد نیکان یاد ان سبحان بود

الله کریم کا شکر اور احسان ہے کہ اوس کی عنایت سے یہہ تذکرہ سلاسل فقرا خیر و عافیت کے
بانقد حسب مدعا اختتام کو پہونچا ۔ الحمد للہ بران چیز کہ خاطر میخواست ۔:۔ آنچہ مراد
بود پردہ تقدیر پدید ۔ اب مین یہہ چاہتا ہون کہ جو مکتوبات چند حضرت قبلہ و کعبہ ایمان
... واقف اسرار حق الیقین خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس سرہ کے کہ جو اس فقیر کو
... در جہان گردی مین بڑی کوشش بلیغ سے دستیاب ہوئے تھے اون کو بنظر قلت
... مالا کلام تیمناً و تبرکاً درج رسالہ ہذا کرتا ہون اور امید طالبان حق سے یہہ رکھتا ہون
... کے مطالع مسرور او قت ہون تو اس عاجز ناکارہ جہان کو بھی دعا رخیر سے
محروم نفرمادین والسّلام علی من اتبع الہدیٰ ۔ لہذا نام ان مکتوبات کا اسرار الواصلین
... ہفت اسرار پر منقسم کیا ۔ وبہ نستعین ۔:۔ اسرار اول مکتوب اول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

... دلی دوست قلبی برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین از جانب
... مسکین معین الدین بعد سلام مسنون الاسلام واضح و لائح باد کہ چند نکتہائے اسرار الہی کہ می نویسیم
... کہ طالبان حق و مریدان باصدق را تعلیم کنید کہ در غلطی نہ افتند العزیز ہر کہ خدا را شناخت
ہرگز اورا حاجت لسوال و خواہش و آرزو نباشد و ہر کہ نشناخت سخن ایشان فہم نکند اے ترک ہوا
کن انکہ ترک ہوا کرد بمقصود رسید قولہ تعالیٰ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی
... انکہ ہر کہ دل خویش را گردانید بکثرت شہوات اورا کفن لعنت بپیچند و در زمین ندامت دفن کنند
ہر کہ نفس را بمیراند نیاز استادن از شہوت در کفن رحمتش بپیچند و در زمین سلامتش دفن
کنند روزے سلطان العارفین خواجہ بایزید فرمود کہ شبے حق را در خواب
... مرا گفت کہ اے بایزید چہ میخواہی گفتم میخواہم کہ تو میخواہی خطاب خوش رسید کہ من ترا ام چنانکہ
تو مرا ۔

بیت

ہر کہ گردن نہد رضا اورا ۔ مر مرا حق نگاہ بان باشد

... اگر خواہی کہ ماہیت تصوف را عارف باشی ... و بعد ازان

بہ ذالوے محبت بنشین چون این کار کردہ باشی عالم تصوف باشی طالب حق را باید - کہ بجان و دل در کار وعمل آوری کہ انشاء اللہ تعالیٰ نجات از شر نفس شیطان یابی و مراد ہر دو جہان حاصل کنی روزے شیخ من فرمود اے معین الدین دانی کہ صاحب حضور کیست باید دانست کہ صاحب حضور آنست کہ در ہمہ وقت در مقام عبودیت باشد - وآنچہ از قضا وقدر برو رسد پیش از رسیدن از حق داند وبیند و راضی باشد بلکہ رحمت پذیرد و مراد از ہمہ عبادت باہمین خداوند است ہر کرا میسر شود او شاہ جہان ہست بلکہ شاہ جہان محتاج آنست روزے شیخ من بما خطاب نمودہ فرمودہ کہ بعضے درویشان میگویند کہ چون طالب بکمالیت رسد اضطرابے از وے میرود این سخن غلط ہست - دیگر آنکہ میگویند عبادت برمیخیزد این ہم غلط ہست چراکہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام ہمیشہ در بندگی و عبادت و عبودیت سر بر آستانہ حقیقی برنہاشتہ نسبت باوجود کمال بندگی ماعبدناک حق عبادتک برزبان جاری داشتے واز سر نیاز گفتے - اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ پس یقین دان چون عارف بکمالیت رسد در آنوقت کمال ریاضت نماز ہست باصدق محبت دل کہ دران حضوری و آگاہی بیشتر حاصل میشود بلکہ معراج اخص الخاص در وقت نماز میباشد چون کسیکہ این سخن معلوم کند وصدق آرد کمال عطش او را روے دہد کہ چند پیالہ آتش پیاپے نوشد تشنہ تر گردد از برائے آنکہ حال نامتناہی نہایت ندارد وسکون او بے سکونی وآرام او بے آرامی باشد تا وقت یوم اللقا زیادہ والسلام

اسرار دوم

مکتوب دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - طالب شوق دردمند - درویش جفاکش مستمند در اشتیاق لقائے حق آرزومند برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی اسعدک اللہ تعالےٰ فی الدارین - بعد سلام سنت نبی خیر الانام المرام آنکہ روزے بخدمت خواجہ عثمان ہارونی خواجہ نجم الدین صاحب صغرا و خواجہ محمد ترک و این خاکسار حاضر بودیم - کہ شخصے آمد -

وہر مسیدان گرفتہ باشیخ چگونہ مفہوم شود کہ قرب الٰہی بروے حاصل شدہ است خواجہ فرمود کار توفیق نیک عملی پس بیقین دان ہر کرا توفیق نیک علے دہند در قرب بروے کشادند وچشم پُرآب کردہ فرمود کہ شخصے کنیزک داشت صاحب وقت بود نیم شب بیدار گشت وبرخاست وضو کردہ دو رکعت نماز ادا کردہ شکر حق بجا آورد ودست بمناجات برآورد وگفت یا پروردگار من قرب ترا حاصل کردم مرا از خود دور مدار خواجہ کنیزک ماجرائے آن شنید وگفت کہ اے کنیزک بچہ معلوم کردی کہ قرب او حاصل کردی کنیزک جواب داد کہ اے خواجہ ازین دانم کہ نیم شب مرا بیدار کردہ توفیق طاعت داد ازین دانم کہ قرب حاصل کردہ ام خواجہ گفت اے کنیزک برو ترا برائے خدا آزاد کردم پس انسان را باید کہ شب وروز در طاعت حق نماید۔ تا نام او در جریدۂ نیکوکاران ثبت کنند واز قید نفس شیطان خلاصی یابد والسلام ÷

اسرا سوم
مکتوب سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ واقف اسرار اللہ الصمد ماہر انوار لم یلد ولم یولد برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی بطال اللہ ؛. از جانب فقیر پر تقصیر معین الدین سنجری بعد سلام مباہجت التیام وپیام مؤانست انضمام مقصود آنکہ تا بداالتحریر از صحت ظاہری ہم مشکور است وصحت وری دارین بالتشابتین نصیب شما گرداناد برادرم شیخ من عثمان ہارونی فرمود کہ سخن رموزات عشق بہر کس گفتن سزاوار نباشد مگر باہل معرفت خواجہ شیخ سعدی بیگوی عرض نمود کہ اہل معرفت را چہ توان شناخت خواجہ فرمود کہ نشان اہل معرفت ترک است ہر کجا ترک باشد یقین دان کہ او اہل معرفت است ومعرفت خدا تعالیٰ دارد وہر کہ را ترک نباشد آنکس را معرفت نصیب نباشد پس بالجزم دان کہ معرفت خدا تعالیٰ کلمہ شہادت ونفی واثبات معرفت حق سبحانہ تعالیٰ است ومال وجاہ بت بزرگ اند وبسیار کسے را از راہ بردہ اند وسے بر ند معبود خلائق گشتہ اند وبیشتر خلق مال وجاہ پرستند پس ہر کہ حب مال وجاہ از دل دور کند نفی تمام کردہ باشد وہر کہ معرفت حق سبحانہ تعالیٰ حاصل کند اثبات تمام کردہ باشد بنسبت گفتن۔ لا الٰہ الا اللہ بردارد معرفت خدائے ندارد تا کہ کلمہ شہادت نگفتہ باشد۔ زیادہ والسلام ÷

اسرار چہارم مکتوب چہارم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حقایق و معارف آگاه عاشق رب العالمین برادرم خواجہ قطب الدین بدانند کہ خاص ترین در مردمان فقرانند کہ باختیار درویشی و نامرادی اختیار کرده اند زیرا کہ در ہر مرادی و نامرادی ہست و در نامرادی مرادی ہست بخلاف اہل غفلت کہ ایشان غلط فہمیده و صحت را زحمت و زحمت را صحت داشتہ اند پس دانا آن باشد کہ مراد دنیا را باید ترک دہد و نامرادی و فقر اختیار کند و از مراد خود گذشتہ با نامرادی بسازد۔ مصرع نامرادی تا نکردی با مرادی کے رسی۔ پس مرد باید کہ دلبستگی با حق دارد کہ ہمیشہ بود و ہمیشہ باشد اگر حق تعالی دیده بخشد در ہر راه از ذات جز وجہ باقی نہ بیند و در ہر دو جہان بر ہر چہ نگاه کند در حقیقت ہموار بیند و دیدار و دیده بدست آرد کہ ہر ذره خاک جامیست جہان نما اگر در نگری باده بجز شوق مواصلت صوری چہ نویسد۔

اسرار پنجم

مکتوب پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زبدة الواصلین عاشق رب العالمین برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی در حمایت معبود حقیقی بوده شاد کام باشند روزے این دعاگو بخدمت خواجہ عثمان ہارونی حاضر بود کہ شخصے آمد و عرضداشت کرد۔ یا شیخ اکتساب علوم نمودم۔ و زہد بسیار کردم۔ بمقصود نرسیدم شیخ فرمود۔ کہ ترا بر ہمین یک جز عمل نمودن بسنده است کہ عالم گردد۔ و زاہد ہم شود۔ چنانکہ رسول مقبول صلوٰة اللہ علیہ وسلم فرموده است کہ ترک الدنیا راس کل عبادة وحب الدنیا راس کل خطیئة۔ اگر باین حدیث عمل نمائی ترا بعلم دیگر حاجت نباشد یعنے العلم نکتہ مگر گفتن آسان است و در کار بستن دشوار۔ پس یقین دان و بجز این مدان تا کہ ترک حاصل نشود محبت بکمال نباشد و محبت وقتی حاصل شود کہ حق برو ہدایت کند بے ہدایت حق ہرگز بمقصود نرسد۔ من یہدی اللہ فہو المہتد۔ پس انسان را باید کہ از برائے عند اللہ وقت شریف را ضایع نکند۔ و غنیمت داند و در فقر و فاقہ عمر بسر برد و با عجز و زاری پیش آید۔ و مغز از خجالت گناه بر ندارد و در ہمہ

حال تضرع و عجز پیش آید که از بندگی و عبادت خود بهتر کار همین عجز و نیاز است
بعده بمدرین محل حکایتے آغاز کرد۔ رفرمود که حاتم اصم رحمة الله علیه از شاگردان و مریدان
خواجه شقیق بلخی بود روزے شیخ فرمود که چند مدت است که در خدمت و محبت من باشی و سخن
من شنوی۔ حاتم گفت سی سال است گفت درین مدت چه حاصل کردہ چه فایده گرفته گفت
هشت فایده حاصل کرده ام۔ ترا بیش ازین هشت فایده حاصل نشد۔ گفت شیخ اگر راست
پرسی بیش ازین نخواهم شقیق گفت انا لله و انا الیه راجعون۔ ای حاتم من جمله عمر در کار تو
صرف کردم ترا بیش ازین نیخواهم۔ و مرا از علم همین بس است زیرا که خلاصی نجات دو جهانی
من درین هشت فایده است شقیق گفت ای حاتم بیار و مرا بگو که ان هشت فایده خود چیست
تا بشنوم گفت اے استاده اول آنست که در خلق جهان نگاه کردم دیدم که هر کسے و محبوبے و
معشوقی اختیار کرده اند ان محبوبان و معشوقان بعضے تا مرض موت یا د باشند بعضے تا
بموت و بعضے تا لب گور پس همه از ایشان باحسرت گردند هیچ یکے با ایشان بگور بزدند و مونس وے
نبودند۔ پس من اندیشه کردم با خود گفتم که محبوب آن نیک است که با محب گور رود و مونس وے
و چراغ او باشد و در عرصه قیامت منازل طے کناند پس بدیدم آن محبوب که این صفت دارد
اعمال صالحه است پس آن را محبوب خود گرفتم و حجت خود ساختم تا بمن در گور آید و مونس و چراغ
گور من بود و در منازل با من بود هرگز از من برنگردد۔ شقیق گفت احسنت یا حاتم نیکو گفتی۔ فایده
دوم آنست که درین خلق نگاه کردم دیدم که همه پیرو هوا گشته اند و همراه نفس میرفته اند پس
درین آیت اندیشه کردم و امامن خاف مقام ربه و نهی النفس عن الهوی فان الجنة هی الماوی
یقین دانستم که قرآن شریف حق است و صدق پس بخلاف نفس بیرون آمدم و بمجاهده کمر بستم و او
را در بوته مجاهده نهادم و یک آرزوی او بر نیاوردم و در طاعت خدای تعالی آرام گرفتم۔
شقیق گفت بارک الله علیک نیکو کردی و نیکو گفتی۔ فایده سوم بیار گفت اے استاد درین
نگاه کردم و دیدم که هر کس سعی و رنجے درین دنیا برده اند و از این حکام دنیاوی چیزے
حاصل کرده اند و بران خرم و شادان میشوند پس بدین آیت نگاه کردم ما عندکم ینفد و ما عند الله باق پس محصول
درین اندوخته بودم و راه خدای تعالی صرف کردم۔ دیدا ایشان ایثار کردم و خود را بخدا سپردم

تا در حضرت خداے باقی باشد و توشه زاد و بدرقه راه آخرت من باشد شفیق گفت بارک الله یا
حاتم نیکو کردی فایده چهارم بگو گفت اے شیخ درین خلق نگاه کردم و قومے دیدم که پنداشته
اند که شرف آدمی و عزت و بزرگواری بکثرت اقوام است لاجرم باین افتخار کردند و مباهات
نمودند. و قومی پنداشته که بکثرت اموال و اولاد است و بدان افتخار گردند۔ پس من درین
نگاه کردم که آن اکرمکم عند الله اتقاکم دانستم که حق و صدق اینست و آن پنداشتها جمله خطاست
پس تقوی اختیار کردم که تا در حضرت خدا عز و جل از جمله کریمان باشم شفیق گفت احسنت
یا حاتم زیبا گفتی ۔ فایده پنجم بیار گفت درین خلق نگاه کردم قومے یدیگران نکوهش میکردند
چون بدیدم همه از حسد بود که بر یکدیگرے برند بسبب مال و جاه علم پس من درین آیت تامل
کردم قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیوة الدنیا۔ که این قسمت در ازل رفته است ۔ و کسے را
درین اختیار نیست و مر کسے حسد نبردم و بقسمت خدا تعالے راضی شدم و با هر که درین
جهان بود صلح کردم شفیق گفت نیکو کارے کردی فایده ششم بیار و بگو گفت اے شیخ درین
جهان نگاه کردم که قومے یکدیگر را دشمن دارند و هر کسے بسبب چیزے دشمن دارند با یکدیگر پس
درین آیت تامل کردم که ان الشیطان لکم عدو مبین ۔ دانستم که قرآن گفته خدا تعالے بر حق و
راست ست جز شیطان و اتباع او را دشمن نے باید داشت پس شیطان را دشمن دانستم
و فرمان او نبردم و نه پرستیدم بلکه فرمان خدا تعالے عز و جل بردم و او را پرستیدم و بزرگی او
کردم راست و مستقیم این است چنانچه حق سبحانه و تعالی در قرآن فرماید۔ الم اعهد الیک
یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انه لکم عدو مبین ۔ و ان اعبدونی هذا صراط مستقیم ۔!۔
شفیق گفت احسنت نکو کردی ۔ و نیکو گفتی ۔ فایده هفتم بیار تا چه بیت گفت اے استاد
درین خلق جهان نگاه کردم و دیدم که هر کسے در طلب قوت و معاش خود کوششهاے بلیغ مینماید
تا بدین سبب در حرام و شبهه افتد و خود را ذلیل میداند پس درین آیت تامل کردم و ما من
دابة فی الارض الا علی الله رزقها ۔ پس بدانستم که فرمان حق است و من یکے از
دابها ام ۔ پس بخواست خداے تعالے مشغول شدم و دانستم که روزے بمن برساند۔
زیرا که ضامن شده است خواجه شفیق گفت نیکو کردی فایده هشتم ۔ بیار گفت اے خواجه

درین خلق جہان نگاہ کردم دیدم ہر کسے اعتماد بکسے وچیزے کردہ اند یکے اعتماد بزر وسیم کردہ اند ودیگرے بملک واملاک پس درین آیت تامل کردم ومن یتوکل علے اللہ فھو حسبہ پس توکل برخدا کردم وھو حسبی اللہ ونعم الوکیل - خواجہ شفیق گفت یاحاتم وفقک اللہ تعالے من در توریت وانجیل وزبور وفرقان نگاہ کردم ازین چہار کتاب این فواید ہشتگانی بازیگر دہر کہ برین فوا ید ہشتگانے کار کند برین چہار کتاب کار کردہ باشد حکایت ترا معلوم باشد کہ ترا بعلم حاجت نیست زیادہ والسّلام ؂

اسرار ششم مکتوب ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم - مخزن اسرار یزدانی معدن فیوضات سبحانی برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی حفظ اللہ تعالے وسلم روزے شیخ من در معنے کلمہ نفی واثبات چہ خوش فرمود - کہ نفی نادیدن خود واثبات دیدن خدائی است جل وعلے چراکہ ہرگز خود بین خدابین نباشد پس نفی کنندہ نفی می باید بود چون نفی نہ راز نفی کردن چہ سود واگرمے پندارد کہ ہستی ہستی خداے را بدانکہ کلمہ شہادت ونماز وروز صورتے وحقیقتے دارند اگر از حقائق ایشان بخبر باشد وبصورت قناعت عبث کند حقیقتے عظیم باشد کہ بحقائق این نرسد - باز فرمود کہ خدا تعالے ہمیشہ بود وہمیشہ باشد سالک در ہدایت نابینا بود - چون بینا بحق شد ہرچہ دید ازو دید وہرچہ شنید ازو شنید وخود را فراموش کردہ وصل گشت وزندہ ابدی شد زیادہ والسّلام

اسرار ہفتم مکتوب ہفتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم - عارف معارف حق آگاہ عاشق اللہ برادرم خواجہ قطب الدین اوشی زاد اللہ فقرہ از جانب دعاگو بعد سلام موالنست انضمام مکشوف راے معرفت پیراے باد عزیز من باید کہ مریدان خود را تعلیم نمایند کہ فقیر ومرشد وکامل کدام است ونشان آن چیست وصفت وے چہ باشد کہ مشایخ طریقت قدس اللہ اسرارہم فرمودہ اند الفقیر ہو الا یحتاج الی کل شی معنے آنست کہ فقیر کسے را گویند کہ ہمہ بالستہائی ازو دور شدہ باشد وجز وجہ باقی او را مطلوب نماندہ باشد چونکہ جمیع کائینات مرآت ومظہر وجہ باقی اند محتاج ومحب ہمہ باشند واز ہمہ موجودات مقصود بینند بعضے اکابر در شرح این قول چنین بیان کردہ اند کہ فقیر کامل کسے را گویند کہ بالست او

غیر از حق از دل دور شده باشد و او را غیر از حق سبحانه تعالی هیچ مقصود و مطلوب نمانده باشد
و چون ماسوای از دل بیرون رفت مطلوب حاصل گشت - پس طالب را باید که همیشه در طلب
مقصود بود مگر مقصود چه باشد باید دانست که مقصود همین درد و سوز است - بهر چنین درد و سوز
باید خواه حقیقی خواه مجازی درینجا مراد سوز مجازی ابتدا شریعت است انه لهو و لعب والسلام

رباعی

من عمر تباه کرد ببازی بازی　　صد گونه گنه کرد ببازی بازی
هم موی سفید کرد آسان آسان　　هم نامه سیاه کرد ببازی بازی

رباعی

امروز که روز عمر بر جا است　　می باید کرد کار خود راست
فردا چو اجل عنان بگیرد　　عذر من و تو کجا پذیرد

مناجات بدرگاه قاضی الحاجات

ای خالق ارض و سما مارا بمای و تیره را
و انا اهل بیت مجتبی سوی خودم راهی نما
جرم و گنه دارم بسی و ز کرده بیزارم بسی
چون از کرم بنوازی سوی خودم راهی نما
در پیش رفته کاروان پس مانده ام من در میان
ای رهنمای رهبرم سوی خودم راهی نما
سوا مرا بجید مکن مارا جدا از خود مکن
رو ز شب جدائی از بین و هلن سوی خودم راهی نما
چون یار آنجا بهر در زمین زنان تنها شود تن پا عن
ای مالک هر دو سرا سوی خودم راهی نما

ای کردگار رهنما سوی خودم راهی نما
با حرمت اهل یقین با جمع جمع المسلمین
بیعزت و خوارم بسی سوی خودم راهی نما
سر بهوای خواب و خور یکون بهکاموبه
بیقیات و لبس ناتوان سوی خودم راهی نما
شیطان کند گمراه مرا چون رهم شود کوته مرا
این دعوتم باور مکن سوی خودم راهی نما
خم گشته است این قامتم هم سفیدی در علم
گر بنده بر من مرد و زن سوی خودم راهی نما
جریان کنی آن دم زبان که زهد آید در میان
این استکاری [illegible]
چون گشته [illegible] سوی خودم راهی نما

یارب بحق مصطفی با چار یار با صفا
با صحبت اصحاب دین سوی خودم راهی نما
از لطف پیدا ساختی با جان ما پرداختی
از مردن خود بیخبر سوی خودم راهی نما
از خوان تو نان میخورم فرمان شیطان میبرم
ایمان بکن همراه مرا سوی خودم راهی نما
رفته بهار عمر من آمد خزان بر حال من
از غایت فضل و کرم سوی خودم راهی نما
آید ملک چون از سما پرسد ز دین مصطفی
ای خالق هر دو جهان سوی خودم راهی نما

شجرہ جدی فقیر مولف رسالہ ہذا

	محل ولادت	سن و ماہ ولادت	محل جلوس	سن و ماہ جلوس	مدت سلطنت	محل وفات	سن و ماہ وفات	جائے مزار
حضرت امیر تیمور صاحبقران گورکان جنت مکان	شہر سبز	۲۵ شعبان شب سہ شنبہ ۷۳۶ھ ہجری	بلخ	روز چہار شنبہ ۱۲ رمضان ۷۷۱ھ	۳۶ سال ۱۱ ماہ ۵ یوم	[illegible]	شب چہار شنبہ ۱۷ شعبان ۸۰۷ ہجری	سمرقند
جلال الدین امیرشاہ بادشاہ	سمرقند	ماہ ربیع الثانی ۷۶۹ھ	سلطانیہ ایران	۱۶ شعبان ۷۹۶ھ	۱۳ سال ۲ ماہ ۱۰ یوم	ایضاً	۲۴ ذوالقعدہ ۸۱۰ھ ہجری	سمرقند
حضرت سلطان محمد میرزا	خطہ سمرقند		سمرقند	۲۶ ذوالقعدہ ۸۱۶ھ	[illegible] سال	تبریز	۸۵۵ھ ہجری	تبریز
حضرت سلطان ابوسعید میرزا بادشاہ	[illegible]	ذی الحجہ ۸۳۰ھ	بخارا	۸۵۵ھ	۱۸ سال	[illegible]	۲۲ رجب ۸۷۳ھ ہجری	سمرقند
حضرت سلطان عمر شیخ مرزا بادشاہ	سمرقند	سنہ ۸۶۰ ہجری	سمرقند	سنہ ۸۷۳ ہجری	۲۶ سال	ایضاً	۴ رمضان روز دوشنبہ	سمرقند

اسم	محل ولادت	سن و ماہ ولادت	محل جلوس	سن و ماہ جلوس	مدت سلطنت	محل وفات	سن و ماہ وفات	جائے مزار
حضرت ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ	خط فرغانہ	۶ محرم ۸۸۸ھ	اندجان	بروز سہ شنبہ ۵ رمضان ۸۹۹ھ	۳۸ سال ۹ ماہ ۱ روز	اکبرآباد در مقام چارباغ	۶ جمادی الاول ۹۳۷ھ	کابل
حضرت نصیر الدین ہمایون بادشاہ	کابل	شب سہ شنبہ ۴ ذیقعدہ ۹۱۳ھ	آگرہ	۹ جمادی الثانی ۹۳۷ھ	۲۵ سال ۲ ماہ ۵ یوم	دہلی کہنہ	۱۱ ربیع الاول ۹۶۳ھ	دہلی مشہور بمقبرہ ہمایون
حضرت ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	امرکوٹ	شب یکشنبہ ۵ رجب ۹۴۹ھ	خیلدہ کلانور صوبہ لاہور	۲ ربیع الثانی ۹۶۳ھ	۵۱ سال ۲ ماہ ۱۱ یوم	اکبرآباد	چہارشنبہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۱۴ھ	بہشت المعروف سکندرہ قرب اکبرآباد
حضرت ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ	قصبہ فتح پور	روز چہارشنبہ ۱۷ ربیع الاول ۹۷۷ھ	اکبرآباد	روز پنجشنبہ ۸ ربیع الثانی ۱۰۱۴ھ	۲۱ سال ۸ ماہ ۱۴ یوم	لاہور	۱۷ صفر ۱۰۳۷ھ	شاہدرہ لاہور
حضرت شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ	لاہور	شب پنجشنبہ یکم ربیع الاول ۱۰۰۰ھ	لاہور	۸ جمادی الثانی ۱۰۳۷ھ	۳۱ سال ۲ ماہ ۲۲ یوم	اکبرآباد	شب دوشنبہ ۲۶ رجب ۱۰۷۶ھ	تاج گنج قرب اکبرآباد
حضرت سلطان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	مضافات گجرات	شب یکشنبہ ۱۱ ذیقعدہ ۱۰۲۷ھ	اکبرآباد	روز جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۰۶۹ھ	۵۰ سال ۲۷ یوم	اورنگ آباد ملک دکن	روز جمعہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ	اورنگ آباد نظر نواب نظام الملک
حضرت محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	یساق دکن	سلخ رجب ۱۰۵۳ہجری	لاہور	غرہ ذی الحجہ ۱۱۱۸ھ	۵ سال ۱ ماہ	شاہجہان آباد	یکم محرم روز شنبہ ۱۱۲۴ھ	در دہلی کہنہ متصل درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین
حضرت محمد معز الدین جہاندار شاہ بادشاہ	ملک دکن	بروز چہارشنبہ ۱ رمضان ۱۰۷۲ھ	لاہور	بروز جمعہ ۲ محرم یا غرہ ربیع الاول ۱۱۲۳ھ	۱۰ ماہ ۳ دن	شاہجہان آباد	بروز جمعہ ۱۷ محرم ۱۱۲۵ہجری	در مقبرہ ہمایون

اسم	محل ولادت	سن و ماہ ولادت	محل جلوس	سن و ماہ جلوس	مدت سلطنت	محل وفات	سن و ماہ وفات	جاے مزار
حضرت عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ	صوبہ ملتان	روز جمعہ ۱۰۹۹ھ	باغ سالامار	روز سہ شنبہ ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ ہجری	۵ سال ۷ ماہ ۲۸ یوم	شاہجہان آباد	بروز سہ شنبہ ۸ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۳ھ	در مقبرہ ہمایون
حضرت ابو المظفر جلال الدین علی گوہر شاہ عالم بادشاہ	الہ آباد	۱۷ ذیقعدہ ۱۱۴۰ھ	آکبر آباد	۴ جمادی الاول ۱۱۷۳ھ	۴۸ سال ۳ ماہ ۲ یوم	الیضاً	۷ رمضان وقت صبح کاذب سنہ ۱۲۲۱ ہجری	متصل درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین
حضرت ابو النصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ	مکندپور علاقہ ریوان	شب چہارشنبہ ۸ رمضان ۱۱۷۳ھ	شاہجہان آباد	روز چہارشنبہ وقت صبح رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ	۳۱ سال ۹ ماہ ۲۱ یوم	دہلی کہنہ مقام مہرولی	جمعہ ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ھ	در مجبر والد خود
خاتم السلاطین گورگانی حضرت ظل سبحانی ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی نور اللہ تربتہ	شاہجہان آباد	بروز سہ شنبہ ۲۸ شعبان ۱۱۸۹ھ قریب غروب آفتاب	الیضاً	شب جمعہ ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری	۲۰ سال	رنگون ملک برہما	سنہ ۱۲۷۹ ہجری	رنگون ملک برہما
مہین پور خلافت حضرت میران شاہ محمد دار البخت ولیعہد بہادر	الیضاً	بروز دوشنبہ سنہ [illegible] ہجری	الیضاً	شب جمعہ ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری	+	شاہجہان آباد	÷	÷

کمترین نیازگین امیدوار رحمت پروردگار فقیر پر تقصیر احمد اختر عفا عنہ	شاہجہان آباد	یہ شجرہ برائے یادداشت برخورداران مرزا محمد شاہ و مرزا محمود شاہ زید اللہ علیہما دائم عمرہما ترکیب دیگر شامل رسالہ ہذا کیا گیا۔ مہر فقیر قصبہ کرانہ محلہ خیل ضلع مظفر نگر میں انفاس شماری پوری کر رہا ہے اگر کوئی صاحب عنایت نامہ ارسال فرماوین تو یہی پتہ کافی ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ فقط

ای ناظرین دن اور مہینہ اور تاریخ پیدایش حضرت امیر تیمور اور حضرت ابوظفر کا ایک مگر وقت کا فرق تہا یعنے امیر تیمور شب دوشنبہ کو وقت صبح پیدا ہوئے وہ عروج تہا اور حضرت ابوظفر کا وقت پیدایش غروب آفتاب تہا۔ یہ تنزل ہی جو خدا کو کرنا منظور ہوتا ہے وہ اسکی آثار پہلے ہی سے دکہا دیتا ہے اونکے ایک بیٹے کا نام شاہرخ مرزا تہا اور ایک پوتے کا نام ابوبکر مرزا تہا اونکے منجلے بیٹے کا نام شاہرخ اور پوتے کا نام مرزا ابوبکر حضرت امیر تیمور کے ولیعہد کا نام بہی میران شاہ تہا اور اون کے ولیعہد کا نام بہی میران شاہ تہا۔ مگر افسوس ہے اوپر حال ہمارے کے کہ ہم اس امر کو پہلے نہ سمجہتے تہے ورنہ ہم اس تباہی کمپنی کو پہلے ہی سے لات مار کر سبکدوش ہوکر توشہ عقبیٰ جمع کر لیتے انیس برس لہو ولعب مین گذرے خیر اب بہی اللہ ہمکو نیک ہدایت دے اور خاتمہ بالخیر فرماوے آمین ثم آمین ٭٭

مختصر فہرست کتب موجودہ کتبخانہ بہوانی شاد و گردہر ان ابہاگی تو بلی دریبہ کلان

سیرۃ محمدیہ۔ یعنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح عمری اور تعلیم جو بے تعداد کتابون عربی لاطینی انگریزی فرانسیسی سے نہایت جانکاہی سے جمع کیے گئے ہیں ساتہ ہی مستقل بابون میں ہر طبقہ کے علمار کا مختصر حال اور تصانیف کا ذکر ہی اس قسم کی کتاب جنگ اسلام میں نہین لکہی گئی ہی تمام گزشتہ اور موجودہ یورپین کے اعتراضات کا جواب اسلامی عربی تواریخ سے دیا گیا ہے مسلمانونکا فرض ہے کہ وہ اسکو خریدیں اور اپنی پیارے	۷ر	کی ہر جلال شان اور تعلیم کے لاثانی اثر کو دیکہیں کہ مسلمانون نے کن کن علوم کو انجہا اور کون کون سے علم ایجاد کیے۔	ادل	گلدستہ حکایت	۷ر
		عمرو عیار معروف بہ فسانہ حیرت	عہر	قصہ تاج کامیابی	۷ر
		سوانح شیطان۔	عہ	فسانہ گلشن۔	۷ر
		الف لیلہ شہرزاد معروف بہ شبستان حیرت	۲ عا	ناول مسعود	۱۳ر
		الف لیلہ دنیازاد معروف بہ نشاط بغداد	۲ عا ۱۲ر	فسانہ شیرین	۱۱ر
		پیر بابا بالغ حصہ اول	۸ر	قصہ ممتاز	لعہ ر
		ایضاً حصہ دوم	۸ر	قصہ ٹہگ اول حصہ	۸ر
		انثلے حیرت	۴ر	ایضاً دوم	۸ر
		پہولوں کی سیر	۶ر	ایضاً سوم	۷ر
				مقامات امام ربانی	۱۲ر
				انصاف	۶ر
				شربت وصال	۴ر
				مجربات مہندی	۲ر
				سلاسل فخریہ	۲ر

ہمہ اقسام کی کتب کتبخانہ ہذا سے قیمت آسانے پر ملیگا دریبہ دہلی بی ایل مسکین ...

KBOPL
U297.4 A204T

MADAARI MEDIA
The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari